حصہ 3

آیئے! قرآن سمجھتے ہیں

تعلیماتِ قرآن

برائے طلبہ و طالبات



پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

فہرست

نصاب "تعلیماتِ قرآن" کی خصوصیات

قرآنِ حکیم ربِ کریم کی وہ عظیم کتاب ہے جو ایک مسلمان کے لئے مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ علوم کا سرچشمہ اور ہدایت کا ایسا مجموعہ ہے جو نہ صرف فرد کو احکام و آداب سکھا کر اس کی شخصیت نکھارتا ہے بلکہ معاشرے کی اصلاح و تربیت کے لئے بھی کئی رہنما اصول اس کتابِ مبین کا حصہ ہیں۔ قرآن کریم کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہم ایک ترقی یافتہ، پرامن اور پاکیزہ معاشرہ تشکیل دینے کے ساتھ ساتھ دونوں جہاں کا سفر فلاح و نجات کے ساتھ طے کر سکتے ہیں۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے عصرِ حاضر کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے مکمل قرآن پاک کا نصاب "قرآنی تعلیمات" کے نام سے چھٹی تا بارہویں جماعت کے لئے 7 حصوں میں ترتیب دیا ہے، طلبہ کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھتے ہوئے ابتدائی 3 حصوں میں ضروری بنیادی عقائد، انبیائے کرام کی سیرت اور سبق آموز قرآنی واقعات پر مشتمل مخصوص آیات اور 30ویں پارے کی تمام سورتیں شامل کی گئیں ہیں جبکہ آخری 4 حصوں میں 29 پاروں کی تمام سورتیں بالترتیب شامل کی گئیں ہیں۔

اس نصاب کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

- ...... تمام اسباق آسان زبان میں تحریر کیے گئے ہیں، البتہ جن مشکل الفاظ یا اصطلاحات (TERMINOLOGIES) کا استعمال ضروری تھا ان کے معانی تقریباً ہر سبق کی ابتداء میں ذکر کر دیئے گئے ہیں۔
- ...... ہر سبق میں آیات کے مضامین مستند تفاسیر سے لیے گئے ہیں۔
- ...... اسباق کی ترتیب میں طلبہ کی ذہنی صلاحیت اور دلچسپی کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔
- ...... ہر سبق میں مضمون سے متعلق "آیات، لفظی ترجمہ اور آسان بامحاورہ ترجمہ" خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔
- ...... طلبہ کی دلچسپی کے لیے بعض اسباق کو مکالمے کی صورت میں ترتیب دیا گیا ہے۔
- ...... کسی بھی قرآنی واقعے یا آیات سے ماخوذ سبق کو بطورِ درس کتاب میں شامل کرنے سے قبل مستند تفاسیر کی روشنی میں اس کی ثقاہت (authenticity) کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ ابتدا ہی سے طلبہ تک درست بات پہنچے اور ان کے ذہن میں پختہ ہو جائے۔
- ...... طلبہ کی آسانی کے لیے آیات میں موجود مضامین کو "ذہن نشین کیجیے" کے عنوان سے دیا گیا ہے تاکہ طلبہ میں قرآنِ کریم سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔
- ...... سبق، ترجمہ اور سورت کے مضامین پڑھنے کے بعد طلبہ کی ذہنی صلاحیت جانچنے (Examine) کے لیے "ذہنی مشق" کے تحت اس طرح کی مشقیں دی گئی ہیں: (1) سوالات کے جوابات دیجئے (2) قرآنی الفاظ سے جملے بنایئے (3) خالی جگہ پر کیجیے (4) لفظ درست کیجیے (5) درست نشانات لگایئے (6) قرآنی الفاظ معنی کے ساتھ یاد کیجیے وغیرہ۔ ان مشقوں کو حل کرنے کے بعد طالبِ علم اپنے علم میں ترقی محسوس کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
- ...... علم کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے اندر خوبیوں کو بڑھائے اور خامیوں کو دور کرے۔ اسی بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے "اپنا جائزہ لیجیے" کے عنوان سے مشق میں چند سوالات دیئے گئے ہیں تاکہ طالبِ علم سبق کی روشنی میں خود احتسابی (Self- accountability) کرتے

ہوئے اپنے اخلاق و کردار کا جائزہ لے سکے۔

✿...... مشق میں "کرنے کے کام" کے عنوان سے ایسی غیر نصابی سرگرمیاں بھی دی گئیں ہیں جو طلبہ کو اپنے اسباق ترو تازہ رکھنے میں نہایت معاون ثابت ہوں گی۔

✿...... طلبہ قوم کی "قوت" ہوتے ہیں، یہ قوت درسگاہوں میں پھلتی پھولتی ہے اور اسے قوت بنانے میں سب سے اہم کردار اساتذہ کا ہوتا ہے، اسی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسباق کی تیاری کے لیے **"ہدایات برائے اساتذۂ کرام"** کے نام سے ہر حصے کی ایک **گائیڈ بک (Guide Book)** بھی تیار کی گئی ہے۔

آئیے! قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 3)

اس حصے میں ان اہم باتوں کو شامل کیا گیا ہے:

✿...... اعمال کے **فائدہ مند** ہونے کے لیے **عقیدے** کا درست ہونا ضروری ہے، طلبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں وغیرہ۔ اسی لیے طلبہ کی ذہنی **نشوونما** کے لیے **عقائد کی بنیادی معلومات** پر مشتمل چار اسباق شامل کیے گئے ہیں: (1) اللہ پاک کی صفات (2) آسمانی کتابیں (3) ختمِ نبوت (4) جنات

✿...... **انبیائے کرام** عَلَیْہِمُ السَّلَام انسانوں میں سب سے کامل ہستیاں ہیں۔ ان کی زندگیاں تمام انسانیت کے لیے **مکمل ضابطۂ حیات** (Complete Code of Life) ہیں۔ ان کی سیرت اپنانے کیلئے درجِ ذیل انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی حیاتِ مبارکہ کا احاطہ کیا گیا ہے:

(1) حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام (2) حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام (3) حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (4) حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام

✿...... قرآنِ کریم میں کئی **نصیحت آموز واقعات** ہیں، چند واقعات کو اسباق کی صورت میں پیش کیا گیا ہے نیز ان سے حاصل ہونے والے درس کو بھی شامل کیا گیا ہے: (1) تابوت سکینہ (2) من و سلویٰ (3) قوم سبا کا سیلاب (4) تعمیر خانۂ کعبہ

✿...... قرآن کریم کی جامعیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ہدایت کا ہر عنوان موجود ہے، طلبہ کی ذہنی صلاحیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان **اخلاقیات اور بنیادی اعمال** کو اسباق کی صورت میں شامل کیا گیا ہے:

(1) آیئے! قرآن سے باتیں کریں (2) دھوکا مت دیجئے (3) مومنین کی صفات

(4) غیبت (5) میٹھا پھل (6) اے ایمان والو!

✿...... 23 مکمل سورتیں بھی اس حصے میں شامل ہیں:

(1) سُوْرَۃُ النَّبَا (2) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت (3) سُوْرَۃُ عَبَس (4) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر (5) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

(6) سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن (7) سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق (8) سُوْرَۃُ الْبُرُوْج (9) سُوْرَۃُ الطَّارِق (10) سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

(11) سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ (12) سُوْرَۃُ الْفَجْر (13) سُوْرَۃُ الْبَلَد (14) سُوْرَۃُ الشَّمْس (15) سُوْرَۃُ الَّیْل

(16) سُوْرَۃُ الضُّحٰی (17) سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح (18) سُوْرَۃُ الْعَلَق (19) سورۃُ الْقَدْر (20) سورۃُ الْفِیْل

(21) سورۃُ الْمَاعُوْن (22) سورۃُ الْکٰفِرُوْن (23) سورۃُ النَّصْر

Scanned with CamScanner

(5)﴿بَصِیر﴾ یعنی دیکھنے والا، اللہ پاک ایسی باریک سے باریک چیز کو بھی دیکھتا ہے جسے خوردبین سے بھی نہیں دیکھا جاسکتا لیکن اس کا دیکھنا آنکھ کے ذریعے نہیں کیونکہ وہ جسم سے پاک ہے۔

(6)﴿رَزَّاق﴾ یعنی روزی دینے والا، تمام مخلوق کو حقیقۃً روزی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، ملائکہ وغیرہ وسائل واسباب ہیں۔

(7)﴿مُحِیط﴾ یعنی گھیرنا، احاطہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت تمام جہان کو گھیرے ہوئے ہے۔

(8)﴿غَفَّار﴾ یعنی چھپانا، معاف کرنا۔ اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

(9)﴿تَوَّاب﴾ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(10)﴿مُعِزّ﴾ یعنی عزت دینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہی عزت دینے والا ہے، جسے چاہے عزت دے۔

(11)﴿مُذِلّ﴾ یعنی ذلت دینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہی ذلت دینے والا ہے، جسے چاہے ذلت دے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّیْطٰنِ	الرَّجِیْمِ
میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	سے	شیطان	مردود، راندا ہوا

اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

پارہ 30، اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳

قُلْ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ۝۱	اَللّٰهُ	الصَّمَدُ ۝۲	لَمْ یَلِدْ	وَ	لَمْ یُوْلَدْ ۝۳
تم کہو	وہ	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	بے نیاز (ہے)	نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا	اور	نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ○

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهٗ	كُفُوًا	اَحَدٌ ۝۴
اور	نہیں ہے	اس کے	برابر	کوئی

اور کوئی اس کے برابر نہیں ○

پارہ 3، البقرۃ: 255

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ

اَللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّ	لَا	نَوْمٌ
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا	نہیں آتی اسے	اونگھ، غنودگی	اور	نہ	نیند

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند،

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ

لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	مَنْ	ذَا	الَّذِيْ
اس کے لئے، اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	کون	وہ	جو

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو

يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

يَشْفَعُ	عِنْدَهٗٓ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
شفاعت کرے، سفارش کرے	اس کے پاس، ہاں	مگر	اس کی اجازت سے	وہ جانتا ہے	جو	ان کے آگے

اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يُحِيْطُوْنَ	بِشَيْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖٓ	اِلَّا	بِمَا	شَآءَ
اور	جو	ان کے پیچھے	اور	وہ نہیں گھیر سکتے (نہیں جان سکتے)	کسی چیز کو	سے	اس کے علم	مگر	ساتھ جو (جتنا)	وہ چاہے

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے،

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

وَسِعَ	كُرْسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	لَا يَئُوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا
وسعت میں لیا، سمالیا	اس کی کرسی (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	تھکاتی نہیں، بھاری نہیں اسے	ان دونوں کی حفاظت

اس کی کرسی آسمان اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکا نہیں سکتی

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

وَ	هُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾
اور	وہ	بہت بلند، عالی شان	بڑی عظمت والا

اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے ○

پارہ 24، المؤمن: 62

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾

ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾
یہ (ہے)	اللہ	تمہارا رب	ہر چیز کا بنانے والا	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اوندھے جاتے ہو

وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا خالق، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہاں اوندھے جاتے ہو ○

پارہ 1، البقرۃ:20

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ڎ

يَكَادُ	الْبَرْقُ	يَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ	كُلَّمَآ	اَضَاۗءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِيْهِ
قریب ہے	بجلی	اچک کر لے جائے	ان کی نگاہیں	جب کبھی	روشنی ہوئی	ان کے لئے	چلنے لگے	اس میں

بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کر لے جائے گی۔ (حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے

وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ

وَ	اِذَآ	اَظْلَمَ	عَلَيْهِمْ	قَامُوْا	وَ	لَوْ	شَاۗءَ	اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ
اور	جب	اندھیرا ہوا	ان پر	کھڑے ہو گئے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور لے جاتا، سلب کر لیتا	ان کے کان

اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان

وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۰

وَ	اَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ۲۰
اور	ان کی آنکھیں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)

اور آنکھیں سلب کر لیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○

پارہ 24، المؤمن:20

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ

وَ	اللّٰهُ	يَقْضِيْ	بِالْحَقِّ	وَ	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	لَا يَقْضُوْنَ	بِشَيْءٍ
اور	اللہ	فیصلہ فرماتا ہے	حق کے ساتھ	اور	وہ لوگ جو	عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا (جس کی)	وہ فیصلہ نہیں کرتے	کسی چیز کا

اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے، اور اس کے سوا جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۲۰

اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ ۲۰
بیشک	اللہ	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

بیشک اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

پارہ 27، الذّٰریٰت:58

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۵۸

اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الرَّزَّاقُ	ذُو الْقُوَّةِ	الْمَتِيْنُ ۵۸
بیشک	اللہ	وہی	بڑا رزق دینے والا	قوت والا	قدرت والا (ہے)

بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا، قدرت والا ہے ○

پارہ5، النّسآء:126

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾
اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ○

پارہ1، الفاتحہ:1

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	پالنے والا	سارے جہان (والوں کا)

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ○

پارہ24، المؤمن:3

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

غَافِرِ الذَّنْۢبِ	وَ	قَابِلِ التَّوْبِ	شَدِيْدِ الْعِقَابِ	ذِي الطَّوْلِ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
گناہ بخشنے والا	اور	توبہ قبول کرنے والا	سخت عذاب دینے والا	بڑے انعام والا (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی

گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا، بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾

اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾
اسی کی طرف	پھرنا (ہے)

اسی کی طرف پھرنا ہے ○

پارہ3، آل عمران:26

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

قُلِ	اللّٰهُمَّ	مٰلِكَ الْمُلْكِ	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ	وَ	تَنْزِعُ	الْمُلْكَ
تم کہو	اے اللہ	ملکوں، سلطنتوں کے مالک	تو دیتا ہے	مُلک، سلطنت	جسے	چاہے	اور	تو چھین لیتا ہے	ملک، سلطنت

یوں عرض کرو، اے اللہ! مُلک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے

مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ

مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَ	تُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ	وَ	تُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ
جس سے	تو چاہے	اور	عزت دیتا ہے	جسے	تو چاہے	اور	ذلت دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے	جسے	تو چاہے

چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے،

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾

بِيَدِكَ	الْخَيْرُ	اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾
تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○

پارہ 28، الحشر: 22 تا 24

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ

هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ
وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان،

الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْمَلِكُ	الْقُدُّوْسُ	السَّلٰمُ	الْمُؤْمِنُ
بہت رحمت والا (ہے)	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا	امن بخشنے والا

رحمت والا ہے ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امن بخشنے والا،

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾

الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾
حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)	اللہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں

حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے، اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ○

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ

هُوَ	اللّٰهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	يُسَبِّحُ	لَهٗ
وہی (ہے)	اللہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا	(ہر ایک کو) صورت دینے والا	اسی کے (ہیں)	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی

وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾
جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

بِيَدِكَ	الْخَيْرُ	اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾
تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○

پارہ 28، الحشر: 22 تا 24

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ

هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِيْ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ
وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان،

الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِيْ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْمَلِكُ	الْقُدُّوْسُ	السَّلٰمُ	الْمُؤْمِنُ
بہت رحمت والا (ہے)	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا	امن بخشنے والا

رحمت والا ہے ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امن بخشنے والا،

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾
حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)	اللہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں

حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے، اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ○

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ

هُوَ	اللّٰهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	يُسَبِّحُ	لَهٗ
وہی (ہے)	اللہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا	(ہر ایک کو) صورت دینے والا	اسی کے (ہیں)	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی

وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾
جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾...اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں تمام جہان اُس کا محتاج ہے۔

﴿2﴾... جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی شریک نہیں اسی طرح اس کی صفات میں بھی کوئی شریک نہیں۔

﴿3﴾...اللہ تعالیٰ کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ نہ وہ تھکتا ہے نہ اکتاتا ہے کیونکہ یہ سب عیب ہیں اور وہ عیب سے پاک ہے۔

﴿4﴾...اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں یعنی کسی کی پیدا کردہ نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

﴿5﴾...اللہ تعالیٰ دیکھنے اور سننے کے لیے آنکھ اور کان کا محتاج نہیں کیونکہ وہ جسم سے پاک ہے۔

﴿6﴾...بندے کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ کے کرنے سے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا حی (زندہ) ہونا خود سے ہے اُسے کسی نے زندہ نہیں کیا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال1: کیا دنیا ہمیشہ رہے گی؟

جواب: ____________________

____

سوال2: اللہ پاک کی صفت صمد کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال3: اللہ کریم کے حیّ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال4: اللہ پاک سمیع اور بصیر ہے تو اس کا سننا اور دیکھنا کس طرح ہے اس کی وضاحت کیجیے۔

جواب: ____________________

آیات کے ترجمے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾...وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا ________ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

﴿2﴾...اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر شے کو ________ ہے۔

﴿3﴾...اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ ________ ۔

﴿4﴾ ... سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہاں والوں کا ________ ہے۔

﴿5﴾ ... تو جسے چاہتا ہے ________ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ________ دیتا ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾ ... ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو آپس میں ملا کر جملے مکمل کیجیے:

اللہ تعالیٰ کی صفات	اللہ تعالیٰ کے کرنے سے زندہ ہے۔
بندے کی صفات	یعنی خود سے زندہ ہے۔
اللہ تعالیٰ حی ہے	چیز کو دیکھتا ہے۔
انسان زندہ ہے مگر	آواز کو سنتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہلکی سی ہلکی	حادث ہیں۔
اللہ تعالیٰ باریک سے باریک	قدیم ہیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

﴿2﴾ ... اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق پانچ آیتیں اوران کا ترجمہ یاد کر کے ٹیچر کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

اللہ کریم کی شان غفاری

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کر لیتا ہے، پھر کہتا ہے: مولیٰ! میں نے گناہ کر لیا مجھے بخش دے، تو ربِّ کریم فرماتا ہے: یقیناً میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک ربّ چاہے بندہ گناہ سے بچا رہتا ہے، پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: یاربّ! میں نے گناہ کر لیا مجھے بخش دے، تو ربِّ کریم فرماتا ہے: یقیناً میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر بندہ ٹھہرا رہتا ہے جتنا ربّ چاہے، پھر گناہ کر بیٹھتا ہے اور عرض کرتا ہے: یاربّ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے، مجھے بخش دے، تو ربّ فرماتا ہے: یقیناً میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا جو چاہے کرے۔ (بخاری، کتاب التوحید، 4/575، حدیث: 7507)

سُوْرَةُ النَّبَا

تعارف و مضامین:

عربی میں خبر کو "نَبا" کہتے ہیں اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے جس کی وجہ سے اسے "سورۂ نبا" کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو تَسَاۤؤُل اور عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ بھی کہتے ہیں اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1) اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے بارے میں مشرکین کی باہمی گفتگو کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر قیامت قائم ہونے کی خبر دے کر اس کے واقع ہونے پر دلائل بیان کیے گئے ہیں۔(2) اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چند آثار بتا کر انسان کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے دلائل کا بیان ہے۔(3) دوبارہ زندہ کیے جانے اور مخلوق کے درمیان فیصلہ کیے جانے کا وقت بتایا گیا۔(4) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ جہنم کافروں کے انتظار میں ہے اور اس کے بعد کافروں کے عذاب اور نیک مسلمانوں کے ثواب کی مختلف اقسام بیان کی گئیں ہیں۔

اہلِ جہنم پر سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت:

حضرت حسن بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو بَرزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اہلِ جہنم کے لیے سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا۔[1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اہلِ جہنم کے لیے اس آیت "فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا" سے زیادہ سخت کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مزید عذاب میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔[2]

ابتدائی آیات کا شانِ نزول:

جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ شریف کے کافروں کو توحید کی دعوت دی، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کا بتایا اور قرآنِ کریم کی تلاوت سنائی تو انہوں نے آپس میں گفتگو کرنا شروع کر دی، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دِین لائے ہیں؟ چونکہ مشرکینِ مکہ قیامت آنے کا انکار کرتے تھے اس لئے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مذاق اور طنز کے طور پر قیامت کے بارے میں سوالات کیا کرتے۔ یہ سورت اُن کافروں کے رَد، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تائید اور قیامت کے آنے کے دلائل بیان کرنے کے لیے نازل ہوئی۔[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، النبا

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣

عَمَّ	يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١	عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢	الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ	مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کر رہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ	اختلاف کرتے (ہیں)

لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ ○ بڑی خبر کے متعلق ○ جس میں انہیں اختلاف ہے ○

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦

كَلَّا	سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤	ثُمَّ	كَلَّا	سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥	اَلَمْ نَجْعَلِ	الْاَرْضَ	مِهٰدًا ۝٦
خبردار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر	خبردار	عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا

خبردار! وہ جلد جان جائیں گے ○ پھر خبردار! وہ جلد جان جائیں گے ○ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ ○

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩

وَّ	الْجِبَالَ	اَوْتَادًا ۝٧	وَّ	خَلَقْنٰكُمْ	اَزْوَاجًا ۝٨	وَّ	جَعَلْنَا	نَوْمَكُمْ	سُبَاتًا ۝٩
اور	پہاڑوں (کو)	میخیں	اور	ہم نے پیدا کیا تمہیں	جوڑے	اور	بنایا	تمہاری نیند (کو)	سکون وراحت

اور پہاڑوں کو میخیں ○ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا ○ اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ○

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ

وَّ	جَعَلْنَا	الَّيْلَ	لِبَاسًا ۝١٠	وَّ	جَعَلْنَا	النَّهَارَ	مَعَاشًا ۝١١	وَّ	بَنَيْنَا	فَوْقَكُمْ
اور	ہم نے بنایا	رات (کو)	چھپا دینے والی	اور	بنایا	دن (کو)	روزی کمانے کا وقت	اور	ہم نے بنائے	تمہارے اوپر

اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا ○ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ○ اور تمہارے اوپر

سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤

سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢	وَّ	جَعَلْنَا	سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣	وَّ	اَنْزَلْنَا	مِنَ الْمُعْصِرٰتِ	مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤
سات مضبوط (آسمان)	اور	بنایا	ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)	اور	ہم نے اتارا	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	زوردار پانی

سات مضبوط آسمان بنائے ○ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا ○ اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا ○

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧

لِّنُخْرِجَ	بِهٖ	حَبًّا	وَّ	نَبَاتًا ۝١٥	وَّ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦	اِنَّ	يَوْمَ الْفَصْلِ	كَانَ	مِيْقَاتًا ۝١٧
تاکہ ہم نکالیں	اس کے ذریعے	اناج	اور	سبزہ	اور	گھنے باغات	بیشک	فیصلے کا دن	ہے	ایک مقرر وقت

تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں ○ اور گھنے باغات ○ بیشک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے ○

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾

يَوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	فَتَأْتُوْنَ	اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾	وَّ	فُتِحَتِ	السَّمَآءُ	فَكَانَتْ	اَبْوَابًا ﴿١٩﴾
(جس) دن	پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو تم چلے آؤ گے	فوج در فوج	اور	کھول دیا جائے گا	آسمان	تو وہ ہو جائے گا	دروازے

جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾

وَّ	سُيِّرَتِ	الْجِبَالُ	فَكَانَتْ	سَرَابًا ﴿٢٠﴾	اِنَّ	جَهَنَّمَ	كَانَتْ	مِرْصَادًا ﴿٢١﴾
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	تو وہ ہو جائیں گے	دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)	بیشک	جہنم	ہے	تاک (میں)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکہ دیتی ہے ○ بیشک جہنم تاک میں ہے ○

لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾

لِّلطَّاغِيْنَ	مَاٰبًا ﴿٢٢﴾	لّٰبِثِيْنَ	فِيْهَآ	اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾	لَا يَذُوْقُوْنَ	فِيْهَا	بَرْدًا	وَّ	لَا	شَرَابًا ﴿٢٤﴾
سرکشوں کے لئے	ٹھکانہ (ہے)	رہنے والے (ہوں گے)	اس میں	مدتوں	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	ٹھنڈک	اور	نہ	کوئی پینے کی چیز

سرکشوں کے لئے ٹھکانا ہے ○ اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو ○

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾

اِلَّا	حَمِيْمًا	وَّ	غَسَّاقًا ﴿٢٥﴾	جَزَآءً	وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾	اِنَّهُمْ	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	حِسَابًا ﴿٢٧﴾
مگر	کھولتا پانی	اور	دوزخیوں کی پیپ	بدلہ (ہوگا)	(ان کے عمل کے) مطابق	بیشک وہ	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	حساب ہونے (کا)

مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر بدلہ ہوگا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا

وَّ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	كِذَّابًا ﴿٢٨﴾	وَ	كُلَّ شَيْءٍ	اَحْصَيْنٰهُ	كِتٰبًا ﴿٢٩﴾	فَذُوْقُوْا
اور	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہت جھٹلانا	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے	لکھ (کر)	تو تم چکھو

اور انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو

فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾

فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ	اِلَّا	عَذَابًا ﴿٣٠﴾	اِنَّ	لِلْمُتَّقِيْنَ	مَفَازًا ﴿٣١﴾	حَدَآئِقَ	وَ	اَعْنَابًا ﴿٣٢﴾
پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	مگر	عذاب (میں)	بیشک	ڈرنے والوں کے لئے	کامیابی کی جگہ (ہے)	باغات	اور	انگور (ہیں)

تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ○ باغات اور انگور ہیں ○

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

وَّ	كَوَاعِبَ	اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾	وَّ	كَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	فِيْهَا	لَغْوًا
اور	اٹھتے جوبن والیاں	ایک عمر (کی بیویاں ہیں)	اور	چھلکتا جام (ہے)	وہ نہیں سنیں گے	اس (جنت) میں	کوئی بیہودہ بات

اور اٹھتے جوبن والیاں جو ایک عمر کی ہیں ○ اور چھلکتا جام ہے ○ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے

وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَ	لَا	كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾	جَزَآءً	مِّنْ رَّبِّكَ	عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور	نہ	ایک دوسرے کو جھٹلانا	(یہ) بدلہ (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	نہایت کافی عطا	آسمانوں اور زمین کا رب

اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا○ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا○ وہ جو آسمانوں اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	الرَّحْمٰنِ	لَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْهُ	خِطَابًا ﴿۳۷﴾
اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	نہایت رحم فرمانے والا (ہے)	لوگ اختیار نہ رکھیں گے	اس سے	بات کرنے (کا)

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے، لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے○

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

يَوْمَ	يَقُوْمُ	الرُّوْحُ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	صَفًّا	لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ	اِلَّا	مَنْ اَذِنَ لَهُ	الرَّحْمٰنُ
(جس) دن	کھڑا ہو گا	جبریل	اور	فرشتے	صف بنائے ہوئے	لوگ کلام نہ کر سکیں گے	مگر	(وہی) جس کو اجازت دی	رحمٰن (نے)

جس دن جبریل اور سب فرشتے صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے اجازت دی ہو

وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

وَ	قَالَ	صَوَابًا ﴿۳۸﴾	ذٰلِكَ	الْيَوْمُ الْحَقُّ	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	مَاٰبًا ﴿۳۹﴾
اور	اس نے کہی	ٹھیک بات	وہ	سچا دن (ہے)	تو جو	چاہے	بنا لے	اپنے رب کی طرف	راستہ

اور اُس نے ٹھیک بات کہی ہو○ وہ سچا دن ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنا لے○

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

اِنَّآ	اَنْذَرْنٰكُمْ	عَذَابًا قَرِيْبًا	يَّوْمَ	يَنْظُرُ	الْمَرْءُ	مَا	قَدَّمَتْ	يَدٰهُ
بیشک	ہم ڈرا چکے تمہیں	نزدیک آنے والے عذاب (سے)	(جس) دن	دیکھے گا	آدمی	جو کچھ	آگے بھیجا	اس کے ہاتھوں (نے)

بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

وَ	يَقُوْلُ	الْكٰفِرُ	يٰلَيْتَنِيْ	كُنْتُ	تُرٰبًا ﴿۴۰﴾
اور	کہے گا	کافر	اے کاش	میں ہو جاتا	مٹی

اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہو جاتا○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... کفارِ مکہ قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کا انکار کرتے تھے۔

﴿2﴾ ... اللہ تعالیٰ نے زمین کو قائم رکھنے کے لیے پہاڑ پیدا فرمائے۔

﴿3﴾ ... آسمان کے بہت سے دروازے ہیں جو قیامت کے دن کھول دیئے جائیں گے، ان سے فرشتے اُتریں گے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ نے نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا تا کہ تھکن دور ہو اور راحت و آرام حاصل ہو۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ نے آسمان ایسے بنائے ہیں کہ جو وقت گزرنے سے پرانے اور بوسیدہ نہیں ہوتے۔

﴿6﴾... جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی اور نہ ہی وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔

﴿7﴾... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف وہی کلام کر سکیں گے جنہیں کلام یا شفاعت کرنے کی اجازت ہو گی۔

﴿8﴾... قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر قیامت کے دن پہاڑوں کی مختلف حالتیں بیان کی گئیں ہیں۔

﴿9﴾... جو مسلمان اپنے گناہوں کی سزا پانے جہنم میں جائیں گے انہیں ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رکھا جائے گا۔

﴿10﴾... کافر قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا تا کہ عذاب سے محفوظ رہتا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ نبا کو "نبا" کیوں کہتے ہیں؟ نیز اس سورت کے دو اور نام بتایئے۔

جواب: ____

____

سوال 2: اللہ تعالیٰ نے سورۂ نبا میں اپنی قدرت کی کون کون سی نشانیاں بیان فرمائی ہیں؟

جواب: ____

____

سوال 3: جہنم کن لوگوں کا ٹھکانا ہے اور وہ کب تک اس میں رہیں گے؟

جواب: ____

____

سوال 4: کیا تمام اعمال لکھے جاتے ہیں؟

جواب: ____

____

سوال 5: اہلِ جہنم کے لیے سب سے زیادہ سخت اور تکلیف دِہ آیت کون سی ہے؟

جواب: ____

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... تمام کفار قیامت کے دن ________ کی حقیقت جان جائیں گے۔

﴿2﴾... روزِ قیامت ________ کو کھول دیا جائے گا اور اُس میں بہت سے ________ بن جائیں گے۔

﴿3﴾... جہنم کفار اور مشرکین کا ________ ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

﴿4﴾... حقیقی کامیاب وہ ہے جو ________ میں کامیاب ہو جائے اور اسے ________ نصیب ہو جائے۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ اپنے ________ بندوں کو ان کے نیک اعمال کے صلہ کے طور پر ________ عطا فرمائے گا۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ نبا کا مرکزی مضمون یاد کر کے اپنے دوستوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... سورۂ نبا میں بیان کردہ نعمتوں کو ایک صفحے پر لکھیے۔

﴿3﴾... نعمتوں کے فوائد کی درست نشاندہی کیجیے۔

زمین	معاشی و معاشرتی نظام چلانے کا سبب
پہاڑ	روشنی اور گرمی والا چراغ
جوڑے	روزگار کمانے، اللہ تعالیٰ کا فضل اور روزی تلاش کرنے کا وقت
سورج	لوگوں کے رہنے اور ٹھہرنے کے لیے بچھونا
بارش	پرانی اور بوسیدہ نہ ہونے والی سات چھتیں
دن	کوفت و تھکن دور کرنے اور راحت و آرام حاصل کرنے کا ذریعہ
آسمان	زمین کو ثابت اور قائم رکھنے کے لیے میخیں
رات	انسانوں کے لیے اناج، جانوروں کے لیے سبزہ اور باغات اگانے کا ذریعہ

﴿4﴾... سورۂ نبا کی روشنی میں قیامت، اس کے دلائل، قیامت میں مسلمانوں کی جزا اور کافروں کی سزا پر ٹیچر کی رہنمائی سے مختصر نوٹ لکھیے۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا اسمِ گرامی "یونس بن مَتّٰی" ہے۔ آپ حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ قرآنِ مجید میں آپ کا نام چار مرتبہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ذُوالنُّون اور صاحبِ حُوت (مچھلی والے) کے لقب سے آپ کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ کو مُوصَل کے شہر نِیْنَوٰی کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا، حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم وہ واحد قوم ہے جس پر عذاب کے آثار ظاہر ہونے کے بعد بھی عذاب ٹل گیا حالانکہ جب بھی کسی قوم پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے تو اُن پر عذاب آکر ہی رہا۔ (1)

قوم کو دِین کی دعوت:

نینویٰ شہر کے لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا انکار کرتے تھے اور شرک میں مبتلا تھے۔ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کے پاس آئے، انہیں بُت پرستی سے منع کیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ اُن لوگوں نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا، آپ پر پتھراؤ کیا اور شہر سے باہر نکال دیا پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوسری مرتبہ اُن کے پاس آئے اور انہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور بُت پرستی چھوڑنے کی دعوت دی لیکن انہوں نے آپ کے ساتھ پھر وہی سلوک کیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں تین دن بعد عذاب نازل ہونے کی خبر دی۔ (2)

شہر کے لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، لہٰذا اگر وہ رات کو شہر میں رہے تو خطرے کی بات نہیں لیکن اگر وہ یہاں سے تشریف لے گئے تو پھر عذاب کا ڈر ہے، جب رات ہوئی تو حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ صبح ہوتے ہی عذاب کے آثار نظر آنے لگے، آسمان پر کالے رنگ کا خوفناک بادل آیا اور ہر طرف سے دھواں اُٹھ کر شہر پر چھا گیا، یہ منظر دیکھ کر شہر کے لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب عذاب آنے والا ہے۔ (3)

قوم کی اخلاص کے ساتھ توبہ:

شہر کے لوگوں نے اپنے نبی حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو تلاش کیا لیکن انہیں نہ پایا، اب انہیں اور زیادہ خطرہ محسوس ہوا۔ چنانچہ سب لوگ خوفِ خدا سے کانپتے ہوئے عورتوں، بچوں اور اپنے جانوروں کے ساتھ جنگل کی طرف نکل گئے، پھٹے پُرانے کپڑے پہن لیے، شوہر بیوی سے اور بچے اپنی ماں سے جُدا ہو گئے، سب نے گریہ وزاری شروع کر دی، روتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگے۔ اپنے اسلام کا اظہار کیا اور عرض کرنے لگے کہ جو دِین حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام لائے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے ہیں، سب نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آپس میں جو حق تلفیاں ہوئی تھیں ان کی ایک دوسرے سے معافی مانگی، دوسروں کے مال واپس کیے یہاں تک کہ اگر دوسرے کا ایک پتھر کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اُکھاڑ کر وہ پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا، جب انہوں

نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی توبہ قبول فرمائی اور عذاب دور کر دیا۔ جس دن ان لوگوں کی توبہ قبول ہوئی وہ عاشوراء (دس محرم) اور جمعہ کا دن تھا۔[4]

یونس عَلَیْہِ السَّلَام مچھلی کے پیٹ میں:

حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو عذاب کی خبر دی تھی لیکن جب عذاب نہ آیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہاں کا دستور تھا کہ جھوٹے کو قتل کر دیا جاتا تھا، آپ نے سوچا کہ لوگ آپ کو جھوٹا سمجھیں گے کہ آپ کے کہنے کے باوجود عذاب نہیں آیا لہٰذا آپ وہاں سے نکل کر ایک کشتی میں سوار ہو گئے، کشتی چلتے چلتے سمندر کے بیچ میں رُک گئی، وہاں کے لوگوں کی عادت تھی کہ جب کوئی بھاگا ہوا غلام کشتی میں سوار ہوتا تو کشتی سمندر کے بیچ میں رُک جاتی۔ ملاحوں نے کہا کہ قرعہ اندازی سے ظاہر ہو جائے گا کہ وہ کون ہے؟ تین بار قرعہ اندازی کی گئی اور تینوں بار حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا نام آیا۔ چنانچہ آپ کو سمندر میں ڈال دیا گیا۔ جیسے ہی آپ کو سمندر میں ڈالا گیا تو ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مچھلی کے پیٹ میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے اور یہ آیت "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھتے رہے۔[5]

مچھلی کے پیٹ سے نجات:

مچھلی کے پیٹ میں کئی دن گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس آیت کی برکت سے اس طرح نجات دی کہ مچھلی نے آپ کو ایک میدان میں اُگل دیا، مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ بہت کمزور ہو چکے تھے، آپ کا بدن نومولود بچے کے بدن کی طرح نرم و نازک ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے کدو کا درخت پیدا فرمایا، عام طور پر کدو کی بیل ہوتی ہے لیکن یہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ تھا کہ کدو کا یہ درخت دوسرے درختوں کی طرح شاخوں والا تھا اس کے بڑے بڑے پتوں کے سائے میں حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام آرام فرماتے تھے اور روزانہ ایک بکری آتی اور صبح و شام آپ کو دودھ پلاتی یہاں تک کہ آپ کے جسم میں توانائی آگئی اور کھال مضبوط ہو گئی۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے موصل کے شہر نینویٰ کے ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیج دیا جو ایمان لا چکے تھے۔[6]

اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدقِ دل کے ساتھ توبہ کرنے سے بڑی بڑی مصیبتیں اور آفتیں دور ہو جاتی ہیں جیسا کہ سچی توبہ کرنے کی برکت سے حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم سے عذاب ٹل گیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی آزمائش آئے تو اس پر صبر کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ تسبیح و استغفار کرنا چاہیے تاکہ اس آفت سے نجات نصیب ہو جیسے کثرت سے تسبیح کرنے کی برکت سے حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات نصیب ہوئی۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 11، یونس:98

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ

فَلَوْلَا	كَانَتْ	قَرْيَةٌ	اٰمَنَتْ	فَنَفَعَهَآ	اِيْمَانُهَآ	اِلَّا	قَوْمَ يُوْنُسَ
تو کیوں نہیں	ہوئی	کوئی بستی (قوم)	(جو) ایمان لے آتی	تو نفع دیتا اسے	اس کا ایمان	سوائے	یونس کی قوم

تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ کوئی قوم ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اسے نفع دیتا لیکن یونس کی قوم

لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾

لَمَّآ	اٰمَنُوْا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	مَتَّعْنٰهُمْ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾
جب	وہ ایمان لائے	(تو) ہم نے ہٹا دیا	ان سے	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں	اور	ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک

جب ایمان لائی تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور ایک وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا ۝

پارہ 23، الصّٰفّٰت:139 تا 148

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ

وَ	اِنَّ	يُوْنُسَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾	اِذْ	اَبَقَ	اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾	فَسَاهَمَ	فَكَانَ
اور	بیشک	یونس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	وہ نکل گیا	بھری کشتی کی طرف	تو (کشتی والے نے) قرعہ ڈالا	تو وہ (یونس) ہو گیا

اور بیشک یونس ضرور رسولوں میں سے ہے ۝ جب وہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ۝ تو کشتی والے نے قرعہ ڈالا تو یونس

مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ

مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾	فَالْتَقَمَهُ	الْحُوْتُ	وَ	هُوَ	مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾	فَلَوْلَآ	اَنَّهٗ	كَانَ
دھکیلے جانے والوں میں سے	پھر نگل لیا اسے	مچھلی (نے)	اور	وہ	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	تو اگر نہ ہوتا	کہ وہ	ہوتا

دھکیلے جانے والوں میں سے ہو گئے ۝ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے ۝ تو اگر وہ

مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ

مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾	لَلَبِثَ	فِيْ بَطْنِهٖٓ	اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾	فَنَبَذْنٰهُ
تسبیح کرنے والوں میں سے	(تو) ضرور رہتا	اس (مچھلی) کے پیٹ میں	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے	پھر ہم نے ڈال دیا اسے

تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ۝ تو ضرور اس دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے ۝ پھر ہم نے اسے

بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ

بِالْعَرَآءِ	وَ	هُوَ	سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾	وَ	اَنْۢبَتْنَا	عَلَيْهِ	شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾	وَ	اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
میدان میں	اور	وہ	بیمار (تھا)	اور	ہم نے اگا دیا	اس پر	کدو کا پیڑ	اور	ہم نے بھیجا اسے	ایک لاکھ کی طرف

میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ۝ اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اگا دیا ۝ اور ہم نے اسے ایک لاکھ

اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾

اَوْ	يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾	فَاٰمَنُوْا	فَمَتَّعْنٰهُمْ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾
یا (بلکہ)	وہ (اس سے) زیادہ ہوں گے	تو وہ ایمان لے آئے	تو ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک

بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا○ تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے دیا○

پارہ 17، الانبیاء: 87، 88

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ

وَ	ذَا النُّوْنِ	اِذْ	ذَّهَبَ	مُغَاضِبًا	فَظَنَّ	اَنْ	لَّنْ نَّقْدِرَ	عَلَيْهِ	فَنَادٰى	فِى الظُّلُمٰتِ
اور	ذوالنون (کو یاد کرو)	جب	وہ چل پڑا	غضبناک ہو کر	تو اس نے گمان کیا	کہ	ہم تنگی نہ کریں گے	اس پر	تو اس نے پکارا	اندھیروں میں

اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب وہ غضبناک ہو کر چل پڑے تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

اَنْ	لَّآ	اِلٰهَ	اِلَّآ	اَنْتَ	سُبْحٰنَكَ	اِنِّىْ	كُنْتُ	مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	تیرے	پاکی ہے تجھے	بیشک میں	تھا	(اپنے ساتھ) زیادتی کرنے والوں میں سے	تو ہم نے دعا قبول کر لی	اس کی

کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے بے جا ہوا○ تو ہم نے اس کی پکار سن لی

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۗ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾

وَ	نَجَّيْنٰهُ	مِنَ الْغَمِّ	وَ	كَذٰلِكَ	نُـْۨجِى	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾
اور	نجات دی اسے	غم سے	اور	ایسے ہی	ہم نجات دیتے ہیں	ایمان والوں (کو)

اور اسے غم سے نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں○

پارہ 29، القلم: 48 تا 50

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾

فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	وَ	لَا تَكُنْ	كَصَاحِبِ الْحُوْتِ	اِذْ	نَادٰى	وَ	هُوَ	مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾
تو تم صبر کرو	اپنے رب کے حکم پر	اور	تم نہ ہونا	مچھلی والے کی طرح	جب	اس نے پکارا	اور	وہ	بہت غمگین (تھا)

تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا○

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾

لَوْلَآ	اَنْ	تَدٰرَكَهٗ	نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	لَنُبِذَ	بِالْعَرَآءِ	وَ	هُوَ	مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾
اگر نہ ہوتا	کہ	پا لیتی اسے	اس کے رب کی نعمت	(تو) ضرور وہ پھینک دیا جاتا	چٹیل میدان میں	اور	وہ	ملامت کیا ہوا (ہوتا)

اگر اس کے رب کی نعمت اسے نہ پا لیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور وہ ملامت کیا ہوا ہوتا○

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝			
فَاجْتَبٰهُ	رَبُّهٗ	فَجَعَلَهٗ	مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝
تو چن لیا اسے	اس کے رب (نے)	تو کر لیا اسے	نیک لوگوں میں سے
تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے حقداروں میں کر لیا ○			

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... عذاب آجانے کے بعد ایمان لانا نفع مند نہیں۔

﴿2﴾... حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔

﴿3﴾... حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو تسبیح کی برکت سے مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔

﴿4﴾... کدو کی بیل کو درخت کی صورت میں پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے۔

﴿5﴾... مشکل وقت میں آیتِ کریمہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" پڑھنے سے مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کے قرآنی القابات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کن کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کن برائیوں میں مبتلا تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم سے عذاب ٹلنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: نینویٰ شہر کے لوگوں کی توبہ کس دن قبول ہوئی؟

جواب:____

____

سوال 6: قرآن پاک کی کونسی آیت حضرت یونس عَلَیْهِ السَّلَام کے مچھلی کے پیٹ سے نجات کا سبب بنی؟

جواب:____

____

خالی جگہیں پُر کیجئے:

﴿1﴾... حضرت یونس عَلَیْهِ السَّلَام کی قوم ________ اور شرک میں مبتلا تھی۔

﴿2﴾... نینویٰ شہر کے لوگ ________ بولنے والے کو ________ کر دیتے تھے۔

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ مشکلات میں صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں؟

﴿3﴾... آپ حق تلفی کرنے سے بچتے ہیں؟

﴿4﴾... آپ جھوٹی کہانیاں پڑھنے کے بجائے قرآن میں بیان کردہ قصوں میں دلچسپی رکھتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... قرآنی الفاظ کے معانی تحریر کیجیے:

قَرْيَةٌ		سَقِيْمٌ	
عَذَابَ الْخِزْيِ		شَجَرَةٌ	
اَلْفُلْكُ		يَقْطِيْنٌ	
اَلْحُوْتُ		اَلْعَرَآءِ	

﴿2﴾... حضرت یونس عَلَیْهِ السَّلَام کا مچھلی والا قصہ یاد کر کے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿3﴾... ٹیچر کی مدد سے کدّو (لوکی) کے تین فوائد لکھیے۔

دستخط ٹیچر:________ دستخط سرپرست:________

سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

تعارف و مضامین:

اُن فرشتوں کو نازعات کہتے ہیں جو انسانوں کی روحیں قبض کرتے ہیں چونکہ اِس سورت کی پہلی آیت میں اُن فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے اِس لیے اِسے "سُوْرَةُ النّٰزِعٰت" کہتے ہیں۔اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)اِس سورت کی ابتداء میں مختلف خدمات پر مقرر فرشتوں کی قسم ذِکر کرکے بتایا گیا کہ قیامت کے دِن کافروں کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔(2)قیامت کے دن کی ہَولناکی اور دہشت سے کافروں کی ہونے والی حالت کو بیان کیا گیا۔(3)مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کا انکار کرنے والے کافروں کا رَد کیا گیا ہے۔(4)عبرت اور نصیحت کے لیے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور فرعون کا واقعہ اور فرعون کا اَنجام بیان ہوا۔(5)جس نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی اُس کا ٹھکانہ جہنم اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا، نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکا اُس کا ٹھکانہ جنت ہے۔(6)سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو کافر قیامت آنے کے وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہیں وہ وقت بتانا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور کافر جب اس قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہَولناکی اور دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت ہی بھول جائیں گے۔

مومن کی روح آسانی سے قبض کی جاتی ہے:

حضرت خزرج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا تو ان سے فرمایا: میرے صحابی پر نرمی کرنا کیونکہ یہ مومن ہے۔ حضرت مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ خوش ہو جائیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں بے شک میں ہر مومن کے ساتھ (روح نکالنے کے معاملے میں) نرمی کرنے والا ہوں۔[1]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، النّٰزِعٰت

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

وَالنّٰزِعٰتِ	غَرْقًا ﴿۱﴾	وَّالنّٰشِطٰتِ	نَشْطًا ﴿۲﴾	وَّالسّٰبِحٰتِ	سَبْحًا ﴿۳﴾
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا	اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا

سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○ اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

فَالسّٰبِقٰتِ	سَبْقًا ﴿٤﴾	فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾	يَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا	پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)	(جس) دن	تھرتھرائے گی

پھر آگے بڑھنے والوں کی ○ پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھرتھرانے والی

الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿٨﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾

الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾	تَتْبَعُهَا	الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾	قُلُوْبٌ	يَّوْمَئِذٍ	وَّاجِفَةٌ ﴿٨﴾	اَبْصَارُهَا	خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾
تھرتھرانے والی	پیچھے آئے گی اس کے	پیچھے آنے والی	دل	اس دن	لرز رہے (ہوں گے)	ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)

تھرتھرائے گی ○ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ○ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ○ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ○

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوْا

يَقُوْلُوْنَ	ءَاِنَّا	لَمَرْدُوْدُوْنَ	فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾	قَالُوْا
کافر کہتے ہیں	کیا بیشک ہم	ضرور لوٹائے جائیں گے	پہلی حالت میں	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	گلی ہوئی ہڈیاں	انہوں نے کہا

کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ○ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ ○ کہنے لگے:

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾

تِلْكَ	اِذًا	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾	فَاِنَّمَا هِيَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾	فَاِذَا	هُمْ	بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾
یہ (پلٹنا)	اس وقت	نقصان کا پلٹنا (ہے)	تو وہ صرف	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو اسی وقت	وہ	کھلے میدان میں (ہوں گے)

جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ○ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ○ تو فوراً وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾	اِذْ	نَادٰىهُ	رَبُّهٗ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾	اِذْهَبْ
کیا	تمہارے پاس آئی	موسیٰ کی خبر	جب	ندا فرمائی اسے	اس کے رب (نے)	پاک وادی طویٰ میں	(فرمایا کہ) تو جا

کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ○ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿١٧﴾	فَقُلْ	هَلْ	لَّكَ	اِلٰٓى	اَنْ	تَزَكّٰى ﴿١٨﴾
فرعون کی طرف	بیشک وہ	سرکش ہو چکا	پس تو کہہ (اس سے)	کیا	تجھے (رغبت ہے)	(اس بات) کی طرف	کہ	تو پاکیزہ ہو جائے

فرعون کے پاس جا، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ تو پاکیزہ ہو جائے؟ ○

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ

وَ	اَهْدِيَكَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾	فَاَرٰىهُ	الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾	فَكَذَّبَ
اور	میں رہنمائی کروں تیری	تیرے رب کی طرف	تو تو ڈرے	پھر موسیٰ نے دکھائی اسے	بہت بڑی نشانی	تو اس نے جھٹلایا

اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا

وَعَصٰى ۝٢١ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝٢٢ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝٢٣

وَ	عَصٰى ۝٢١	ثُمَّ	اَدْبَرَ	يَسْعٰى ۝٢٢	فَحَشَرَ	فَنَادٰى ۝٢٣
اور	نافرمانی کی	پھر	اس نے پیٹھ پھیر دی	(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	پھر پکارا

اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝٢٤ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فَقَالَ	اَنَا	رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝٢٤	فَاَخَذَهُ	اللّٰهُ	نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
پھر بولا	میں	تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)	تو پکڑ لیا اسے	اللہ (نے)	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	بیشک	اس میں

پھر بولا: میں تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝٢٦ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ۝٢٧

لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَّخْشٰى ۝٢٦	ءَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمِ	السَّمَآءُ	بَنٰهَا ۝٢٧
ضرور عبرت (ہے)	(اس) کیلئے جو	ڈرتا ہے	کیا (تمہارے نزدیک) تم	زیادہ مشکل (ہو)	بنانے (میں)	یا	آسمان	اللہ نے بنایا اسے

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝٢٨ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝٢٩

رَفَعَ	سَمْكَهَا	فَسَوّٰىهَا ۝٢٨	وَ	اَغْطَشَ	لَيْلَهَا	وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰىهَا ۝٢٩
اونچی کی	اس کی چھت	پھر ٹھیک کیا اسے	اور	تاریک کیا	اس کی رات (کو)	اور	ظاہر کیا	اس کے دن کی روشنی (کو)

اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝٣٠ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝٣١

وَ	الْاَرْضَ	بَعْدَ ذٰلِكَ	دَحٰىهَا ۝٣٠	اَخْرَجَ	مِنْهَا	مَآءَهَا	وَ	مَرْعٰىهَا ۝٣١
اور	زمین (کو)	اس کے بعد	اس نے پھیلایا اسے	نکالا	اس سے	اس کا پانی	اور	اس کا چارہ

اور اس کے بعد زمین پھیلائی ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝٣٢ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝٣٣ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

وَ	الْجِبَالَ	اَرْسٰىهَا ۝٣٢	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ۝٣٣	فَاِذَا	جَآءَتِ	الطَّآمَّةُ
اور	پہاڑوں (کو)	اس نے جما دیا انہیں	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب	آئے گی	عام مصیبت

اور پہاڑوں کو جمایا ○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ○ پھر جب وہ عام سب سے بڑی

الْكُبْرٰى ۝٣٤ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝٣٥ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ

الْكُبْرٰى ۝٣٤	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	مَا	سَعٰى ۝٣٥	وَ	بُرِّزَتِ	الْجَحِيْمُ	لِمَنْ
سب سے بڑی	(اس) دن	یاد کرے گا	آدمی	جو	اس نے کوشش کی	اور	ظاہر کر دی جائے گی	جہنم	(اس) کے لئے جو

مصیبت آئے گی ○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی تھی ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے

يَرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾

يَرٰى ﴿٣٦﴾	فَاَمَّا	مَنْ	طَغٰى ﴿٣٧﴾	وَ	اٰثَرَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾	فَاِنَّ	الْجَحِيْمَ	هِيَ	الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾
دیکھتا ہوگا	تو بہر حال	جس نے	سرکشی کی	اور	ترجیح دی	دنیا کی زندگی (کو)	تو بیشک	جہنم	وہی	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)

ظاہر کردی جائے گی ○ تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی ○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ○ تو بیشک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	خَافَ	مَقَامَ رَبِّهٖ	وَ	نَهَى	النَّفْسَ	عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾
اور	بہر حال	جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور	اس نے روکا	نفس (کو)	خواہش سے

اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا ○

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾

فَاِنَّ	الْجَنَّةَ	هِيَ	الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾
تو بیشک	جنت	وہی	ٹھکانہ (ہے)	وہ پوچھتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہوگا)	اس کا قائم ہونا

تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○ تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے ○

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ

فِيْمَ	اَنْتَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾	اِلٰى رَبِّكَ	مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُنْذِرُ
کس چیز میں (یعنی کیا تعلق)	تمہارا	اس کے بیان سے	تمہارے رب ہی تک	اس کی انتہا (ہے)	تم تو صرف	ڈرانے والے (ہو)

تمہارا اس کے بیان سے کیا تعلق ؟ ○ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے ○ تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو

مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا

مَنْ	يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَهَا	لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا
(اسے) جو	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے اسے	(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے	مگر

جو اس سے ڈرے ○ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف

عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

عَشِيَّةً	اَوْ	ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾
ایک شام	یا	اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)

ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے ○

ذہن نشین کیجیے

﴾1﴿ ... فرشتے کافروں کی روح سختی سے اور مومنوں کی روح نرمی سے نکالتے ہیں۔

﴾2﴿ ... اللہ تعالیٰ نے کائنات کا نظام چلانے کے لیے فرشتوں کو مقرر فرمادیا ہے۔

﴾3﴿ ... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنا یا مذاق اُڑانا کافروں کا کام ہے۔

﴾4﴿... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے روشن ہاتھ اور عصا کے معجزے کو بڑی نشانی کہا گیا ہے۔

﴾5﴿... جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو تمام مردے زندہ کر دیئے جائیں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں اللہ تعالیٰ نے کن فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی؟

جواب: ____

____

سوال 2: صور کتنی بار پھونکا جائے گا اور اس وقت کیا کیفیت ہوگی؟

جواب: ____

____

سوال 3: قیامت کے دن کفار کا کیا حال ہوگا؟

جواب: ____

____

سوال 4: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں بڑی نشانی کسے کہا گیا ہے؟

جواب: ____

____

سوال 5: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں کن دو نبیوں کا ذکر فرمایا گیا؟

جواب: ____

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴾1﴿... فرشتے کافروں کی روح ________ کے ساتھ نکالتے ہیں۔

﴾2﴿... صور ________ مرتبہ پھونکا جائے گا۔

﴾3﴿... فرعون کے اَنجام میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لیے ________ ہے۔

﴾4﴿... روزِ قیامت نامۂ اَعمال دیکھ کر ہر شخص کو اُس کے ________ یاد آجائیں گے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت میں موجود فرعون کا قصہ ترجمے کی مدد سے یاد کر کے دوستوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... درست جملے بنائیے:

والا اللہ تعالیٰ ہر کام تدبیر ہے کی حقیقی فرمانے	
اللہ تعالیٰ کے ہوگی قیامت حکم سے واقع	اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت واقع ہوگی
کا انکار تھے قیامت واقع کے کفار ہونے کرتے	
جہنم ہے ٹھکانا کا کفار	
ہے مومنین ٹھکانا کا جنت	
گا اعمال دن شخص ہر کے قیامت برے اپنے اچھے دیکھے	

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

نرمی سے روح قبض کرنا

اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مومن پر جب موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم کے ایک کپڑے میں مشک اور ناز بو (تلسی) کی ٹہنیاں لاتے ہیں، ان جنتی اشیاء کو دیکھ کر مومن کی روح ایسی آسانی سے نکلتی ہے جیسے آٹے میں سے بال نکلتا ہے اور کہا جاتا ہے: "اے نفسِ مُطْمَئِنہ! اپنے رب کی طرف خوش اور پسندیدہ ہو کر لوٹ جا، اللہ پاک کی تیار کردہ آسائشوں اور عزت کی طرف جا۔" جب روح نکل آتی ہے تو اسے اس مشک اور ناز بو میں رکھ کر اوپر ریشم لپیٹ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ (مسند بزار، 17/29، حدیث: 9541)

تابوتِ سکینہ

قرآنِ مجید میں امتِ محمدیہ کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے پچھلی امتوں کے بہت سے واقعات بیان کئے گئے ہیں تاکہ یہ امت ان واقعات سے سبق حاصل کرے، ایسے ہی واقعات میں ایک واقعہ تابوتِ سکینہ کا ہے۔

تابوتِ سکینہ:

تابوتِ سکینہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کے مکانات کی تصویریں تھیں (یاد رہے کہ یہ تصویریں کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں)۔ یہ صندوق نسل در نسل منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچا، آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جنگ میں اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں چلتا آیا۔ یہ تابوت بڑا ہی مقدس اور بابرکت تھا۔ بنی اسرائیل جب بھی کافروں سے جنگ کرتے تو اِس تابوت کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے اس تابوت کی برکت سے انہیں جنگوں میں فتوحات نصیب ہوا کرتی تھیں۔ یہ بابرکت تابوت صرف جنگ میں ہی بنی اسرائیل کے کام نہیں آتا تھا بلکہ وہ اِس تابوت سے اور بھی بہت سے کام لیتے تھے مثلاً جب انہیں کوئی مشکل در پیش آتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اُس صندوق کی برکت سے اُن کی دعائیں قبول ہو جایا کرتی تھیں اور بلائیں، مصیبتیں اور آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف ہو جاتا تو لوگ اسی بابرکت تابوت سے فیصلہ کراتے تھے۔ تابوت سے فیصلے کی آواز سنی جاتی تھی۔ یہ تابوت بنی اسرائیل کے لئے "تابوتِ سکینہ"، برکت و رحمت کا خزینہ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے نُزول کا نہایت مقدس اور بہترین ذریعہ تھا مگر جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اُن سے تابوت چھین لیا گیا وہ اس طرح کہ عَمالِقَہ نامی ایک قوم نے ان پر حملہ کیا، کئی لوگوں کو قتل کیا اور تابوت اپنے ساتھ لے گئے۔ (1)

تابوت کی واپسی:

حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! بنی اسرائیل کے لیے ایک بادشاہ مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے طالوت نامی ایک شخص کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر فرمادیا بنی اسرائیل نے اس وقت کے نبی حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی کہ طالوت ہمارا بادشاہ کیسے بن سکتا ہے؟ اس سے زیادہ بادشاہت کے حق دار تو ہم ہیں یہ بات بنی اسرائیل نے اس لیے کہی کیونکہ بنی اسرائیل میں دو خاندان تھے ایک خاندان سے نبی ہوتے تھے اور دوسرے خاندان سے بادشاہ، اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں تھا تو حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ چن لیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے، بنی اسرائیل نے کہا پھر طالوت کی بادشاہت پر کوئی نشانی ہمیں بتادیں جس سے ہمیں یقین آجائے کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہت کے لیے چن لیا ہے لہٰذا طالوت کی بادشاہت پر نشانی یہ بتائی گئی کہ بنی اسرائیل کو ان کا کھویا ہوا تابوت واپس مل جائے گا جس میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی استعمالی چیزیں تھیں۔

اس مقدس تابوت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا مبارک اور نعلین (چپلیں)، حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا عمامہ شریف، توارت کی تختیوں کے چند ٹکڑے اور کچھ مَن و سلویٰ تھا۔ (2)

اس قرآنی واقعے سے یہ درس ملتا ہے کہ بزرگوں کی استعمالی چیزوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت و عظمت ہے اور اُن کے ذریعے لوگوں کو بڑے بڑے فیوض و برکات حاصل ہوتے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اُس "تابوتِ سکینہ" میں اللہ تعالیٰ کے مقدس انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے عمامے، نعلین (چپلیں) اور دوسری استعمالی چیزیں تھیں جن کی برکت سے بنی اسرائیل کی دعائیں قبول ہوتیں اور جنگوں میں فتح ملتی تھی۔ اس واقعے کا ذکر قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 2، البقرۃ: 248

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ

وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	اِنَّ	اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِيْهِ
اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک	اس کی بادشاہی کی نشانی	(یہ ہے) کہ	آجائے گا تمہارے پاس	تابوت	اس میں

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں

سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ

سَكِيْنَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	بَقِيَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	اٰلُ مُوْسٰى	وَ
چین و سکون (ہے دلوں کا)	کی طرف سے	تمہارے رب	اور	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	(اس) سے جو	چھوڑا	اٰلِ موسیٰ (معزز موسیٰ)	اور

تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی

اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞

اٰلُ هٰرُوْنَ ①	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ۞
اٰلِ ہارون (معزز ہارون)	اٹھائے ہوں گے اسے	فرشتے	بیشک	میں	اس	ضرور بڑی نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

چیزوں کا بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو O

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے نیک بندوں کی بڑی عزت و عظمت ہے۔

﴿2﴾... بزرگوں کی استعمال شدہ چیزوں کی تعظیم کرنا گزشتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی امتوں میں بھی رائج تھا۔

﴿3﴾... اللہ والوں کی استعمال شدہ چیزوں کا احترام کرنا چاہیے۔

① بعض علما نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے امتی علما کے تبرکات تھے، لہٰذا "آل" سے مراد وہی علما ہیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے اپنے تبرکات تھے اور "آل" بطورِ تعظیم کے انہی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

﴿4﴾... انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام سے نسبت رکھنے والی اشیاء کی برکت سے دعائیں قبول اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: تابوتِ سکینہ کس پر نازل ہوا؟

جواب: ____________________

سوال 2: تابوتِ سکینہ میں کیا تھا؟

جواب: ____________________

سوال 3: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا بادشاہ کسے مقرر فرمایا تھا؟

جواب: ____________________

سوال 4: طالوت کی بادشاہت پر کیا نشانی مقرر کی گئی تھی؟

جواب: ____________________

سوال 5: بنی اسرائیل سے تابوتِ سکینہ کون سی قوم چھین کر لے گئی تھی؟

جواب: ____________________

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیے:

﴿1﴾	بنی اسرائیل نے طالوت کو خود اپنا بادشاہ مقرر کیا تھا۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ تھی کہ بنی اسرائیل کو کھانا ملے گا۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	تابوتِ سکینہ میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیۡہِمَا السَّلَام کے استعمال کی چیزیں نہیں تھی۔	صحیح	غلط

کرنے کے کام:

﴿1﴾... یہ واقعہ ذہن نشین کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ____________

دستخط سرپرست: ____________

سُوْرَۃُ عَبَسَ

تعارف و مضامین:

عَبَسَ کا معنی ہے تیوری چڑھانا (ماتھے پر بل لانا)، اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ عبس" کہتے ہیں۔ اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیّت، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا اور اَخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ لوگوں کے درمیان ان کے بنیادی حقوق میں مساوات رکھی جائے نیز یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) ابتدائی آیات میں حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا واقعہ بیان ہوا۔ (2) قرآنِ مجید کی آیات تمام مخلوق کے لیے نصیحت ہیں، جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے نیز ان آیات کی عظمت و شان بیان کی گئی۔ (3) نعمتوں کی ناشکری کرنے پر کفار کی سرزنش کی گئی اور اللہ پاک کی وحدانیّت و قدرت کے دلائل بیان کئے گئے۔ (4) آخر میں قیامت کے دہشت ناک مناظر بیان فرمائے گئے نیز نیک مسلمانوں کا ثواب اور کافروں، فاجروں کا عذاب بیان کیا گیا۔

شانِ نزول:

ان آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک مرتبہ قریش کے کچھ سرداروں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے، اسی دوران حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے جو نابینا تھے۔ اُنہوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بار بار آواز دے کر عرض کی: اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو سکھایا ہے وہ مجھے تعلیم فرمایئے۔ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نابینا ہونے کی وجہ سے یہ نہ سمجھا کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اور میرے آوازیں دینے سے قطعِ کلامی ہوگی۔ یہ بات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گراں گزری اور ناگواری کے آثار چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے یہاں تک کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گھر مبارک تشریف لے آئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ [1]

حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان آیات کے نازل ہونے کے بعد حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہت عزت فرماتے تھے۔ ان کی حاجتیں خود دریافت فرماتے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوات کے دوران دو مرتبہ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینۂ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔ حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ [2]

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے دو طرح کے لوگ تھے، ایک مالدار کفار جن کے اسلام لانے سے خود اُن کفار کو اور اسلام و مسلمانوں کو فائدہ تھا جبکہ دوسری طرف نابینا مسلمان صحابی تھا۔ دونوں کے اعتبار سے یہاں تین پہلو تھے: **پہلا** یہ کہ مالدار کفار، خصوصاً سردار ہر وقت تبلیغ کے لیے مُیَسَّر نہیں ہوتے تھے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت ان کا ایمان کی بات سننے کے لیے آنا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی ہر وقت حاضر رہتے اور اُس خاص وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں ان کا آنا یقینی تھا۔ **دوسرا پہلو** یہ تھا کہ کفار سے بات اِیمانیات کے متعلق ہو رہی تھی جبکہ صحابی سے بات ایمان کی تکمیل یا عمل وغیرہ کے متعلق ہونی تھی اور ایمان کا معاملہ اس کی تکمیل اور اعمال سے زیادہ اہم ہے۔ **تیسرا پہلو** یہ تھا کہ کفار کا ایمان لانا یقینی نہیں تھا جبکہ صحابی کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل نسبتاً یقینی تھا۔ ان تینوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اب آیت اور اس واقعے کا مفہوم سمجھیں کہ پہلے دو پہلوؤں کا تقاضا یہ تھا کہ کفار سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے جبکہ تیسرے پہلو کا تقاضا تھا کہ صحابی سے بات کرنے کو ترجیح دی جائے، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے دو پہلوؤں کو کثرتِ فوائد کے پیشِ نظر اپنے اِجتہاد سے ترجیح دی جبکہ حکمِ الٰہی میں بتادیا گیا کہ تیسرا پہلو جو یقینی تھا اسے پہلے والے دو غیر یقینی پہلوؤں پر ترجیح دی جانی چاہیے تھی چنانچہ اسی کے حوالے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت فرمادی گئی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونے والی شان کے مطابق انداز اپنانے کا بھی فرمادیا گیا کہ اس طرح کے معاملات میں چہرے پر تیوری نہ چڑھائی جائے۔(3)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، عبس

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ﴿۳﴾

عَبَسَ	وَ	تَوَلّٰی ①	اَنْ	جَآءَهُ	الْاَعْمٰی ②	وَ	مَا يُدْرِيْكَ	لَعَلَّهٗ	يَزَّكّٰی ③
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	نابینا	اور	تم کیا جانو	شاید وہ (نابینا)	پاکیزہ ہو جائے

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ○ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا ○ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ○

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾

اَوْ	يَذَّكَّرُ	فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰی ④	اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰی ⑤	فَاَنْتَ	لَهٗ	تَصَدّٰی ⑥
یا	وہ نصیحت حاصل کرے	تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہر حال	وہ شخص جو	بے پرواہوا	تو تم	اس کے	پیچھے پڑتے ہو

یا نصیحت حاصل کرے تو نصیحت اسے فائدہ دے ○ بہر حال وہ شخص جو بے پرواہ بنا ○ تو تم اس کے پیچھے پڑتے ہو ○

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨

وَ	مَا	عَلَيْكَ	اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧	وَ	اَمَّا	مَنْ	جَآءَكَ	يَسْعٰى ۝٨
اور	نہیں	تم پر (کوئی الزام)	کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے	اور	بہرحال	وہ شخص جو	آیا تمہارے پاس	دوڑتا ہوا

اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو ○ اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا ○

وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١

وَ	هُوَ	يَخْشٰى ۝٩	فَاَنْتَ	عَنْهُ	تَلَهّٰى ۝١٠	كَلَّآ	اِنَّهَا	تَذْكِرَةٌ ۝١١
اور	وہ	ڈر رہا ہے	تو تم	اس سے	بے پروائی کرتے ہو	ایسے نہیں (کریں)	بیشک یہ (آیتیں)	نصیحت (ہیں)

اور وہ ڈر رہا ہے ○ تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو ○ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں نصیحت ہیں ○

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝١٢ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤

فَمَنْ	شَآءَ	ذَكَرَهٗ ۝١٢	فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣	مَّرْفُوْعَةٍ	مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤
تو جو	چاہے	یاد کرے اس (قرآن) کو	(وہ) عزت والے صحیفوں میں (ہے)	(جو) بلندی والے	پاکی والے (ہیں)

تو جو چاہے اسے یاد کرے ○ ان عزت والے صحیفوں میں ○ جو بلندی والے پاکی والے ہیں ○

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝١٦ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝١٧ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥	كِرَامٍ	بَرَرَةٍ ۝١٦	قُتِلَ	الْاِنْسَانُ	مَآ اَكْفَرَهٗ ۝١٧	مِنْ اَيِّ شَيْءٍ
(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)	(جو) معزز	نیکی والے (ہیں)	مارا جائے	آدمی	کتنا ناشکرا ہے وہ	کس چیز سے

ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے) ○ جو معزز نیکی والے ہیں ○ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ ○ اللہ نے اسے

خَلَقَهٗ ۝١٨ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝١٩ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝٢٠

خَلَقَهٗ ۝١٨	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهٗ	فَقَدَّرَهٗ ۝١٩	ثُمَّ	السَّبِيْلَ	يَسَّرَهٗ ۝٢٠
اللہ نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اس نے پیدا کیا اسے	پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے	پھر	راستہ	آسان کر دیا اسے

کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ○ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا، پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ○ پھر راستہ آسان کر دیا اسے ○

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ

ثُمَّ	اَمَاتَهٗ	فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١	ثُمَّ	اِذَا	شَآءَ	اَنْشَرَهٗ ۝٢٢	كَلَّا	لَمَّا يَقْضِ
پھر	موت دی اسے	پھر قبر میں رکھوایا اسے	پھر	جب	وہ چاہے گا	باہر نکالے گا اسے	یقیناً	اب تک نہ پورا کیا

پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ○ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ○ یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا

مَآ اَمَرَهٗ ۝٢٣ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝٢٥

مَآ	اَمَرَهٗ ۝٢٣	فَلْيَنْظُرِ	الْاِنْسَانُ	اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤	اَنَّا	صَبَبْنَا	الْمَآءَ	صَبًّا ۝٢٥
جو	اللہ نے حکم دیا اسے	تو چاہیے کہ دیکھے	آدمی	اپنے کھانے کی طرف	بیشک	ہم نے برسایا	پانی	خوب برسانا

جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ○ تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ○ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ○

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾

ثُمَّ	شَقَقْنَا	الْاَرْضَ	شَقًّا ﴿٢٦﴾	فَاَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا	حَبًّا ﴿٢٧﴾	وَّ	عِنَبًا	وَّ	قَضْبًا ﴿٢٨﴾
پھر	ہم نے چیرا	زمین (کو)	خوب چیرنا	توہم نے اگایا	اس میں	اناج	اور	انگور	اور	چارہ

پھر زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اُگایا ○ اور انگور اور چارہ ○

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ

وَّ	زَيْتُوْنًا	وَّ	نَخْلًا ﴿٢٩﴾	وَّ	حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾	وَّ	فَاكِهَةً	وَّ	اَبًّا ﴿٣١﴾	مَّتَاعًا	لَّكُمْ
اور	زیتون	اور	کھجور	اور	گھنے باغات	اور	پھل	اور	گھاس	فائدے (کے لئے)	تمہارے

اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغیچے ○ اور پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾

وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾	فَاِذَا	جَآءَتِ	الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾	يَوْمَ	يَفِرُّ	الْمَرْءُ	مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾
اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب	آئے گی	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	(اس) دن	بھاگے گا	آدمی	اپنے بھائی سے

اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○ پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا ○

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

وَ	اُمِّهٖ	وَ	اَبِيْهِ ﴿٣٥﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ	وَ	بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾	لِكُلِّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	يَوْمَئِذٍ
اور	اپنی ماں	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی بیوی	اور	اپنے بیٹوں (سے)	ہر شخص کو	ان میں سے	اس دن

اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن

شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ

شَاْنٌ	يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾	ضَاحِكَةٌ
ایک فکر (ہوگی)	جو بے پرواکردے گی اسے (دوسروں سے)	بہت سے چہرے	اس دن	روشن (ہوں گے)	ہنسنے والے

ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پرواکردے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنستے ہوئے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾	وَ	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	عَلَيْهَا	غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾	تَرْهَقُهَا	قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾
خوشیاں منانے والے (ہوں گے)	اور	بہت سے چہرے	اس دن	ان پر	گرد (پڑی ہوگی)	چڑھ رہی ہوگی ان پر	سیاہی

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ○ ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی ○

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾
یہ لوگ	وہی	کافر	بدکار (ہیں)

یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

ذہن نشین کیجیے

﴾1﴿... جو شخص علم حاصل کرنے کی جتنی زیادہ جستجو رکھتا ہو اس کی طرف اتنی ہی زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

﴾2﴿... جن کاغذوں پر قرآن لکھا جائے، جن قلموں سے لکھا جائے اور جو لکھیں سب قابلِ احترام ہیں۔

﴾3﴿... قیامت کے دن ہر ایک کو ایسی فکر ہو گی جو اسے ماں، باپ، بہن، بھائیوں اور بیوی بچوں سے بے پروا کر دے گی۔

﴾4﴿... نیک لوگوں کے چہرے قیامت کے دن خوشی سے چمک رہے ہوں گے۔

﴾5﴿... بدبخت لوگوں کے چہرے قیامت کے دن گرد آلود اور سیاہ ہوں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ عبس کی ابتدائی آیات کس نابینا صحابی کے بارے میں ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قیامت کے دن انسان کن لوگوں سے دور بھاگے گا؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: قیامت کے دن سعادت مند اور بدبخت لوگ کس طرح پہچانے جائیں گے؟

جواب: ____________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

سبق اور ترجمے کو پیشِ نظر رکھ کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

﴾1﴿... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوات کے دوران دو مرتبہ ________ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔

﴾2﴿... بیشک یہ باتیں ________ ہیں تو جو چاہے اسے یاد کرے، ان عزت والے صحیفوں میں۔

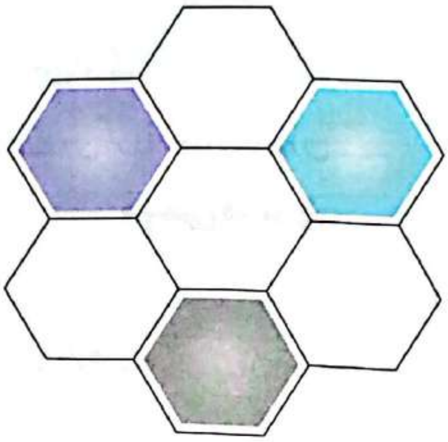
﴾3﴿... تو آدمی کو چاہیے اپنے ________ کو دیکھے کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا پھر زمین کو خوب چیرا تو اُس میں اناج اُگایا۔

﴾4﴿... پھر جب وہ کان پھاڑنے والی ________ آئے گی، اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔

﴾5﴿... اور بہت سے چہروں پر اس دن ________ ہو گی، ان پر سیاہی چڑھ رہی ہو گی، یہ وہی ________ ہیں۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ عبس میں زمین سے اُگنے والی جن چیزوں کے نام بیان کیے گئے ہیں ان میں سے چند کے نام درجہ ذیل خانوں میں لکھ کر مختلف رنگ بھریئے:



دستخط سرپرست:________

دستخط ٹیچر:________



ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قرآن ہے

حضرت سعد بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: اے اُمُّ المومنین! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کے بارے میں بتایئے۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: "کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ارشاد فرمایا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خُلُق قرآن ہی تو ہے۔"

(مسلم، ص374، حدیث:746)

احمد کی قرآن سے گفتگو ملاحظہ کیجیے۔۔۔۔!

احمد: مجھے نماز کے بارے میں کچھ بتائیے۔

قرآن: نماز ہر مسلمان پر فرض ہے، آپ خود بھی نماز ادا کیجیے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی ترغیب دلائیے۔[1] ❁ جو لوگ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں وہ فلاح پاتے ہیں۔[2] ❁ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔[3] ❁ نماز ادا کرنے والوں کے لیے اللہ پاک کے ہاں بڑا اجر و ثواب ہے، اُنہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ غم ہو گا۔[4] ❁ نماز میں سستی نہ کیجیے کہ نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے بربادی کی سخت وعید آئی ہے۔[5]

احمد: کیا نماز کے علاوہ بھی ہم پر اللہ پاک کے حقوق ہیں؟

قرآن: جی ہاں! نماز کے علاوہ اللہ پاک نے مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے بھی فرض کیے ہیں۔[6] جو بیت اللہ کا حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اس پر حج کرنا بھی فرض ہے۔[7] اسی طرح اللہ کریم نے اپنے بندوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔[8] جو لوگ ایمان لاتے ہیں، نیک اَعمال کرتے ہیں نماز ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے رب تعالیٰ کے ہاں بڑا اجر و ثواب ہے اور کل قیامت میں انہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہو گا۔[9]

احمد: کیا اللہ پاک کے بندوں کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں؟

قرآن: جی ہاں! آپ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں، خصوصاً جب وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھا ہو جائے تو اُن سے اچھے طریقے سے بات کریں، انہیں مت جھڑکیں، اُن سے ادب اور نرمی کے ساتھ بات کریں۔[10] اسی طرح اپنے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب کے پڑوسیوں، دُور کے پڑوسیوں، قریبی دوستوں، مسافروں اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔[11] اُن کے ساتھ مالی خیر خواہی بھی کریں۔[12] اسی طرح اللہ کریم نے بیویوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا حکم فرمایا ہے۔[13]

احمد: جب کوئی سلام کرے تو ہمیں کس طرح جواب دینا چاہیے؟

قرآن: اسے بہتر انداز میں جواب دینا چاہیے یا جیسا اس نے سلام کیا ویسا ہی جواب دے دیا جائے۔[14] مثلاً: کوئی یوں سلام کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ تو جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتُہ کہیے۔

احمد: بعض اوقات دو آدمیوں کا کسی بات پر جھگڑا ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

قرآن: جب دو مسلمانوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو ایسی صورت میں اُن کے درمیان صلح کروا دینی چاہیے۔[15]

یاد رہے! مسلمانوں میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو، ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر
دے وہ جائز نہیں ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائز ہے مگر وہ صلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔[16]

احمد: اچھا یہ بتائیے کہ بعض لوگ دوسروں کے گھروں میں بلا اِجازت داخل ہو جاتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

قرآن: جی نہیں، جب بھی کسی کے گھر جائیں تو اس وقت تک اندر داخل نہ ہوں جب تک گھر والوں سے اجازت نہ لے لیں اور
گھر والوں کو سلام نہ کرلیں، اگر گھر والے منع کر دیں تو واپس چلے جائیں، گھر میں کوئی نہ ہو جب بھی داخل نہ ہوں۔[17]

احمد: کیا امانت کے بارے میں بھی کوئی حکم ہے؟

قرآن: امانت میں خیانت کرنا حرام ہے۔[18] جن کی امانتیں ہوں اللہ تعالیٰ نے تمام امانتیں بغیر کسی خیانت کے انہیں لوٹانے کا
حکم دیا ہے۔[19]

احمد: بعض لوگ وعدہ کرتے ہیں لیکن اُسے پورا نہیں کرتے، ایسا کرنا کیسا؟

قرآن: بغیر کسی صحیح عذر کے وعدہ خلافی کرنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو وعدہ پورا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔[20]

احمد: بعض لوگ اِسراف (فضول خرچی) کرتے ہیں اِن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

قرآن: اِسراف سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے۔ اُس کا حکم ہے: فضول خرچی نہ کرو۔[21] اِسراف کرنے والوں کو اللہ پاک پسند
نہیں فرماتا۔[22] بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔[23]

احمد: بعض لوگ اکٹھے بیٹھ کر کسی ایک مسلمان کا مذاق اُڑا رہے ہوتے ہیں، ایسا کرنے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

قرآن: اللہ پاک نے مسلمان کا مذاق اُڑانے سے یوں منع فرمایا ہے: اے ایمان والو! مرد دوسرے مَردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا
ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس
میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی
ظالم ہیں۔[24]

یاد رہے! کسی شخص سے ایسا مذاق کرنا حرام ہے جس سے اسے اَذِیَّت (تکلیف) پہنچے البتہ ایسا مذاق جو اسے خوش کر دے، جسے خوش
طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں، جائز ہے، بلکہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت بھی ہے۔[25]

احمد: مجھے کچھ اور برے کاموں کے بارے میں بتائیے جن سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔

قرآن: جھوٹ نہ بولیے کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔[26] ❁ اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبت نہ کیجیے۔[27] ❁ بدگمانی نہ
کیجیے۔[28] ❁ کسی کا برا نام نہ رکھیے۔[29] ❁ تجسس مت کیجیے۔[30] ❁ کسی کا مذاق نہ اُڑائیے۔[31] ❁ کسی کو طعنہ مت دیجیے۔[32]
❁ تکبر نہ کیجیے کہ شیطان نے تکبر کیا اور کافر ہو گیا۔[33] ❁ زمین پر اکڑ کر نہ چلیے کہ اکڑ کر چلنے والا اور تکبر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو ناپسند

ہے۔[34] ﴿ چیخ چلا کر بات نہ کیجیے بلکہ نرمی سے بات کیجیے۔[35] ﴿ منہ ٹیڑھا کر کے بات نہ کیجیے۔[36] ﴿ حسد سے بچیے کہ حاسد کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔[37] ﴿ الغرض تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیے۔[38]

احمد: آج کل بے چینی عام ہے، ذرا یہ تو بتائیے کہ چین و سکون کس میں ہے؟

قرآن: اللہ کریم کا ذکر کیجیے! کیوں کہ اس کے ذکر میں دلوں کا چین اور سکون ہے۔[39]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 16، طٰہٰ: 132

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ

وَ اْمُرْ	اَهْلَكَ	بِالصَّلٰوةِ	وَ	اصْطَبِرْ	عَلَيْهَا	لَا نَسْـَٔلُكَ	رِزْقًا
اور حکم دو	اپنے گھر والوں (کو)	نماز کا	اور	(خود) ڈٹے رہو	اس پر	ہم نہیں مانگتے تم سے	کوئی رزق

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی نماز پر ڈٹے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے

نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾

نَحْنُ	نَرْزُقُكَ	وَ	الْعَاقِبَةُ	لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾
(بلکہ) ہم	رزق دیں گے تمہیں	اور	اچھا انجام	پرہیز گاری کے لیے (ہے)

(بلکہ) ہم تجھے روزی دیں گے اور اچھا انجام پرہیز گاری کے لیے ہے ○

پارہ 18، المؤمنون: 1، 2

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

قَدْ	اَفْلَحَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾	الَّذِيْنَ	هُمْ	فِيْ صَلَاتِهِمْ	خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾
بیشک	کامیاب ہو گئے	ایمان والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز میں	خشوع و خضوع کرنے والے (ہیں)

بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے ○ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ○

پارہ 21، العنکبوت: 45

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ

اُتْلُ	مَاۤ	اُوْحِيَ	اِلَيْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ
تم تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	کتاب	اور	قائم کرو	نماز	بیشک	نماز

اس کتاب کی تلاوت کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کرو، بیشک نماز

تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿٤٥﴾

تَنْهٰى	عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ	وَ	لَذِكْرُ اللّٰهِ	اَكْبَرُ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَصْنَعُوْنَ ﴿٤٥﴾
روکتی ہے	بے حیائی اور بری بات سے	اور	بیشک اللہ کا ذکر	سب سے بڑا (ہے)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو

بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○

پارہ 3، البقرۃ:277

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے	اچھے، نیک	اور	قائم کی	نماز	اور	ادا کی، دی	زکوٰۃ

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾

لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾
ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

پارہ 30، الماعون:4 تا 6

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿٦﴾

فَوَيْلٌ	لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَنْ صَلَاتِهِمْ	سَاهُوْنَ ﴿٥﴾	الَّذِيْنَ	هُمْ	يُرَآءُوْنَ ﴿٦﴾
تو خرابی (ہے)	(ان) نمازیوں کے لئے	جو	وہ	اپنی نماز سے	غفلت کرنے والے (ہیں)	وہ لوگ جو	وہ	دکھاوا کرتے ہیں

تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے ○ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ○ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ○

پارہ 2، البقرۃ:183

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الصِّيَامُ	كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِيْنَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	روزے رکھنا	جیسے	لکھا گیا، فرض کیا گیا	پر، اوپر	ان لوگوں ک

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾
سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیز گار بن جاؤ

فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ ○

فِيۡهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ

فِيۡهِ	اٰيٰتٌ	بَيِّنٰتٌ	مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ	وَ	مَنۡ	دَخَلَهٗ	كَانَ	اٰمِنًا
اس میں	نشانیاں	روشن	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	اور	جو	داخل ہوا اس میں	وہ ہو گیا	امن والا

اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ؕ

وَ	لِلّٰهِ	عَلَى النَّاسِ	حِجُّ الۡبَيۡتِ	مَنِ	اسۡتَطَاعَ	اِلَيۡهِ	سَبِيۡلًا
اور	اللہ کے لئے	لوگوں پر (فرض ہے)	گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرنا	(یہ اس پر فرض ہے) جو	طاقت رکھتا ہو	اس کی طرف	راستے (کی)

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے

وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾

وَ	مَنۡ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَنِىٌّ	عَنِ	الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾
اور	جو	کفر کرے	تو بیشک	اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	سے	تمام جہانوں

اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے ○

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ

وَ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوۡا	لِاَنۡفُسِكُمۡ	مِّنۡ	خَيۡرٍ
اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوٰۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو	اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے

تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾

تَجِدُوۡهُ	عِنۡدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ	بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾
تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھ رہا ہے

اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا

وَ	اخۡفِضۡ	لَهُمَا	جَنَاحَ الذُّلِّ	مِنَ الرَّحۡمَةِ	وَ	قُلْ	رَّبِّ	ارۡحَمۡهُمَا
اور	جھکا کر رکھ	ان کے لیے	عاجزی کا بازو	نرم دلی سے	اور	عرض کر	اے میرے رب	تو رحم فرما ان دونوں پر

اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما

كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾		
كَمَا	رَبَّيٰنِىْ	صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾
جیسے	انہوں نے پالا مجھے	بچپن (میں)
جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ○		

پارہ 5، النساء: 36

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا									
وَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	لَا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْـًٔا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا
اور	عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ	احسان، اچھا سلوک (کرو)
اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو									

وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ											
وَّ	بِذِى الْقُرْبٰى	وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْجَارِ	ذِى الْقُرْبٰى	وَ	الْجَارِ	الْجُنُبِ
اور	قرابت والوں کے ساتھ	اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	پڑوسی	قریب والے	اور	پڑوسی	دور (کے)
اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی											

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ										
وَ	الصَّاحِبِ	بِالْجَنْۢبِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	ساتھی	کروٹ کے	اور	مسافر	اور	جو (جن کے)	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	بیشک	اللہ
اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ										

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿٣٦﴾				
لَا يُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	مُخْتَالًا	فَخُوْرًا ﴿٣٦﴾
پسند نہیں کرتا	(اسے) جو	ہو	تکبر کرنے والا	فخر کرنے والا
ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو ○				

پارہ 2، البقرۃ: 215

يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۗ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ										
يَسْــَٔلُوْنَكَ	مَاذَا	يُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَآ	اَنْفَقْتُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	فَلِلْوَالِدَيْنِ	وَ	الْاَقْرَبِيْنَ
وہ سوال کرتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو	جو	تم خرچ کرو	سے	نیکی (کچھ مال)	تو ماں باپ کے لئے	اور	قریبی رشتہ دارو(ں)
آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں										

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	راستے کے بیٹے (مسافر کے لئے ہے)	اور	جو	تم کرو گے	سے	بھلائی

اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافر کے لئے ہے اور تم جو بھلائی کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾
تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا (ہے)

بیشک اللہ اسے جانتا ہے ○

پارہ 4، النساء:19

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَرِثُوْا	النِّسَآءَ	كَرْهًا	وَ	لَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم وارث بن جاؤ	عورتوں (کے)	زبردستی	اور	نہ روکو انہیں

اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روکو نہیں

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ	مَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اِلَّآ	اَنْ	يَّاْتِيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	مُّبَيِّنَةٍ	وَ
تاکہ لے لو کچھ حصہ	(اس سے) جو	تم نے دیا انہیں	مگر	یہ کہ	وہ ارتکاب کریں	بے حیائی کا	کھلی، صریح	اور

کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا

عَاشِرُوْهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِنْ	كَرِهْتُمُوْهُنَّ	فَعَسٰٓى	اَنْ	تَكْرَهُوْا
گزر بسر کرو، برتاؤ کرو ان سے	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	پھر اگر	تم ناپسند کرو انہیں	تو قریب ہے	کہ	تم ناپسند کرو

ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو

شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

شَيْـًٔا	وَّ	يَجْعَلَ	اللّٰهُ	فِيْهِ	خَيْرًا	كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾
کسی چیز (کو)	اور	بنادے، رکھ دے	اللہ	اس میں	بھلائی	کثیر، بہت

اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے ○

پارہ 5، النساء:86

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ

وَ	اِذَا	حُيِّيْتُمْ	بِتَحِيَّةٍ	فَحَيُّوْا	بِاَحْسَنَ مِنْهَآ	اَوْ	رُدُّوْهَا
اور	جب	تمہیں سلام کیا جائے	کسی دعائیہ لفظ کے ساتھ	تو سلام کا جواب دو	اس سے بہتر (لفظ) کے ساتھ	یا	لوٹا دو اسی (لفظ) کو

اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾

إِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	حَسِيبًا ﴿٨٦﴾
بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر	حساب لینے والا

بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ○

پارہ 26، الحجرات:10

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ	إِخْوَةٌ	فَأَصْلِحُوا	بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾
صرف مسلمان	(آپس میں) بھائی بھائی (ہیں)	تو تم صلح کرادو	اپنے دو بھائیوں کے درمیان	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ○

پارہ 18، النور:27،28

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا وَ

يٰٓأَيُّهَا	الَّذِينَ	اٰمَنُوا	لَا تَدْخُلُوا	بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ	حَتّٰى	تَسْتَأْنِسُوا	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم داخل نہ ہو	اپنے گھروں کے علاوہ گھروں (میں)	یہاں تک کہ	اجازت لے لو	اور

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور

تُسَلِّمُوا عَلٰٓى أَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا

تُسَلِّمُوا	عَلٰٓى أَهْلِهَا	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾	فَإِنْ	لَّمْ تَجِدُوا
سلام کرلو	ان میں رہنے والوں پر	یہ (حکم)	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	تاکہ تم	نصیحت قبول کرو	پھر اگر	تم نہ پاؤ

ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت مان لو ○ پھر اگر تم

فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ

فِيهَآ	أَحَدًا	فَلَا تَدْخُلُوهَا	حَتّٰى	يُؤْذَنَ	لَكُمْ	وَ	إِنْ	قِيلَ	لَكُمُ
ان (گھروں) میں	کسی ایک (کو)	تو تم داخل نہ ہو ان میں	یہاں تک کہ	اجازت دیدی جائے	تمہیں	اور	اگر	کہا جائے	تم سے

ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا جب تک تمہیں اجازت نہ دیدی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے

ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾

ارْجِعُوا	فَارْجِعُوا	هُوَ	أَزْكٰى	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾
(کہ) واپس لوٹ جاؤ	تو واپس لوٹ جاؤ	وہ	زیادہ پاکیزہ (ہے)	تمہارے لیے	اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب جاننے والا (ہے)

"واپس لوٹ جاؤ" تو تم واپس لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○

پارہ 9، الانفال:27

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا	اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	وَ	تَخُوْنُوْٓا	اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ اور رسول (سے)	اور	(نہ) خیانت کرو	اپنی امانتوں (میں)	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

پارہ 5، النساء:58

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُكُمْ	اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰٓى	اَهْلِهَا	وَ	اِذَا	حَكَمْتُمْ
بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ	تم ادا کردو، سپرد کردو	امانتیں	کی طرف	ان کے اہل (امانت والوں)	اور	جب	تم فیصلہ کرو

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ

بَيْنَ النَّاسِ	اَنْ	تَحْكُمُوْا	بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ	نِعِمَّا	يَعِظُكُمْ	بِهٖ
لوگوں کے درمیان	کہ	فیصلہ کرو	انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	کیا ہی خوب	نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کی

تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے،

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾
بیشک	اللہ	ہے	سننے والا	دیکھنے والا

بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

پارہ 6، المائدۃ:1

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۬ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَوْفُوْا	بِالْعُقُوْدِ	اُحِلَّتْ	لَكُمْ	بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	پورے کیا کرو	تمام عہدوں کو	حلال کر دیے گئے	تمہارے لئے	چوپائے جانور (یعنی) مویشی

اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے جانور حلال کر دیے گئے

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

اِلَّا	مَا	يُتْلٰى	عَلَيْكُمْ	غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ	وَ	اَنْتُمْ	حُرُمٌ
مگر	جو (جن کا)	(آگے حکم) پڑھا جائے گا	تمہارے اوپر	نہ (ہو) شکار کو حلال ٹھہرانے والے	اور (حالانکہ)	تم	احرام والے (ہو)

سوائے ان کے جو (آگے) تمہارے سامنے بیان کئے جائیں گے لیکن احرام کی حالت میں شکار حلال نہ سمجھو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝١

اِنَّ	اللّٰهَ	يَحْكُمُ	مَا	يُرِيْدُ ۝١
بیشک	اللہ	حکم فرماتا ہے	جو	چاہتا ہے

بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے ○

پارہ 8، الانعام: 141

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

وَ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَ	جَنّٰتٍ	مَّعْرُوْشٰتٍ	وَّ	غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کئے	کچھ باغات	(زمین پر) پھیلے ہوئے	اور	نہ پھیلے ہوئے	اور کھجور اور کھیتی (کو پیدا کیا)

اور وہی ہے جس نے کچھ باغات زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ	وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ	غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوْا	مِنْ ثَمَرِهٖٓ
ان کے کھانے مختلف (ہیں)	اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا)	(کسی بات میں) ملتے جلتے	اور	(کسی میں) نہیں ملتے	تم کھاؤ	اس کے پھل

جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور کسی میں نہیں ملتے۔ جب وہ درخت

اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ

اِذَآ	اَثْمَرَ	وَ	اٰتُوْا	حَقَّهٗ	يَوْمَ حَصَادِهٖ	وَ	لَا تُسْرِفُوْا
جب	وہ (درخت) پھل دے	اور	دو	اس کا حق	اس کی کٹائی کے دن	اور	فضول خرچی نہ کرو

پھل لائے تو اس کے پھل سے کھاؤ اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝١٤١

اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْمُسْرِفِيْنَ ۝١٤١
بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا	فضول خرچی کرنے والوں (کو)

بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ○

پارہ 15، بنی اسرائیل: 26،27

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝٢٦

وَ	اٰتِ	ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ	وَ	الْمِسْكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	وَ	لَا تُبَذِّرْ	تَبْذِيْرًا ۝٢٦
اور	دو	رشتہ دار (کو)	اس کا حق	اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	اور	فضول خرچی نہ کرو	فضول خرچی کر

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو (بھی دو) اور فضول خرچی نہ کرو ○

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝٢٧

اِنَّ	الْمُبَذِّرِيْنَ	كَانُوْٓا	اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ	وَ	كَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِرَبِّهٖ	كَفُوْرًا ۝٢٧
بیشک	فضول خرچی کرنے والے	ہیں	شیطانوں کے بھائی	اور	ہے	شیطان	اپنے رب کا	بڑا ناشکرا

بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے ○

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

فَمَنْ	حَآجَّكَ	فِيْهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ
پھر جو	جھگڑے تم سے	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	سے	(اس کے) بعد	جو	آیا تمہارے پاس	سے	علم	تو تم کہو

پھر اے حبیب! تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں جھگڑا کریں تو تم ان سے فرمادو:

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا

تَعَالَوْا	نَدْعُ	اَبْنَآءَنَا	وَ	اَبْنَآءَكُمْ	وَ	نِسَآءَنَا	وَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	اَنْفُسَنَا
آؤ	ہم بلاتے ہیں	اپنے بیٹوں	اور	تمہارے بیٹوں (کو)	اور	اپنی عورتوں	اور	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اپنی جانوں

آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو

وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾

وَ	اَنْفُسَكُمْ	ثُمَّ	نَبْتَهِلْ	فَنَجْعَلْ	لَّعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾
اور	تمہاری جانوں (کو)	پھر	ہم مباہلہ کرتے ہیں	تو کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اللہ کی لعنت	پر	جھوٹ بولنے والوں

اور تمہاری جانوں کو (مقابلے میں) بلالیتے ہیں پھر مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں ○

پارہ 26، الحجرات: 12

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اجْتَنِبُوْا	كَثِيْرًا	مِّنَ الظَّنِّ	اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے	بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)

اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

وَّ	لَا تَجَسَّسُوْا	وَ	لَا يَغْتَبْ	بَّعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَيُحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	يَّاْكُلَ
اور	(پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو	اور	غیبت نہ کریں	تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ	وہ کھائے

اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا	فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾
اپنے مردہ بھائی کا گوشت	تو تم ناپسند کروگے اسے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان (ہے)

گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے ○

پارہ7،الانعام:109

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ

وَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ	لَّيُؤْمِنُنَّ	بِهَا
اور	انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آئی ان کے پاس	کوئی نشانی	(تو) ضرور وہ ایمان لائیں گے	اس پر

اور انہوں نے بڑی تاکید سے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

قُلْ	اِنَّمَا	الْاٰيٰتُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	مَا يُشْعِرُكُمْ	اَنَّهَآ	اِذَا	جَآءَتْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
تم کہو	صرف	نشانیاں	اللہ کے پاس (ہیں)	اور	تمہیں کیا خبر ہے	کہ وہ (نشانی)	جب	آئے گی	(تو بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے

تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (نشانیاں) آئیں گی تو (بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے ○

پارہ26،الحجرات:11

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَسْخَرْ	قَوْمٌ	مِّنْ قَوْمٍ	عَسٰٓى	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	خَيْرًا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہنسے	(مردوں کا) کوئی گروہ	(دوسرے) گروہ سے (پر)	ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ

مِّنْهُمْ	وَ	لَا	نِسَآءٌ	مِّنْ نِّسَآءٍ	عَسٰٓى	اَنْ	يَّكُنَّ	خَيْرًا	مِّنْهُنَّ	وَ
ان (ہنسنے والوں) سے	اور	نہ	عورتیں	(دوسری) عورتوں سے (پر ہنسیں)	ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والیوں) سے	اور

بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور

لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ

لَا تَلْمِزُوْٓا	اَنْفُسَكُمْ	وَ	لَا تَنَابَزُوْا	بِالْاَلْقَابِ	بِئْسَ	الِاسْمُ	الْفُسُوْقُ	بَعْدَ الْاِيْمَانِ
نہ عیب لگاؤ	اپنی جانوں (کو)	اور	ایک دوسرے کو نہ بلاؤ	(برے) ناموں کے ساتھ	کیا ہی برا	نام (ہے)	فاسق کہلانا	ایمان کے بعد

آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾

وَ	مَنْ	لَّمْ يَتُبْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾
اور	جو	توبہ نہ کرے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)

اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں ○

پارہ 1، البقرۃ:34

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

وَ	اِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِکَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ
اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو	توانہوں نے سجدہ	مگر	ابلیس، شیطان

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔

اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٭ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

اَبٰى	وَ	اسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾
اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا	اور	ہو گیا	سے	کافروں

اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہو گیا○

پارہ 15، بنی اسرائیل:37

وَ لَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

وَ	لَا تَمْشِ	فِى الْاَرْضِ	مَرَحًا	اِنَّكَ	لَنْ تَخْرِقَ	الْاَرْضَ	وَ	لَنْ تَبْلُغَ	الْجِبَالَ	طُوْلًا ﴿۳۷﴾
اور	تو نہ چل	زمین میں	اتراتا ہوا	بیشک تو	ہر گز نہیں پھاڑ دے گا	زمین (کو)	اور	ہر گز نہیں پہنچ جائے گا	پہاڑوں (کو)	بلندی (میں)

اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چل بیشک تو ہر گز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ جائے گا○

پارہ 21، لقمٰن:18،19

وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وَ	لَا تُصَعِّرْ	خَدَّكَ	لِلنَّاسِ	وَ	لَا تَمْشِ	فِى الْاَرْضِ	مَرَحًا	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	ٹیڑھا نہ کر	اپنا رخسار	لوگوں سے (بات کرتے وقت)	اور	نہ چل	زمین میں	اکڑتے ہوئے	بیشک	اللہ

اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر اور زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ

لَا يُحِبُّ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾	وَ	اقْصِدْ	فِىْ مَشْيِكَ	وَ	اغْضُضْ	مِنْ صَوْتِكَ
پسند نہیں کرتا	ہر اکڑنے والے تکبر کرنے والے (کو)	اور	درمیانی صورت اختیار کر	اپنی چال میں	اور	پست رکھ	اپنی آواز

کو ہر اکڑنے والا، تکبر کرنے والا ناپسند ہے ○ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز کچھ پست رکھ،

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾

اِنَّ	اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ	لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾
بیشک	آوازوں میں سب سے بری	ضرور گدھے کی آواز (ہے)

بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے○

پارہ30،الفلق:5-4

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

وَ	مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ	فِی الْعُقَدِ ۝	وَ	مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ	اِذَا	حَسَدَ ۝
اور	پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے	گرہوں میں	اور	حسد کرنے والے کے شر سے	جب	وہ حسد کر…

اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ۝ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ۝

پارہ8،الانعام:120

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ

وَ	ذَرُوْا	ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَکْسِبُوْنَ	الْاِثْمَ	سَیُجْزَوْنَ
اور	چھوڑ دو	ظاہری اور باطنی گناہ	بیشک	وہ لوگ جو	کماتے ہیں	گناہ	عنقریب انہیں بدلہ دیا جا…

اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بیشک جو لوگ گناہ کماتے ہیں انہیں عنقریب ان گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا

بِمَا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۝

بِمَا	کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۝
(ان گناہوں کا) جن کا	وہ ارتکاب کرتے تھے

جن کا وہ اِرتکاب کرتے تھے ۝

پارہ13،الرعد:28

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝

اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	تَطْمَىِٕنُّ	قُلُوْبُهُمْ	بِذِكْرِ اللّٰهِ	اَلَا	بِذِكْرِ اللّٰهِ	تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اطمینان پاتے ہیں	ان کے دل	اللہ کے ذکر سے	سن لو	اللہ کے ذکر ہی سے	دل اطمینان پا…

(ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں ۝

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ہمیں خود بھی نماز ادا کرنی چاہیے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دلانی چاہیے۔

﴿2﴾... جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اسے بہتر انداز میں جواب دینا چاہیے۔

﴿3﴾... والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آیئے، ان سے ہمیشہ نرمی اور ادب کے ساتھ بات کیجیے۔

﴿4﴾... دو ناراض مسلمانوں میں صلح کروانا بہت اچھا کام ہے۔

﴿5﴾... کسی کے گھر میں اجازت لیے بغیر داخل نہیں ہونا چاہیے۔

﴿6﴾... تین مرتبہ اجازت مانگنے پر بھی کوئی جواب نہ ملے تو ناراض ہوئے بغیر واپس آجانا چاہیے۔

﴿7﴾... وعدہ پورا کرنا مومن کے اخلاق میں سے ہے۔

﴿8﴾... اللہ پاک نے امانت کی حفاظت کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔

﴿9﴾... ہمیں فُضول خرچی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ فُضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

﴿10﴾... اللہ پاک کا ذکر کیجیے کہ اس سے دل کو چین اور سکون ملتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: نماز ادا کرنے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: نماز کے علاوہ کوئی تین چیزیں بیان کریں جو مسلمانوں پر فرض ہیں۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: والدین کے علاوہ اور کس کس کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: اِسراف یعنی فضول خرچی کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: غیبت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 6: بدگمانی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 7: بعض لوگ ایک دوسرے کا نام بگاڑتے ہیں، برے نام رکھتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: ____________________

____

سوال 8: تجسس کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ___

سوال 9: ایک مسلمان کو کس طریقے سے بات کرنی چاہیے۔

جواب: ___

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ وہ ___ اس سے چھن جائے ___ کہلاتا ہے۔

﴿2﴾... لوگوں کی ___ باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا ___ کہلاتا ہے۔

﴿3﴾... کسی بھی مسلمان کا ___ بگاڑنا اور بُرا ___ رکھنا منع ہے۔

﴿4﴾... جب دو مسلمانوں میں کسی بات پر ___ ہو جائے تو ان میں ___ کروا دینی چاہیے۔

﴿5﴾... اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کی ___ بیان کرنا ___ کہلاتا ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو آپس میں ملا کر جملے مکمل کیجیے:

جھوٹوں پر	غیبت کہلاتا ہے۔
والدین کے ساتھ	گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔
دلوں کا سکون	کھا جاتا ہے۔
حسد نیکیوں کو	حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔
پیٹھ پیچھے برائی بیان کرنا	اللہ کے ذکر میں ہے۔
چلا کر یا چیخ کر	اللہ کی لعنت ہے۔

دستخط ٹیچر: ___ دستخط سرپرست: ___

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

تعارف و مضامین:

تکویر کا معنیٰ ہے لپیٹنا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ "كُوِّرَتْ" سے ماخوذ ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کے اَحوال بیان کیے گئے ہیں اور قرآنِ مجید کے اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کو ثابت کیا گیا ہے نیز اس میں یہ مضامین بھی بیان کیے گئے ہیں: (1) اس سورت کی ابتدائی 13 آیات میں قیامت کے چند ہولناک اُمور بیان کرکے فرمایا گیا کہ جب یہ چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔ (2) اُلٹے اور سیدھے چلنے والوں، ستاروں، رات کے آخری حصے اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ بیشک قرآنِ مجید معزز فرشتے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کا پہنچایا ہوا کلام ہے نیز حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بیان کی گئی۔ (3) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن مجید پر کیے گئے کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اور یہ بتایا گیا کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں اور قرآن مجید سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، التکویر

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝٢ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ ۝١	وَ	اِذَا	النُّجُوْمُ	انْكَدَرَتْ ۝٢	وَ	اِذَا	الْجِبَالُ	سُيِّرَتْ ۝٣
جب	سورج	لپیٹ دیا جائے گا	اور	جب	تارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب	پہاڑ	چلائے جائیں گے

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ○ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ○

وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝٥ وَ اِذَا الْبِحَارُ

وَ	اِذَا	الْعِشَارُ	عُطِّلَتْ ۝٤	وَ	اِذَا	الْوُحُوْشُ	حُشِرَتْ ۝٥	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ
اور	جب	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	چھوڑ دی جائیں گی	اور	جب	وحشی جانور	جمع کئے جائیں گے	اور	جب	سمندر

اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ○ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ○ اور جب سمندر

سُجِّرَتْ ۝٦ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٨

سُجِّرَتْ ۝٦	وَ	اِذَا	النُّفُوْسُ	زُوِّجَتْ ۝٧	وَ	اِذَا	الْمَوْءٗدَةُ	سُئِلَتْ ۝٨
سلگائے جائیں گے	اور	جب	جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

سلگائے جائیں گے ○ اور جب جانوں کو جوڑا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ○

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١١

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ	قُتِلَتْ ۝٩	وَ	اِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ ۝١٠	وَ	اِذَا	السَّمَآءُ	كُشِطَتْ ۝١١
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب	آسمان	کھینچ لیا جائے گا

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ ○ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب آسمان کھینچ لیا جائے گا ○

وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝١٤

وَ	اِذَا	الْجَحِیْمُ	سُعِّرَتْ ۝١٢	وَ	اِذَا	الْجَنَّةُ	اُزْلِفَتْ ۝١٣	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّآ	اَحْضَرَتْ ۝١٤
اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت	قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا

اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٦ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝١٧

فَلَآ اُقْسِمُ	بِالْخُنَّسِ ۝١٥	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ ۝١٦	وَ	الَّیْلِ	اِذَا	عَسْعَسَ ۝١٧
تو مجھے قسم ہے	الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں (کی)	اور	رات (کی)	جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے

تو ان ستاروں کی قسم جو الٹے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی جب پیٹھ پھیر کر جائے ○

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝١٩ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝٢٠

وَ	الصُّبْحِ	اِذَا	تَنَفَّسَ ۝١٨	اِنَّهٗ	لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝١٩	ذِیْ قُوَّةٍ	عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ	مَكِیْنٍ ۝٢٠
اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے	بیشک وہ	ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝٢١ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِیْنٍ ۝٢١	وَ	مَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُوْنٍ ۝٢٢	وَ	لَقَدْ	رَاٰهُ
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	نہیں	تمہارے صاحب	مجنون	اور	ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہر گز مجنون نہیں ○ اور یقیناً بیشک انہوں نے اسے

بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝٢٣ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۝٢٤ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝٢٥

بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۝٢٣	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى الْغَیْبِ	بِضَنِیْنٍ ۝٢٤	وَ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۝٢٥
روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی)	غیب (بتانے) پر	بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	شیطان مردود کا پڑھا ہوا

روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر ہر گز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہر گز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○

فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝٢٦ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٢٧ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ

فَاَیْنَ	تَذْهَبُوْنَ ۝٢٦	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝٢٧	لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ
پھر کہاں	تم جاتے ہو	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لئے	(اس) کے لئے جو	چاہے	تم میں سے

پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ○ وہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے

أَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝٢٨ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٩

أَنْ	يَّسْتَقِيْمَ ۝٢٨	وَ	مَا تَشَآءُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٩
کہ	وہ سیدھا ہو جائے	اور	تم نہیں چاہ سکتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قیامت کے دن سورج، چاند، ستارے، سمندر، آسمان ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

﴿2﴾... آخرت میں جانوروں کو بھی دوسرے جانوروں پر ظلم کرنے کی سزا دی جائے گی۔

﴿3﴾... مشرکین بیٹیوں کو برا سمجھتے اور انہیں زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔

﴿4﴾... انسان دنیا میں جو کچھ کرتا ہے قیامت کے دن ان سب کا حساب دینا پڑے گا۔

﴿5﴾... حضرت جبریل عَلَيْهِ السَّلَام کو رسولِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ان کی اصلی صورت میں بھی دیکھا ہے۔

﴿6﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنی امت کو غیب کی باتیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ تکویر کو تکویر کہنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ____

____

سوال 2: سورۂ تکویر میں قیامت کے جو احوال بیان کیے گئے ہیں ان میں سے پانچ بیان کیجیے۔

جواب: ____

____

سوال 3: قیامت کے دن زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے کیا سوال کیا جائے گا؟

جواب: ____

____

سوال 4: سورۂ تکویر میں اللہ تعالیٰ نے کن چیزوں کی قسم یاد فرمائی ہے؟

جواب: ____

____

سوال 5: سورۂ تکویر میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: ______________________________

____

درست کیجیے:

سبق میں دی گئی آیات اور ترجمہ کی مدد سے ہر آیت کے صحیح ترجمے کی نشاندہی کیجیے۔

وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ (۲)	اور جب سمندر سلگائے جائیں گے۔
وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ (۴)	اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔
وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ (۶)	اور یہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں۔
وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ ۪ۙ (۸)	اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی۔
وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۪ۙ (۱۲)	اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۙ (۱۹)	وہ تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہی ہے۔
وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۚ (۲۴)	اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۙ (۲۷)	بیشک یہ عزت والے رسول کا کلام ہے۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ تکویر میں بیان کی گئی قیامت کی نشانیاں یاد کر کے دوستوں سے شئیر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: __________ دستخط سرپرست: __________

آسمانی کتابیں

آسمانی کتابوں پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کیا اور اس میں انسانوں کو آباد کیا پھر انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو آخرت کی طرف دعوت دینا تھا اور اسی مقصد کے لیے آسمانی کتابیں نازل کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں:

(1) توریت۔ (2) زبور۔ (3) انجیل۔ (4) قرآن شریف۔

"توریت" حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

"زبور" حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

"اِنجیل" حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

"قرآنِ عظیم" جو کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوئی۔

سب آسمانی کتابیں حق ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں سب حق ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں، کسی ایک کتاب کا انکار بھی کفر ہے۔ اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان لانا اور انہیں سچ ماننا ضروری ہے، لیکن اتنا ضرور ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمّت کے سپرد کی تھی، اُن سے اُس کا تحفظ نہ ہو سکا۔ کلامِ الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا بلکہ اُن کے شریر لوگوں نے یہ کیا کہ اُن میں تحریفیں (تبدیلیاں) کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔ لہٰذا جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت، مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ: "اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ" یعنی (اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر میرا ایمان ہے۔)

قرآنِ مجید:

قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اُتارا۔ اس میں سارے علم ہیں اور یہ ایسی بے مثل کتاب ہے کہ چاہے ساری دنیا کے لوگ مل جائیں مگر ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائی۔ جیسے اس سے پہلے دوسری کتابیں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر نازل فرمائی تھیں وہ سب کتابیں برحق ہیں۔ ہمارا ان سب پر ایمان ہے مگر پہلے زمانہ کے شریر لوگوں نے اگلی کتابوں کو بدل ڈالا وہ اصلی نہیں ملتیں۔ چونکہ دینِ اسلام ہمیشہ رہنے والا ہے، اس لیے قرآنِ عظیم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِمّہ رکھی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پارہ 14، الحجر: 9

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝۹

اِنَّا	نَحۡنُ	نَزَّلۡنَا	الذِّكۡرَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوۡنَ ۝۹ ①
بیشک	ہم(نے)	نازل کیا	قرآن	اور	بیشک ہم(ہی)	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ۝

پارہ 1، البقرۃ: 23،24

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِيۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ

وَ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	فِيۡ رَيۡبٍ	مِّمَّا	نَزَّلۡنَا	عَلٰى	عَبۡدِنَا	فَاۡتُوۡا	بِسُوۡرَةٍ
اور	اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	پر	اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت

اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے تو تم اس جیسی

مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ۖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۲۳

مِّنۡ	مِّثۡلِهٖ	وَ	ادۡعُوۡا	شُهَدَآءَكُمۡ	مِّنۡ	دُوۡنِ اللّٰهِ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ ۝۲۳ ②
سے	اس کی مثل، اس جیسی	اور	بلالو	اپنے مددگاروں (کو)	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	تم ہو	سچے

ایک سورت بنالاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلالو اگر تم سچے ہو ۝ پھر اگر تم یہ نہ کر سکو

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ

فَاِنۡ	لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا	وَ	لَنۡ تَفۡعَلُوۡا	فَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِيۡ	وَقُوۡدُهَا	النَّاسُ	وَ	الۡحِجَارَةُ
پھر اگر	تم نے نہ کیا	اور	ہر گز نہ کر سکو گے	تو ڈرو	آگ (سے)	جو	اس کا ایندھن	آدمی	اور	پتھر (ہیں)

اور تم ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝۲۴

اُعِدَّتۡ ③	لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝۲۴ ④
تیار کی گئی (ہے)	کافروں کے لئے

وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۝

① قرآنِ کریم کی یہ حفاظت کئی طرح سے ہے (1) قرآنِ کریم کو معجزہ کے طور پر نازل کیا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ (2) اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ (3) ساری مخلوق کو اسے معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار شدید عداوت کے باوجود اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

② یہ چیلنج قیامت تک تمام انسانوں کے لیے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔

③ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

④ "کافروں کے لیے" فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم بطور خاص کافروں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو آخرت کی دعوت دینا تھا۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبیوں پر صحیفے اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

﴿3﴾... تورات حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام پر، زبور حضرت داؤد عَلَیۡہِ السَّلَام پر اور انجیل حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

﴿4﴾... قرآن شریف ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوا۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں سب پر ایمان لانا اور انہیں سچ ماننا ضروری ہے۔

﴿6﴾... پہلی کتابوں میں شریر لوگوں نے اپنی خواہش کے مطابق احکامات میں ردّوبدل کر دیا تھا۔

﴿7﴾... پہلی کتابوں کی جو بات قرآن مجید کے موافق ہوگی ہم اُسے مانیں گے اور جو بات قرآن کے مخالف ہوگی ہم اُسے نہیں مانیں گے۔

﴿8﴾... قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام اور بے مثل کتاب ہے اس جیسی کتاب کوئی نہیں بنا سکتا۔

﴿9﴾... قرآن پاک کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے، اگر ساری دنیا اِس کے بدلنے کے لیے جمع ہو جائے تب بھی قرآن پاک میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

﴿10﴾... قرآن پاک کا یہ معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے جبکہ پہلے نبیوں پر نازل ہونے والی کتابیں صرف انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام ہی کو یاد ہوتی تھیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو اس دنیا میں مبعوث کرنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: ________

سوال 2: چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام بتایئے اور یہ بھی بتایئے کہ کون سی کتاب کس نبی پر نازل ہوئی؟

جواب: ________

سوال 3: کیا تمام آسمانی کتابیں اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں؟

جواب: ________

سوال 4: کیا تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟ کسی بھی کتاب سے انکار کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

سوال 5: قرآن شریف کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا ہے؟ قرآن کی آیت سے ثابت کیجیے۔

جواب: ____________________

خالی جگہیں پر کیجیے:

(1)... اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ________ کے لیے انبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا۔

(2)... آسمانی کتاب "تورات" ________ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔

(3)... تمام صحیفے اور آسمانی کتابیں ________ ہیں۔

(4)... اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کی ________ کا ذمہ لیا۔

(5)... قرآنِ پاک میں کسی حرف یا نقطے کی کمی بیشی ________ ہے۔

کرنے کے کام:

(1)... ٹیچر سے پوچھ کر قرآنِ پاک کے کچھ فضائل لکھیں۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

تعارف و مضامین:

اِنْفِطَار کا معنی ہے پھٹ جانا، اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں موجود لفظ "اِنْفَطَرَتْ" سے ماخوذ ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون ہے: "قیامت کی علامات"۔ اس میں مزید یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) سورت کی ابتداء میں قیامت کے وقت کائنات میں ہونے والی ہیبت ناک تبدیلیاں بیان کی گئی ہیں، اس وقت ہر جان کو وہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ (2) انسان کو عطا کردہ نعمتیں بیان کر کے جھنجھوڑا گیا ہے کہ اے انسان تجھے اپنے کرم والے رب سے کس چیز نے دھوکے میں ڈالا کہ تو نے اس کی نافرمانی شروع کر دی۔ (3) یہ بتایا گیا کہ ہر انسان پر دو فرشتے کِرَامًا کَاتِبِیْن مقرر ہیں جو اس کے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں اور وہ اس کے تمام کام جانتے ہیں۔ (4) اس سورت کے آخر میں نیکوں اور بدکاروں کا انجام بیان کیا گیا اور روزِ قیامت کے احوال بیان کیے گئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الانفطار

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾

اِذَا	السَّمَآءُ	انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾	وَ	اِذَا	الْكَوَاكِبُ	انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	فُجِّرَتْ ﴿۳﴾
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	جب	ستارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب	سمندر	بہا دیے جائیں گے

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب سمندر بہا دیے جائیں گے ○

وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾

وَ	اِذَا	الْقُبُوْرُ	بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ	وَ	اَخَّرَتْ ﴿۵﴾
اور	جب	قبریں	کریدی جائیں گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے آگے بھیجا	اور	(جو) پیچھے چھوڑا

اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیْ خَلَقَكَ

یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	مَا	غَرَّكَ	بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	الَّذِیْ	خَلَقَكَ
اے	انسان	کس چیز نے	دھوکے میں ڈال دیا تجھے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	جس نے	پیدا کیا تجھے

اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا

فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿٧﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۭ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿٩﴾

فَسَوّٰىكَ	فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾	فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ	مَّا شَآءَ	رَكَّبَكَ ﴿٨﴾	كَلَّا	بَلْ	تُكَذِّبُوْنَ	بِالدِّيْنِ ﴿٩﴾
پھر ٹھیک بنایا تجھے	پھر اعتدال والا کیا تجھے	جس صورت میں	اس نے چاہا	جوڑ دیا تجھے	ہر گز نہیں	بلکہ	تم جھٹلاتے ہو	انصاف ہونے کو

پھر ٹھیک بنایا پھر اعتدال والا کیا○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا○ ہر گز نہیں، بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو○

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾

وَ	اِنَّ	عَلَيْكُمْ	لَحٰفِظِيْنَ ﴿١٠﴾	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾	يَعْلَمُوْنَ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾
اور	بیشک	تمہارے اوپر	ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)	معزز لکھنے والے	وہ جانتے ہیں	جو کچھ	تم کرتے ہو

اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں○ معزز لکھنے والے○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو○

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾ يَّصْلَوْنَهَا

اِنَّ	الْاَبْرَارَ	لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾	وَ	اِنَّ	الْفُجَّارَ	لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾	يَّصْلَوْنَهَا
بیشک	نیک لوگ	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)	اور	بیشک	بدکار لوگ (یعنی کافر)	ضرور جہنم میں (ہیں)	وہ داخل ہوں گے اس میں

بیشک نیک لوگ ضرور چین میں (جانے والے) ہیں○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں○ انصاف کے دن اس میں

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۭ﴿١٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ﴿١٧﴾

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾	وَ	مَا	هُمْ	عَنْهَا	بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾
جزا، انصاف کے دن	اور	نہیں	وہ	اس سے	چھپ سکنے والے	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزا، انصاف کا دن

جائیں گے○ اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟○

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ

ثُمَّ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾	يَوْمَ	لَا تَمْلِكُ	نَفْسٌ	لِّنَفْسٍ	شَيْـًٔا
پھر	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزا، انصاف کا دن	(جس) دن	اختیار نہ رکھے گی	کوئی جان	کسی جان کے لئے	کچھ

پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟○ جس دن کوئی جان کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی

وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾

وَ	الْاَمْرُ	يَوْمَىِٕذٍ	لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾
اور	سارا حکم	اس دن	اللہ کا (ہوگا)

اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہوگا○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا، ستارے جھڑ جائیں گے اور سمندر مل جائیں گے۔

﴿2﴾... حشر میں سب قبریں کھل جائیں گی اور سب مُردوں کو حساب کے لیے ان سے باہر نکالا جائے گا۔

﴿3﴾... ہر انسان کے ساتھ محافظ فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

﴿4﴾... کراماً کاتبین بندے کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں ان سے انسان کا کوئی بھی عمل پوشیدہ نہیں۔

﴿5﴾... قیامت کے دن کفار کو کوئی مسلمان یا کافر فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ اِنفِطار کی ابتدائی پانچ آیات میں کس چیز کے احوال بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: سورۂ اِنفِطار کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: سورۂ انفطار کی روشنی میں کراماً کاتبین کی تین صفات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

درست کیجیے:

آیت نمبر اور اس سے متعلقہ الفاظ کی نشاندہی کیجیے:

آیت نمبر 3	کافر بروز قیامت دوزخ میں جائیں گے
آیت نمبر 7	ہر انسان پر نگہبان فرشتے ہیں
آیت نمبر 10	رب کریم نے انسان کو تخلیق فرمایا
آیت نمبر 15	سمندر بہادیئے جائیں گے

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ انفطار کے ترجمے کی روشنی میں روزِ قیامت کے حالات یاد کر کے گھر والوں کو سنایئے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، آپ حضرت یوسف کے والد، حضرت اسحاق کے بیٹے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پوتے ہیں۔ آپ کا لقب اسرائیل ہے اور آپ کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بارہ بیٹے عطا کیے، آپ کی اولاد میں بہت برکت ہوئی۔ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر آپ کا ذکر ہے، بعض جگہ نام کے ساتھ، بعض جگہ لقب کے ساتھ اور بعض جگہ اشاروں میں۔ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے فرزند حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس مصر میں چوبیس سال عیش و آرام اور خوش حالی کے ساتھ رہے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو وصیت کی کہ مجھے ارضِ مقدسہ (ملکِ شام) میں میرے والد حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر شریف کے پاس دفن کرنا۔ اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور وفات کے بعد ساج کی لکڑی کے تابوت میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا جسدِ اطہر ملکِ شام (موجودہ فلسطین) میں لایا گیا اور حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک سو سینتالیس (147) سال کی عمر میں وفات پائی۔[1]

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی قرآنی صفات:

اللہ کریم نے قرآنِ مجید میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر مختلف مقامات پر مختلف انداز میں فرمایا ہے: (1) اولاد کو اسلام کی وصیت۔[2] (2) پیدائش کی خوشخبری۔[3] (3) صبرِ یعقوب۔[4] (4) تدبیر کے ساتھ تقدیر پر یقین۔[5] (5) اُمیدِ رحمت۔[6] (6) یادِ آخرت۔[7]

(1) اولاد کو اسلام کی وصیت:

قرآنِ کریم میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ آپ نے اپنے بیٹوں کو خاص طور پر وصیت فرمائی تھی کہ تم ہمیشہ دینِ اسلام پر قائم رہنا اور مسلمان ہی مرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو چُنا ہے، جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: میرے دنیا سے جانے کے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے رب اور اپنے آباؤ اجداد حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمُ السَّلَام کے رب کی عبادت کریں گے اور ہمیشہ اس کے فرمانبردار رہیں گے۔[8]

(2) پیدائش کی خوشخبری:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر کافی ہو چکی تھی لیکن ان کی کوئی اولاد نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں طویل عمر میں ان کے بیٹے حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے پوتے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کی خوشخبری سنائی اور ان دونوں حضرات کی پیدائش کو قرآن میں خوشخبری کے طور پر بیان فرمایا۔[9]

(3) صبرِ یعقوب:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے صاحبزادے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے بہت محبت تھی، جب بیٹوں نے آپ کو بتایا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو آپ کو شدید صدمہ پہنچا لیکن آپ نے اس مصیبت پر اپنی زبان سے کوئی شکوہ شکایت نہ کیا اور نہ بے صبری کا مظاہرہ کیا بلکہ فرمایا: صبر اچھی چیز ہے اور میں اس تکلیف پر اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں آپ نے حضرت یوسف کی جدائی کی تکلیف میں طویل عرصہ صبر کرتے ہوئے گزار دیا۔[10]

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد آپ کے بھائی بنیامین کی جدائی سے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے غم میں اور اضافہ ہو گیا لیکن آپ اپنا دُکھ کسی سے نہ کہتے، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے غم میں رو رو کر آپ کی بینائی بھی کمزور ہو گئی تھی۔ آپ کے بیٹے کہتے کہ یوسف کو اتنا یاد نہ کیا کریں کہ اس سے آپ کا غم اور زیادہ بڑھ جائے گا اور آپ وفات پا جائیں گے، آپ فرماتے: میری پریشانی کم ہو یا زیادہ، میں اپنے غم کی فریاد کسی سے نہیں کرتا بلکہ میری فریاد تو صرف اللہ ہی سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت اور احسان سے مجھے آسانی عطا کرے گا۔[11]

(4) تدبیر کے ساتھ تقدیر پر یقین:

قحط سالی کے زمانے میں جب آپ نے اپنے بیٹوں کو غلہ لانے کے لیے مصر بھیجا تو ان سے کہا کہ تم شہر میں داخل ہوتے وقت الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا کیونکہ آپ کے تمام بیٹے نہایت خوبصورت اور قد آور تھے، آپ نے انہیں نظر لگنے سے بچانے کے لیے یہ تدبیر فرمائی لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا، اگر تقدیر میں تمہیں تکلیف پہنچنا لکھا ہے تو تم الگ الگ رہو یا ساتھ رہو تکلیف پہنچ کر رہے گی، میں اس تکلیف کو دور نہیں کر سکتا لیکن اس تدبیر کے ساتھ میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی ذات بھروسہ کے لائق ہے۔[12]

(5) اُمیدِ رحمت:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام بہت تکلیفوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود کبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے، حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی کو عرصہ گزر جانے کے بعد آپ نے بیٹوں سے فرمایا: جاؤ! یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر ہی نااُمید ہوتے ہیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپ کی یہ اُمید پوری ہو گئی اور مدتوں بعد حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام آپ کو مل گئے۔[13]

(6) یادِ آخرت:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام آخرت کے گھر سے

محبت کرتے ہیں اور کثرت سے آخرت کو یاد کرتے ہیں، آپ کے دل میں دنیا کی محبت نہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمایا ہے۔[14]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 1، البقرۃ: 132، 133

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

وَ	وَصّٰى	بِهَآ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْهِ	وَ	يَعْقُوْبُ	يٰبَنِيَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى
اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور	یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا

اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ۝١٣٢ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ

لَكُمُ	الدِّيْنَ	فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ۝١٣٢	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ
تمہارے لئے	دین (اسلام)	تو تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے	حاضر، موجود

چن لیا ہے تو تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو○ (اے یہودیو!) کیا تم اس وقت موجود تھے

اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ

اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ	قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْۢ	بَعْدِيْ
جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب	انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کروگے	سے	میرے بعد

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ اٰبَآئِكَ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤاجداد کے معبود (کی)	ابراہیم	اور	اسماعیل

تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤاجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی

وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٣

وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٣
اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود	اور	ہم	اس کے لئے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار

عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں○

پارہ 12، ھود: 71

وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

وَ	امْرَاَتُهٗ	قَآىِٕمَةٌ	فَضَحِكَتْ	فَبَشَّرْنٰهَا	بِاِسْحٰقَ	وَ	مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ	یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾
اور	اس کی بیوی	کھڑی (تھی)	تو وہ ہنسنے لگی	تو ہم نے بشارت دی اسے	اسحاق کی	اور	اسحاق کے پیچھے	یعقوب (کی)

اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ○

پارہ 12، یوسف: 18

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ

وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِیْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ	قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا
اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگاکر)	(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات

اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔ یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑلی ہے

فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

فَصَبْرٌ	جَمِیْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾
تو صبر	اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)	(اس) پر	جو	تم بیان کررہے ہو

تو صبر اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ○

پارہ 13، یوسف: 67، 68

وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

وَ	قَالَ	یٰبَنِیَّ	لَا تَدْخُلُوْا	مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ	وَّ	ادْخُلُوْا	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ
اور	فرمایا	اے میرے بیٹو	تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے	اور	داخل ہونا	جدا جدا دروازوں سے

اور فرمایا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا،

وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

وَ	مَاۤ اُغْنِیْ	عَنْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ
اور	میں نہیں بچاسکتا	تم سے (تمہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ

وَ	عَلَیْهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	مِنْ حَیْثُ	اَمَرَهُمْ	اَبُوْهُمْ
اور	اسی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	جب	وہ داخل ہوئے	جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور جب وہ وہیں سے داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا،

مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ

مَا كَانَ يُغْنِيْ	عَنْهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	اِلَّا	حَاجَةً	فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ	قَضٰىهَا
وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان سے (انہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں	اس نے پورا کر لیا اسے

وہ انہیں اللہ سے کچھ بچا نہ سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کر لی

وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ ع

وَ	اِنَّهٗ	لَذُوْ عِلْمٍ	لِّمَا	عَلَّمْنٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾
اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ	ہم نے تعلیم دی تھی اسے	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے

اور بیشک وہ صاحب علم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم دی تھی مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○

پارہ 13، یوسف: 86، 87

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

قَالَ	اِنَّمَآ	اَشْكُوْا	بَثِّيْ	وَ	حُزْنِيْٓ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ
(یعقوب نے) کہا	صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف	اور	میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے

یعقوب نے کہا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾	يٰبَنِيَّ	اذْهَبُوْا	فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ	وَ	لَا تَايْـَٔسُوْا
وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ	تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)	اور	ناامید نہ ہونا

جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا يَايْـَٔسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾
اللہ کی رحمت سے	بیشک	ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ

مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○

پارہ 23، ص: 45، 46

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾

وَ	اذْكُرْ	عِبٰدَنَآ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾
اور	یاد کرو	ہمارے بندوں	ابراہیم	اور	اسحاق	اور	یعقوب (کو)	(جو) قوت اور سمجھ رکھنے والے (تھے)

اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوت والے اور سمجھ رکھنے والے تھے ○

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾			
ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾	بِخَالِصَةٍ	اَخْلَصْنٰهُمْ	اِنَّاۤ
(وہ اخروی) گھر کی یاد (ہے)	ایک کھری بات سے	ہم نے چن لیا انہیں	بیشک
بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے چن لیا وہ اس (آخرت کے) گھر کی یاد ہے ○			

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اولاد کو نیک اعمال، دین پر استقامت اور گناہوں سے بچنے کی بھی وصیت کرنی چاہیے۔

﴿2﴾... ہر خبر پر فوراً یقین نہیں کر لینا چاہیے بلکہ اس کے سچا یا جھوٹا ہونے کی تحقیق کر لینا مناسب ہے۔

﴿3﴾... تکلیف پہنچنے پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے۔

﴿4﴾... تقدیر پر یقین رکھتے ہوئے مصیبت سے بچنے کی تدبیر کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے۔

﴿5﴾... نظر کا لگنا برحق ہے، اس لیے بری نظر سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ نقصان نہ پہنچے۔

﴿6﴾... بڑی سے بڑی مصیبت میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اُمید رکھنی چاہیے۔

﴿7﴾... اللہ کی رحمت سے نااُمید ہونا کافروں کا طریقہ ہے۔

﴿8﴾... اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے آخرت سے محبت کرتے ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب کیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قرآن پاک میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر جس طرح آیا ہے ان میں سے کوئی تین بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 3: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں کو کس چیز کی وصیت کی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کس وجہ سے کمزور ہوئی تھی؟

جواب: ____________________

سوال 5: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی قرآنی صفات میں سے کوئی چار صفات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

سوال 6: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہوتے وقت نظر لگنے سے بچانے کے لیے کیا تدبیر بتائی تھی؟

جواب: ____________________

سوال 7: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں کو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو تلاش کرنے کے لیے بھیجتے وقت کیا نصیحت کی تھی؟

جواب: ____________________

سوال 8: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: ____________________

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اپنے والدین کی نصیحتوں پر عمل کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ مصیبت و پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس تو نہیں ہوتے؟

﴿3﴾... آپ اپنے کام تدبیر سے کرتے ہیں؟

﴿4﴾... آپ آخرت سے زیادہ دنیا سے تو محبت نہیں کرتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... مضامین دیکھ کر آیات کا حوالہ دیجئے:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے بیٹوں کو وصیت۔	
حضرت اسحاق و یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کے پیدا ہونے کی بشارت۔	ہود، آیت:71
الگ الگ دروازوں سے مصر میں داخل ہونا۔	
غم کی فریاد صرف اللہ ہی سے کرنا۔	
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھنا۔	
اللہ تعالیٰ کے قوت اور سمجھ رکھنے والے بندے۔	

﴿2﴾... حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی قرآنی صفات پر ایک مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

بروزِ قیامت تاج پہنایا جائے گا

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بنا پر اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔ (معجم الاوسط، 1/40، حدیث:96)

اگلے پچھلے گناہ بخش دئیے جاتے ہیں

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآنِ کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (معجم الاوسط، 1/524، حدیث:9635)

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن

تعارف ومضامین:

مُطَفِّفِیْنَ کا معنٰی ہے "ناپ تول میں کمی کرنے والے"۔ اس سورت کی پہلی آیت میں موجود اسی لفظ کی مناسبت سے اسے "سورۂ مُطَفِّفِیْنَ" کہتے ہیں۔

اِس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اِس میں اِسلام کے بنیادی عقائد بیان کیے گئے اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ اِس میں مزید یہ مَضامین بھی بیان ہوئے ہیں:(1) ناپ تول میں کمی کرنے پر شدید وعید بیان کی گئی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے تھے اور خاص طور پر ابوجُھَینہ ایسا شخص تھا جس نے چیزیں لینے اور دینے کے لیے دو جدا جدا پیمانے رکھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔[1] (2) کافروں کا اعمال نامہ سب سے نیچی جگہ سِجّین میں لکھا ہوا ہے اور جس دن وہ اَعمال نامہ نکالا جائے گا اُس دن قیامت کے منکروں کے لیے خرابی ہے نیز یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو سر کش اور گناہگار ہے۔ (3) جو کافر قرآنِ مجید کو سابقہ لوگوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کہتے تھے اُن کا رد کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جس طرح وہ دنیا میں اللہ تعالٰی کی وحدانیّت کا اقرار کرنے سے محروم رہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالٰی کے دیدار سے محروم رہیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنّم ہو گا۔ (4) نیک لوگوں کے نامۂ اَعمال کی جگہ اور اُن کی جزا بیان کی گئی۔ (5) اِس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ دنیا میں جو کافر مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے اور اُن پر ہنستے تھے، قیامت کے دن اُن کی رُسوائی اور دردناک انجام دیکھ کر مسلمان ان پر ہنسیں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پارہ 30، المطففین

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۫﴿۲﴾

وَیْلٌ	لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝۱	الَّذِیْنَ	اِذَا	اکْتَالُوْا	عَلَی النَّاسِ	یَسْتَوْفُوْنَ ۝۲
خرابی (ہے)	کم تولنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جب	ناپ کرلیں	لوگوں سے	(تو) پورا وصول کریں

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے ○ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں ○

وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾

وَ	اِذَا	کَالُوْھُمْ	اَوْ وَّزَنُوْھُمْ	یُخْسِرُوْنَ ۝۳	اَلَا یَظُنُّ	اُولٰٓئِكَ	اَنَّھُمْ	مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴
اور	جب	ناپ کر دیں انہیں	یا تول کر دیں انہیں	(تو) کم کر دیں	کیا یقین نہیں رکھتے	یہ لوگ	کہ وہ	اٹھائے جائیں گے

اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں ○ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا ○

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝٥ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝٦ كَلَّآ إِنَّ

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝٥	يَوْمَ	يَقُومُ	النَّاسُ	لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝٦	كَلَّآ	إِنَّ
ایک عظمت والے دن کے لئے	(جس) دن	کھڑے ہوں گے	تمام لوگ	تمام جہانوں کے رب کے حضور	یقیناً	بیشک

ایک عظمت والے دن کے لیے ○ جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے ○ یقیناً بیشک

كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝٧ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سِجِّينٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُومٌ ۝٩

كِتٰبَ الْفُجَّارِ	لَفِي سِجِّينٍ ۝٧	وَ	مَآ أَدْرٰىكَ	مَا	سِجِّينٌ ۝٨	كِتٰبٌ	مَّرْقُومٌ ۝٩
بدکاروں کا اعمال نامہ	ضرور سجین میں (ہے)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	سجین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ

وَيْلٌ	يَّوْمَئِذٍ	لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠	الَّذِينَ	يُكَذِّبُونَ	بِيَوْمِ الدِّينِ ۝١١	وَ	مَا يُكَذِّبُ	بِهٖٓ
خرابی (ہے)	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جھٹلاتے ہیں	جزاء، انصاف کے دن کو	اور	نہیں جھٹلائے گا	اس کو

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا

إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣

إِلَّا	كُلُّ مُعْتَدٍ	أَثِيمٍ ۝١٢	إِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِ	اٰيٰتُنَا	قَالَ	أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣
مگر	ہر سرکش	بڑا گناہگار	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے	(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)

مگر ہر سرکش، بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے (یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٤ كَلَّآ إِنَّهُمْ

كَلَّا	بَلْ	رَانَ	عَلٰى قُلُوبِهِمْ	مَّا	كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٤	كَلَّآ	إِنَّهُمْ
ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ چڑھا دیا ہے	ان کے دلوں پر	(اس نے) جو	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	یقیناً	بیشک وہ

(ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ

عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۝١٦

عَنْ رَّبِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥	ثُمَّ	إِنَّهُمْ	لَصَالُوا	الْجَحِيمِ ۝١٦
اپنے رب (کے دیدار) سے	اس دن	ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ	ضرور داخل ہونے والے	جہنم (میں)

اس دن اپنے رب کے دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں داخل ہونے والے ہیں ○

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُونَ ۝١٧ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝١٨

ثُمَّ	يُقَالُ	هٰذَا	الَّذِي	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُونَ ۝١٧	كَلَّآ	إِنَّ	كِتٰبَ الْأَبْرَارِ	لَفِي عِلِّيِّينَ ۝١٨
پھر	کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے	یقیناً	بیشک	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	ضرور علیین میں (ہے)

پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○ یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾	يَّشْهَدُهُ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾
اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	علیین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی	حاضر ہوتے ہیں اس پر	قرب والے (فرشتے)

اور تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○ قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

اِنَّ	الْاَبْرَارَ	لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾	عَلَى الْاَرَآئِكِ	يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾	تَعْرِفُ	فِيْ وُجُوْهِهِمْ
بیشک	نیک لوگ	ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)	تختوں پر	نظارے کر رہے ہوں گے	تو پہچان لے گا	ان کے چہروں میں

بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾	يُسْقَوْنَ	مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾	خِتٰمُهٗ	مِسْكٌ	وَ	فِيْ ذٰلِكَ
نعمتوں کی تروتازگی	انہیں پلایا جائے گا	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	اس کی مہر	مشک (کی ہے)	اور	اسی میں (پر)

تروتازگی پہچان لوگے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

فَلْيَتَنَافَسِ	الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	مِزَاجُهٗ	مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾	عَيْنًا	يَّشْرَبُ	بِهَا	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾
تو چاہئے کہ للچائیں	للچانے والے	اور	اس کی ملاوٹ	تسنیم سے (ہے)	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے

تو اسی پر للچانا چاہئے ○ اور اس کی ملاوٹ تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اَجْرَمُوْا	كَانُوْا	مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	اِذَا	مَرُّوْا	بِهِمْ
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	جرم کئے	وہ تھے	ایمان والوں سے (پر)	ہنسا کرتے	اور	جب	وہ گزرتے	ان پر

بیشک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر)

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	اِذَا	انْقَلَبُوْٓا	اِلٰٓى اَهْلِهِمُ	انْقَلَبُوْا	فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾
(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	اور	جب	وہ پلٹتے	اپنے گھروں کی طرف	(تو) پلٹتے	خوش ہوتے ہوئے

آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا

وَ	اِذَا	رَاَوْهُمْ	قَالُوْٓا	اِنَّ	هٰٓؤُلَآءِ	لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	مَآ اُرْسِلُوْا
اور	جب	وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو	(تو) کہتے	بیشک	یہ لوگ	ضرور بہکے ہوئے (ہیں)	اور (حالانکہ)	انہیں نہیں بھیجا گیا

اور جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَیۡهِمۡ حٰفِظِیۡنَ ﴿۳۳﴾ فَالۡیَوۡمَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡکُفَّارِ یَضۡحَکُوۡنَ ﴿۳۴﴾

عَلَیۡهِمۡ	حٰفِظِیۡنَ ﴿۳۳﴾	فَالۡیَوۡمَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	مِنَ الۡکُفَّارِ	یَضۡحَکُوۡنَ ﴿۳۴﴾
ان (مسلمانوں) پر	نگہبان (بنا کر)	تو آج	وہ لوگ جو	ایمان لائے	کافروں سے (پر)	ہنسیں گے

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا○ تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے○

عَلَی الۡاَرَآئِکِ ۙ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ هَلۡ ثُوِّبَ الۡکُفَّارُ مَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾

عَلَی الۡاَرَآئِکِ	یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾	هَلۡ	ثُوِّبَ	الۡکُفَّارُ	مَا	کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾
تختوں پر (بیٹھ کر)	دیکھ رہے ہوں گے	کیا	بدلہ دیا گیا	کافروں (کو)	(اس کا) جو	وہ کام کرتے تھے

تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے○ کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... خرید و فروخت کے وقت ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔

﴿2﴾... دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کریں جس کی دوسروں سے اپنے لیے اُمید رکھتے ہیں۔

﴿3﴾... جس کتاب میں کافروں کے اَعمال لکھے ہیں وہ ساتویں زمین کی سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے۔

﴿4﴾... گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔

﴿5﴾... بروزِ قیامت مومنین کو رب تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا جبکہ کفار دیدارِ الٰہی سے محروم رہیں گے۔

﴿6﴾... جنتی جنت میں جواہرات کے تختوں پر بیٹھ کر کفار کی ذِلت و رُسوائی اور عذاب کی شدت دیکھ کر اُن پر ہنسیں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سِجِّیْن کیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: گناہوں کا دل پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: کیا قیامت میں رب تعالیٰ کا دیدار ہو گا؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: عِلّیّین کیا ہے؟

جواب: ____

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴾1﴿... خرید و فروخت کرتے ہوئے ________ میں کمی کرنا ناجائز ہے۔

﴾2﴿... گناہ ________ کو میلا کرتے ہیں۔

﴾3﴿... ________ کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔

﴾4﴿... قیامت میں ________ کو رب تعالیٰ کا ________ نصیب ہوگا۔

﴾5﴿... ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ________ ہے۔

اپنا جائزہ لیجیے:

﴾4﴿... کہیں آپ ناپ تول میں کمی تو نہیں کرتے؟

﴾5﴿... آپ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بُرا سلوک تو نہیں کرتے؟

کرنے کے کام:

﴾1﴿... معاشرے میں رائج ناپ تول میں کمی کی صورتیں ٹیچر سے پوچھ کر لکھیے۔

﴾2﴿... درست ترتیب سے جملے بنائیے۔

تول چاہیے کرنی کمی میں ناپ نہیں۔	ناپ تول میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔
طریقہ کفار کا کرنا انکار قیامت کا ہے۔	
لوگوں ہوگا کا کے دن حساب قیامت تمام۔	
داخل گے اطاعت گزار ہوں مومنین جنت میں۔	
جنتی گے جنت بیٹھیں میں کے جواہرات تختوں پر۔	
رہیں جہنم گے ہمیشہ کفار میں۔	

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

مَنّ وسَلوٰی

فرعون کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل دوبارہ مصر میں آباد ہو گئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں حکمِ الٰہی سنایا کہ ملکِ شام کی طرف ہجرت کرو اسی میں بیت المقدس ہے، اُسے عمالقہ قوم سے آزاد کرانے کے لیے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ۔ مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل کیلئے بڑا تکلیف دہ تھا۔ شروع میں تو انہوں نے ٹال مٹول کی لیکن جب مجبور ہو کر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے ساتھ روانہ ہونا ہی پڑا تو راستے میں جو کوئی سختی اور دشواری پیش آتی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے شکایتیں کرتے۔ جب اُس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا اور نہ ہی کوئی سایہ دار جگہ۔ وہاں پہنچ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے دھوپ، گرمی اور بھوک کی شکایت کرنے لگے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اُس دعا کی برکت سے ایک سفید بادل کو ان پر سائبان بنادیا۔[1]

اُس میدان میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا کی برکت سے ان کے کھانے کا انتظام یوں ہوا کہ انہیں مَنّ اور سَلْوٰی ملنا شروع ہو گیا۔ "من" بالکل سفید شہد کی طرح ایک حلوہ تھا یا سفید رنگ کا شہد ہی تھا جو روزانہ آسمان سے برف کی طرح برستا تھا جبکہ سلوٰی پکی ہوئی بٹیریں تھیں یہ بھی آسمان سے نازل ہوتی تھیں یہ دونوں چیزیں ہفتے کو بالکل نہ آتیں، اس کے علاوہ روزانہ پہنچتیں، جمعہ کو دُگنی (ڈبل) آتیں۔ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جمعہ کو ہفتے کے لیے بھی جمع کر لو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرنا۔ بنی اسرائیل نے حکمِ الٰہی کی نافرمانی کی اور ایک دن سے زیادہ کا کھانا جمع کیا تو وہ سڑ گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ نعمت آنا بند ہو گئی۔ یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم ہوئے اور آخرت میں سزا کے مستحق ہوئے۔[2]

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل نہ ہوتے تو نہ کھانا کبھی خراب ہوتا اور نہ گوشت سڑتا۔[3] معلوم ہوا کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اُسی تاریخ سے شروع ہوا، ورنہ اس سے پہلے نہ کھانا خراب ہوتا تھا نہ گوشت سڑتا تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 1، البقرۃ: 57

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ
اور	ہم نے سایہ بنادیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	مَنّ	اور	سلوٰی	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں

اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنادیا اور تمہارے اوپر من اور سلوٰی اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی

مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾
جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ تھے	اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے

پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴾1﴿... اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات پر ہر صورت عمل کرنا چاہیے۔

﴾2﴿... رسولوں کی دعاؤں کی برکت سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

﴾3﴿... اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

﴾4﴿... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔

﴾5﴿... گناہ سے انسان خود اپنا نقصان کرتا ہے۔

﴾6﴿... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے، بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ پر توکل نہ کیا اور منع ہونے کے باوجود ایک دن سے زیادہ کا رزق ذخیرہ کیا تو ان سے وہ نعمت چھن گئی۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: بنی اسرائیل کو کونسا ملک چھوڑنے کا حکم دیا گیا؟

جواب: ____________________

سوال 2: بنی اسرائیل پر کس چیز نے سایہ کیا؟

جواب: ____________________

سوال 3: بنی اسرائیل پر کھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیزیں بھیجیں؟

جواب: ____________________

سوال 4: کھانا خراب ہونے کی ابتدا کب ہوئی؟

جواب: ____________________

سوال 5: بنی اسرائیل سے مَن وسلوٰی کی نعمت کیوں چھن گئی؟

جواب: ______________________________

____

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیے:

﴿1﴾	بنی اسرائیل کو ملکِ شام چھوڑنے کا حکم دیا گیا تھا۔	صحیح	غلط
﴿2﴾	بنی اسرائیل کے اوپر ایک درخت نے سایہ کیا۔	صحیح	غلط
﴿3﴾	بنی اسرائیل پر من وسلوی اتارا گیا۔	صحیح	غلط
﴿4﴾	حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بنی اسرائیل کو قوم عمالقہ کے خلاف جہاد کرنے کا حکم سنایا۔	صحیح	غلط

کرنے کے کام:

﴿1﴾... یہ واقعہ ذہن نشین کرکے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... اس واقعہ کو ذہن میں رکھ کر اپنے بارے میں غور وفکر کریں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کتنی نعمتیں دی ہیں اور کیا ہم اس کا شکر کرتے ہیں؟

دستخط ٹیچر: ______________

دستخط سرپرست: ______________

مجاھدوں کے لئے رزق

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے ہمیں کفار کے مقابلے پر بھیجا اور کھجور کی ایک بوری بطور زادِراہ عنایت فرمائی۔ ہمارے سپہ سالار (یعنی کمانڈر) حضرت ابو عبیدہ روزانہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے جو رات تک کافی ہو جاتی۔ ہم ساحل سمندر پر پہنچے تو وہاں بڑے ٹیلے کے مانند ایک بہت بڑی مچھلی پڑی تھی، حضرت ابو عُبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: یہ مُردار ہے، پھر خود ہی فرمایا: ہم راہِ خدا میں ہیں اور آپ حضرات حالت مجبوری میں ہو اِس لیے (اسے) کھالیجئے۔ ہم نے ایک ماہ اس پر گُزارہ کیا اور ہم 300 (آدمی) تھے حتی کہ ہم فَربِہ (موٹے) ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم اُس (مچھلی) سے بیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹتے۔ (اس مچھلی کی آنکھ کا حلقہ اتنا بڑا تھا کہ) حضرت ابو عُبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو اُس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھادیا (تو سب آگئے)۔ اُس کی ایک پسلی (کمان کی طرح) کھڑی کی پھر ایک بڑے اُونٹ پر کَجاوہ کسا اور وہ اس (پسلی کی کمان) کے نیچے سے گزر گیا۔ ہم نے اس کے خشک گوشت کے ٹکڑے کھانے کے لئے ساتھ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو نبی کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور اس کا ذِکر کیا تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ رِزْق تھا جو اللہ کریم نے تمہارے لیے پَیدا فرمایا، کیا تمہارے پاس اُس گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہو تو) ہمیں بھی کِھلاؤ۔ ہم نے حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی جناب میں اُس مچھلی کا گوشت بھیجا تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے تناوُل فرمایا۔ (مسلم، ص1070، حدیث: 1935)

سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق

تعارف و مضامین:

اِنْشِقَاق کا معنی ہے پھٹنا، اِس سورت کا یہ نام اِس کی پہلی آیت میں موجود لفظ "اِنْشَقَّتْ" سے ماخوذ ہے۔
اس سورت کا مرکزی مضمون قیامت کی ہولناکیوں کا بیان ہے۔ اس سورت میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) ابتداء میں قیامت کے وقت کائنات میں ہونے والی بعض تبدیلیاں بیان کی گئیں۔ (2) ہر انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اَعمال کا حساب ضرور دے گا اور اپنے اَعمال کی جزا یا سزا پائے گا۔ (3) قیامت کے دن جس کو اَعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا اور جنہیں پیٹھ کے پیچھے سے اَعمال نامہ دیا جائے گا وہ عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے موت مانگیں گے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (4) تین قسمیں ذکر کرکے فرمایا گیا کہ قیامت کے دن مشرکین ہولناک اور مشکل ترین اَحوال کا سامنا کریں گے۔ (5) سورت کے آخر میں اِیمان قبول نہ کرنے پر کفار و مشرکین وغیرہ کو دردناک عذاب سے ڈرایا گیا، جو لوگ ایمان لائے، نیک اَعمال کیے تو انہیں ہمیشہ رہنے والے ثواب کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

آسان حساب سے کیا مراد ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک بار میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز کے بعد یہ دعا مانگتے سنا: "اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا" اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ بس بندے کے اعمال نامے کو دیکھا جائے، اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اے عائشہ! قیامت کے دن جس سے اعمال کے حساب کے معاملے میں جرح (پوچھ گچھ) کی گئی تو وہ ہلاک (یعنی عذاب میں گرفتار) ہو جائے گا۔[1]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پارہ 30، الانشقاق

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ

اِذَا	السَّمَآءُ	انْشَقَّتْ ﴿۱﴾	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ	حُقَّتْ ﴿۲﴾	وَ	اِذَا	الْاَرْضُ
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	وہ سنے گا	اپنے رب کا (حکم)	اور	(یہی) اسے لائق ہے	اور	جب	زمین

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور اسے یہی لائق ہے ○ اور جب زمین کو

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا

مُدَّتْ ﴿۳﴾	وَ	اَلْقَتْ	مَا	فِيْهَا	وَ	تَخَلَّتْ ﴿۴﴾	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا
دراز کر دی جائے گی	اور	وہ (باہر) ڈال دے گی	جو کچھ	اس میں (ہے)	اور	خالی ہو جائے گی	اور	وہ سنے گی	اپنے رب کا (حکم)

دراز کر دیا جائے گا ○ اور جو کچھ اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی

وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾

وَ	حُقَّتْ ﴿۵﴾	يٰۤاَيُّهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّكَ	كَادِحٌ	اِلٰى رَبِّكَ	كَدْحًا	فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾
اور	(یہی) اسے لائق ہے	اے	انسان	بیشک تو	دوڑنے والا (ہے)	اپنے رب کی طرف	دوڑنا	پھر ملنے والا (ہے) اس سے

اور اسے یہی لائق ہے ○ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے ○

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿۸﴾

فَاَمَّا	مَنْ	اُوْتِيَ	كِتٰبَهٗ	بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾	فَسَوْفَ يُحَاسَبُ	حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿۸﴾
تو بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا	آسان حساب

تو بہر حال جسے اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ○ تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا ○

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

وَّ	يَنْقَلِبُ	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾	وَ	اَمَّا	مَنْ	اُوْتِيَ	كِتٰبَهٗ
اور	وہ پلٹے گا	اپنے گھر والوں کی طرف	خوش ہوتا ہوا	اور	بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ

اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا ○ اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾	فَسَوْفَ يَدْعُوْا	ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾	وَّ	يَصْلٰى	سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾	اِنَّهٗ	كَانَ
اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)	تو عنقریب وہ مانگے گا	موت	اور	وہ داخل ہوگا	بھڑکتی آگ (میں)	بیشک وہ	تھا

پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ○ تو وہ عنقریب موت مانگے گا ○ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ○ بیشک وہ

فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ

فِيْۤ اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾	اِنَّهٗ	ظَنَّ	اَنْ	لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾	بَلٰى	اِنَّ	رَبَّهٗ
اپنے گھر والوں میں	خوش	بیشک وہ	سمجھا	کہ	وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا	کیوں نہیں	بیشک	اس کا رب

اپنے گھر والوں میں خوش تھا ○ بیشک اس نے سمجھا کہ وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا ○ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب

كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

كَانَ	بِهٖ	بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّيْلِ	وَ	مَا	وَسَقَ ﴿۱۷﴾
ہے	اس کو	دیکھنے والا	تو مجھے قسم ہے	شام کے اجالے کی	اور	رات (کی)	اور	(اس کی) جسے	وہ جمع کر دے

اسے دیکھ رہا ہے ○ تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے ○ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کر دے ○

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾	لَتَرْكَبُنَّ	طَبَقًا	عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾	فَمَا	لَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
اور	چاند (کی)	جب	وہ پورا ہو جائے	ضرور تم چڑھو گے	ایک حالت (کی طرف)	ایک حالت سے	تو کیا ہوا	ان کو	وہ ایمان نہیں لاتے

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے ○ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھو گے ○ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَ	اِذَا	قُرِئَ	عَلَيْهِمُ	الْقُرْاٰنُ	لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾	بَلِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾
اور	جب	پڑھا جاتا ہے	ان پر (کے سامنے)	قرآن	(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے	بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلا رہے ہیں

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾	فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	تو تم بشارت سنا دو انہیں	دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو

اور اللہ اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنا دو ○ مگر جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ	غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	ثواب (ہے)	نہ ختم ہونے والا

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جب قیامت قائم ہو گی تو زمین برابر کر کے دراز کر دی جائے گی، اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

﴿2﴾... زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر نکال دے گی۔

﴿3﴾... مومنوں کا حساب نرمی سے ہو گا، ان کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

﴿4﴾... ہر مسلمان کو چاہیے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے عمل کرے اور ناراض کرنے والے اعمال سے اپنے آپ کو بچائے۔

﴿5﴾... جنہوں نے اپنے کفر سے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک اَعمال کیے اُن کے لیے آخرت میں دائمی ثواب ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: جب قیامت آئے گی تو آسمان اور زمین کی کیا حالت ہو گی؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قیامت میں لوگوں کو نامۂ اَعمال کس طرح دیا جائے گا؟

جواب: ________________________________

____

سوال 3: مومنین کا حساب کس طرح ہوگا؟

جواب: ________________________________

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سبق میں موجود حدیثِ پاک یاد کیجیے۔

﴿2﴾... حدیثِ پاک میں موجود دُعا زبانی یاد کر کے وقتاً فوقتاً دُعا مانگنے کی عادت بنائیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

قیامت کے دن مسلمانوں کے حساب کی صورتیں

﴿1﴾ قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جنہیں اعمال نامہ دیا ہی نہیں جائے گا اور وہ بغیر حساب و کتاب کے سیدھے جنت میں چلے جائیں گے ﴿2﴾ بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ان سے تحقیق اور جَرح والا حساب نہیں ہو گا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا جائے گا اور ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا اور اگر کسی سے مطالبہ کیا گیا تو اسے کوئی عذر کام نہ آئے گا اور نہ وہ کوئی حجت پائے گا اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا۔ ﴿3﴾ بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ جب وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو ان کے ہر عمل کی پوچھ گچھ ہو گی، ان کا کوئی گناہ نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور انہیں برے اعمال کی سزا کاٹنے کے لئے ایک مخصوص مدت تک جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں، قیامت کے دن آسان حساب لئے جانے کی دعا مانگا کرے۔

صراط الجنان 587/10 ملخصاً

دھوکا مت دیجئے

السلام علیکم امی جان! عمران نے اسکول بیگ رکھتے ہوئے کہا۔

وعلیکم السلام بیٹا! ہاتھ منہ دھو کر آجاؤ میں کھانا لگا دیتی ہوں۔ عمران کی امی نے دستر خوان لگاتے ہوئے کہا۔

امی جان! آج میں بہت خوش ہوں، بہت مزہ آیا مجھے۔ عمران نے دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا! وہ کیسے؟ امی نے عمران کی پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے پوچھا۔

عمران بولا: امی میں نے آج شہباز کو بے وقوف بنا دیا۔ میں نے اُسے کہا: تم اسکول کے مین گیٹ پر کھڑے ہو کر میرا انتظار کرنا ہم اکٹھے گھر چلیں گے، شہباز نے حامی بھر لی لیکن جب چھٹی ہوئی تو میں چپکے سے گھر آ گیا شہباز وہیں کھڑا میرا انتظار کر رہا ہو گا۔

بیٹا! یہ تو بہت بُری بات ہے، یہ تو دھوکا ہے۔ آپ کو اپنے دوست کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ امی نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اس طرح آپ اپنے دوستوں میں اعتماد کھو بیٹھیں گے اور ویسے بھی کسی کو دھوکا دینا بہت بڑا گناہ ہے اللہ پاک نے دھوکا دینے والوں کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: زمین میں بڑائی چاہنے اور برا مکروفریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا مکروفریب اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے ٹلنا نہ پاؤ گے۔ (1)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دھوکا دینے والے کے بارے میں بہت سخت سزائیں ارشاد فرمائیں ہیں میں تمہیں کچھ حدیثیں سناتی ہوں:

(1) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے ہم سے دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (2)

(2) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مکر، دھوکا اور خیانت جہنم میں ہے (یعنی مکر، دھوکا اور خیانت کرنے والا جہنم میں ہے)۔ (3)

(3) پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دھوکے باز جنت میں داخل نہ ہو گا اور نہ ہی بخیل اور احسان جتلانے والا۔ (4)

(4) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْ ضَرَّہٗ اَوْمَا کَرَہٗ یعنی وہ شخص ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے جو مسلمان کو دھوکا دے یا تکلیف پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے۔ (5)

امی آپ نے مجھے بہت ہی اچھی اور کام کی بات بتائی میں اللہ پاک سے اس گناہ کی توبہ کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کو دھوکا نہیں دوں گا اور شہباز سے معافی بھی مانگوں گا۔ عمران نے کہا۔

امی نے عمران کا ماتھا چومتے ہوئے کہا: شاباش میرا بچہ! ہاں اپنے دوست شہباز سے معافی مانگ کر اُسے راضی کر لینا کیونکہ ہو سکتا ہے تمہارے اس طرح کرنے سے اُس کی دِل آزاری ہو گئی ہو۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 22، فاطر: 43

اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا

اسْتِكْبَارًا	فِي الْأَرْضِ	وَ	مَكْرَ السَّيِّئِ	وَ	لَا يَحِيْقُ	الْمَكْرُ السَّيِّئُ	إِلَّا
بڑائی چاہنے (کی وجہ سے)	زمین میں	اور	برا مکر و فریب (کرنے کی وجہ سے)	اور	نہیں گھیر تا، نہیں پڑتا	برا مکر و فریب	مگر

زمین میں بڑائی چاہنے اور برا مکر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا مکر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر

بِأَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ

بِأَهْلِهٖ	فَهَلْ	يَنْظُرُوْنَ	إِلَّا	سُنَّتَ الْأَوَّلِيْنَ	فَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا
اپنے چلنے والے کو	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	پہلے لوگوں کے دستور (کا)	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	کوئی تبدیلی

پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾

وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾
اور	ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	ٹالنا

اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے ٹالنا نہ پاؤ گے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کسی کو دھوکا دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

﴿2﴾... دھوکا دینے والا دوسروں میں اپنا اعتماد کھو بیٹھتا ہے پھر اس کی بات کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

﴿3﴾... دھوکا دینے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: دھوکا دینے والے کے بارے میں قرآن میں کیا حکم ہے؟

جواب: ____________________

سوال 2: دھوکا دینے والے کے بارے میں حدیث میں کیا کیا سزائیں بیان کی گئی؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: عمران کی امی نے اُسے کتنی حدیثیں سنائیں؟ اُن میں سے کوئی ایک حدیث لکھیں۔

جواب: ____________________

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾... اپنے دوستوں کو دھوکے کے گناہ کے بارے میں بتایئے۔

﴿2﴾... دھوکے کے متعلق دو حدیثیں یاد کر کے اپنے دوستوں اور گھر والوں کو سنایئے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

دھوکا دینے کا گناہ

حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا اسے دھوکا دیا تو وہ ملعون ہے۔" (ترمذی، 3/378، حدیث: 1948)

دھوکا کسے کہتے ہیں

حضرت علامہ عبد الرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔ (فیض القدیر، 6/240)

حضرت ابراہیم بن اسحاق بغدادی حَرْبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: دھوکا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو ظاہر کرے اور اس کے خلاف (حقیقت) کو چھپائے یا کوئی بات کہے اور اس کے خلاف (حقیقی بات) کو چھپائے۔ (غریب الحدیث للحربی، 2/658)

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

تعارف و مضامین:

ستاروں کی منزلوں کو بُروج کہتے ہیں۔ اِس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے بُرجوں والے آسمان کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ بُروج" کہتے ہیں۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اِس میں سابقہ اُمتوں کے اَحوال بیان کر کے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیّتوں پر تسلی دی گئی ہے۔ اِس سورت میں مزید یہ مضامین بھی بیان کیے گئے ہیں: (1) سورت کی ابتدائی آیات میں مختلف چیزوں کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا گیا کہ کفارِ قریش بھی اِسی طرح ملعون ہیں جس طرح کھائی میں آگ بھڑکانے والے۔ (2) بعض سابقہ امتوں کے واقعات بیان کئے گئے، انہی واقعات کے ضمن میں بتایا گیا کہ مسلمان مَردوں اور عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے والے جو لوگ حالتِ کفر میں مر گئے اُن کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ (3) اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہُت شدید ہے۔ وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے، عزت والے عرش کا مالک اور ہمیشہ جو چاہے کرنے والا ہے۔ (4) سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ سابقہ امتوں کے انجام سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآنِ مجید کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، قرآن کو شاعری اور کہانت کی کتاب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔[1]

کھائی والوں کا واقعہ:

حضرت صُہَیْب رومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، آپ میرے پاس ایک لڑکا بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ بادشاہ نے اس کے پاس جادو سیکھنے کے لیے ایک لڑکا بھیج دیا، وہ لڑکا جس راستے سے گزر کر جادوگر کے پاس جاتا اس راستے میں ایک راہب رہتا تھا، وہ لڑکا (روزانہ) اس راہب کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سننے لگا اور اُس راہب کا کلام اِس لڑکے کے دل میں اترتا جا رہا تھا۔ جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس پہنچتا تو (دیر سے آنے پر) جادوگر اسے مارتا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی تو راہب نے کہا: جب تمہیں جادوگر سے خوف ہو تو کہہ دینا: گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو ان سے کہہ دینا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا۔ یہ سلسلہ یونہی جاری تھا کہ اسی دوران ایک بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکے نے سوچا: آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر تجھے راہب کے

کام جادوگر سے زیادہ پسند ہیں تو اس پتھر سے جانور کو ہلاک کر دے تاکہ لوگ راستے سے گزر سکیں۔ چنانچہ جب لڑکے نے پتھر مارا تو وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا اور لوگ گزر گئے۔ پھر اس نے راہب کے پاس جا کر واقعے کی خبر دی تو اس نے کہا: اے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو، تمہارا مرتبہ وہاں تک پہنچ گیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ عنقریب تم مصیبت میں گرفتار ہو گے اور جب تم مصیبت میں گرفتار ہو تو کسی کو میرا پتا نہ دینا۔

بیمار شفا پانے لگے:

اس کے بعد اس لڑکے کی دعائیں قبول ہونے لگیں اور اس کی دعا سے پیدائشی اندھے اور برص کے مریض اچھے ہونے لگے اور وہ تمام بیماریوں کا علاج کرنے لگا۔ بادشاہ کا ایک ساتھی نابینا ہو گیا تھا، اس نے جب یہ خبر سنی تو وہ اس لڑکے کے پاس بہت سے تحائف لے کر آیا اور اس سے کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہ سب چیزیں تمہیں دے دوں گا۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا تو بادشاہ نے پوچھا: تمہاری بینائی کس نے لوٹائی ہے؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: کیا میرے سوا تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میرا اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اَذِیَّت دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا پتا نہ بتادیا۔ پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹے! تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ تم پیدائشی اندھوں کو ٹھیک کر دیتے ہو، برص کے مریضوں کو تندرست کر دیتے ہو اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کرتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا: شفا تو میرا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس وقت تک اسے اَذِیَّت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کا پتا نہ بتادیا۔

راہب کا قتل:

بادشاہ نے راہب کو گرفتار کر کے کہا اپنے دین سے پھر جاؤ۔ راہب نے انکار کر دیا تو بادشاہ نے آرا منگوا کر اس کے سر کے درمیان رکھا اور اسے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھا اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر اس لڑکے کو بلایا اور اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس لڑکے نے انکار کر دیا۔

لڑکے کے قتل کی تدبیریں:

بادشاہ نے اپنے چند ساتھیوں سے کہا: اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ، اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس لڑکے نے دعا کی! اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا

لے۔ اسی وقت ایک زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ پہاڑ سے نیچے گر گئے۔ اس کے بعد وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا۔ بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسے بیچ سمندر میں لے جاؤ، اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ وہ لوگ اسے سمندر میں لے گئے تو اس نے دعا کی: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ کشتی فوراً الٹ گئی اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ غرق ہو گئے۔ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس چلا گیا تو بادشاہ نے پوچھا: جو لوگ تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا۔ پھر اس نے بادشاہ سے کہا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکو گے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو۔ بادشاہ نے کہا: بتا کیا بات ہے، اس نے کہا: تو ایک میدان میں لوگوں کو جمع کر اور مجھے درخت کے تنے پر سولی چڑھا پھر میرے تَرکَش (تیر رکھنے کا خول) سے ایک تیر لے کر کمان میں رکھ اور یہ الفاظ کہتے ہوئے مجھے تیر مار بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ (یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے)، جب تو ایسا کرے گا تو مجھے قتل کر سکے گا۔ چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر کے لڑکے کو سولی پر لٹکا کر اس کے تَرکَش (تیر رکھنے کا خول) سے ایک تیر لیا اور کمان میں رکھ کر بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ کہا اور تیر چھوڑ دیا، وہ تیر لڑکے کی کنپٹی میں لگا، لڑکے نے تیر لگنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور انتقال کر گیا۔

لوگ مسلمان ہو گئے:

لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا کہ کیا تم نے دیکھا کہ جس سے تم ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ نے وہی کچھ تمہارے ساتھ کر دیا اور تمام لوگ ایمان لے آئے۔ اس نے گلیوں کے کناروں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا، جب ان کی کھدائی مکمل ہوئی تو ان میں آگ جلوائی گئی، پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے آگ میں ڈال دو۔ چنانچہ لوگ اس آگ میں ڈالے جانے لگے یہاں تک کہ ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ آئی، وہ آگ میں داخل ہونے سے کچھ ہچکچانے لگی تو بچے نے کہا: اے ماں صبر کر! تو حق پر ہے (اور وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے)۔ (2)

آگ میں جانے سے پہلے ہی رُوحیں قبض:

حضرت ربیع بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے آگ میں جانے سے پہلے ہی اُن کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔ (3)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، البروج

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾	وَ	الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾	وَ	شَاهِدٍ	وَّ	مَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾
برجوں والے آسمان کی قسم	اور	وعدہ کئے گئے دن (کی)	اور	گواہ (دن کی)	اور	حاضر کئے ہوئے (دن کی)

برجوں والے آسمان کی قسم ○ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ○ اور گواہ دن کی اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں ○

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّهُمْ

قُتِلَ	اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾	النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾	اِذْ	هُمْ	عَلَيْهَا	قُعُوْدٌ ﴿٦﴾	وَّ	هُمْ
مارے جائیں	کھائی والے	بھڑکنے والی آگ (والے)	جب	وہ	اس (کے کناروں) پر	بیٹھے ہوئے (تھے)	اور	وہ

کھائی والوں پر لعنت ہو ○ بھڑکتی آگ والے ○ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے ○ اور وہ

عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ

عَلٰى	مَا	يَفْعَلُوْنَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	شُهُوْدٌ ﴿٧﴾	وَ	مَا نَقَمُوْا	مِنْهُمْ	اِلَّآ
(اس) پر	جو	وہ کر رہے تھے	ایمان والوں کے ساتھ	گواہ (ہیں)	اور	انہیں برا نہ لگا	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	مگر

خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ○ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی

اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَنْ	يُّؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾	الَّذِيْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یہ کہ	وہ ایمان لائے	اللہ پر	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	ہر تعریف کے لائق (ہے)	جس کے لئے	آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)

کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ○ وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿٩﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	فَتَنُوْا	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ
اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	آزمائش میں ڈالا	مسلمان مردوں	اور	مسلمان عورتوں (کو)

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ثُمَّ	لَمْ يَتُوْبُوْا	فَلَهُمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ	عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
پھر	انہوں نے توبہ نہ کی	تو ان کے لئے	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	ان کے لئے	آگ کا عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ○ بے شک جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ⑪

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ⑪
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے،نیک	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	یہی	بڑی کامیابی (ہے)

اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے ○

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ⑫ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۚ⑬

اِنَّ	بَطْشَ رَبِّكَ	لَشَدِيْدٌ ⑫	اِنَّهٗ	هُوَ	يُبْدِئُ	وَ	يُعِيْدُ ⑬
بیشک	تیرے رب کی پکڑ	ضرور بہت سخت (ہے)	بیشک وہ	وہی	(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا

بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ○ بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ⑭ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ⑮ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ⑯

وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الْوَدُوْدُ ⑭	ذُو الْعَرْشِ	الْمَجِيْدُ ⑮	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ ⑯
اور	وہی	بہت بخشنے والا	نہایت محبت فرمانے والا (ہے)	عرش کا مالک	بڑی عظمت والا	(ہمیشہ) کرنے والا	(اس) کو جو	وہ چاہے

اور وہی بہت بخشنے والا ہے، نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ⑰ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ؕ⑱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ⑰	فِرْعَوْنَ	وَ	ثَمُوْدَ ⑱	بَلِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
کیا	آئی تمہارے پاس	لشکروں کی بات	فرعون	اور	ثمود	بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ کافر

فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ⑲ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ⑳ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ㉑

فِيْ تَكْذِيْبٍ ⑲	وَّ	اللّٰهُ	مِنْ وَّرَآئِهِمْ	مُّحِيْطٌ ⑳	بَلْ	هُوَ	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ㉑
جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں)	اور	اللہ	ان کے پیچھے سے	گھیرے ہوئے (ہے)	بلکہ	وہ	بہت بزرگی والا قرآن (ہے)

جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۧ㉒

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ㉒
لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)

لوحِ محفوظ میں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... جمعہ اور عرفہ کے دن بڑی برکت والے ہیں۔

﴿2﴾ ... آسمان میں بارہ برج ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات ہیں اس لئے ان کی قسم ارشاد فرمائی گئی۔

﴿3﴾ ... ایمان والوں کو راہِ خدا میں پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرنا چاہیے۔

﴿4﴾ ... اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔

﴿5﴾ ... قرآنِ مجید کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں سے بڑا ہے اور وہ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ بروج میں کن لوگوں پر لعنت کی گئی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: سورۂ بروج میں کس چیز کو بڑی کامیابی قرار دیا گیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: سورۂ بروج میں قرآن کے بارے میں کفار کے کس نظریے کا رَد فرمایا گیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: سبق میں موجود حدیث کی روشنی میں بتایئے وعدے کے دن، حاضر ہونے کے دن اور گواہ کے دن سے کیا مراد ہے؟

جواب: ____________________

____

خالی جگہیں پر کیجیے:

﴿1﴾ ... قیامت کا دن ________ ہے اور قیامت آ کر ہی رہے گی۔

﴿2﴾ ... کھائی والوں کی طرح کفارِ مکہ پر بلکہ ________ پر اللہ کی لعنت ہے۔

﴿3﴾ ... کافر مومن کے ________ کی وجہ سے اس کا دشمن ہے۔

﴿4﴾ ... مومنین اور نیک لوگوں کا ________ میں داخلہ بڑی کامیابی ہے۔

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿4﴾ ... کیا آج آپ نے کسی دوست کو کوئی اچھی بات بتائی؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... نیچے دیئے گئے نام نقشے میں سے تلاش کیجیے۔

قرآنِ مجید۔ اللہ تعالیٰ۔ لوحِ محفوظ۔ قومِ ثمود۔ اللہ کے ولی۔ ایمان والے۔ بڑی کامیابی۔

ج	ب	س	و	ے	ر	گ	ق	چ	ہ	و	ذ	ا
چ	ن	ر	ط	ی	ٹ	س	ا	ئ	ق	ث	ب	ز
ا	ح	ت	ا	غ	ف	ڈ	ل	ش	ء	گ	ڑ	ع
ل	ض	خ	ی	ن	ط	ے	ل	ہ	ی	ے	ی	ب
ل	ز	ش	م	ب	چ	ص	ہ	ھ	ل	م	ک	ط
ہ	ف	د	ا	ف	ا	ش	ت	ض	و	خ	ا	غ
ک	پ	ء	ن	و	ظ	غ	ع	ڈ	ح	و	م	ق
ے	ہ	ئ	و	ت	ق	ر	ا	ن	م	ج	ی	د
و	ق	ٹ	ا	ز	ژ	ھ	ل	ت	ح	ے	ا	گ
ل	م	ھ	ل	خ	ھ	ص	ی	ب	ف	ہ	ب	ش
ی	ہ	ڈ	ے	ز	ء	ژ	ض	ق	و	ع	ی	ء
چ	ض	ف	چ	گ	ر	ع	غ	ح	ظ	و	ق	ط
ن	ے	ق	و	م	ث	م	و	د	غ	ڈ	س	ھ

﴿2﴾... سبق میں موجود واقعہ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنایئے۔

دستخط ٹیچر: ____________

دستخط سرپرست: ____________

ختمِ نبوت

خاتم النبیین کا معنٰی:

خاتم النبیین ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لقب ہے۔ یاد رہے لفظِ خاتم خَتْم سے بنا ہے جس کے لغوی معنیٰ ہیں مہر لگانا۔ اصطلاح میں اس کے معنیٰ ہیں تمام کرنا، ختم کرنا، بند کرنا، کیونکہ مہر یا تو مضمون کے آخر پر لگتی ہے جس سے مضمون بند ہو جاتا ہے یا پارسل بند ہونے پر لگتی ہے جب نہ کوئی شے اس میں داخل ہو سکے نہ خارج۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبیوں میں سب سے آخر میں دنیا میں تشریف لانے والے ہیں آپ کے آنے سے نبوت پر مہر لگ گئی یعنی اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی تشریف نہ لائے گا۔

ختمِ نبوت اور قرآنی آیات:

رب تعالیٰ فرماتا ہے: مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ [(1)]

محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔

اس جگہ خَاتَم عرفی معنیٰ میں استعمال ہوا یعنی آخری اور پچھلا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کو نبوت ملنا ناممکن ہے۔ اس معنیٰ کی تائید مندرجہ ذیل آیات سے ہوتی ہے:

(1) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ [(2)]

آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔

مفسرین فرماتے ہیں: دین کا مکمل کرنا یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہو گا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا، سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں۔

(2) ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ [(3)]

پھر تشریف لائیں تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کریں تو تم سب نبی ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام نبیوں کی تصدیق کی ہے۔ کسی نبی کی بشارت یا خوشخبری نہیں دی۔ پچھلے نبی کی تصدیق ہوتی ہے اور آئندہ کی بشارت۔ اگر آپ کے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو آپ اس کے بشیر بھی ہوتے۔

(3) فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیْدًا [(4)]

تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان لائیں گے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے پیغمبروں اور ان کی امتوں پر گواہ ہیں لیکن کوئی نبی حضور یا حضور کی امت کا گواہ نہیں جس سے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ضروری نوٹ: خاتم النبیین کا مطلب "آخری نبی" خود ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا اور اس پر امت کا اجماع رہا۔

ختمِ نبوت پر احادیث:

احادیث میں واضح طور پر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

(1) حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ "میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔"(5)

(2) میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک نہایت خوبصورت مکان بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس مکان کے ارد گرد گھومتے، اس کی تعریف کرتے اور کہتے اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔(6)

(3) میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، میں حاشِر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہو گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔(7)

(4) رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا نہ کوئی نبی۔(8)

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے زمانے ہی میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے بارے میں بیان فرما دیا تھا، آپ نے فرمایا: "عنقریب میری امت میں تیس (30) کذاب (بڑے جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"(9) ان میں سے کچھ نے تو رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے ہی میں، کچھ نے صحابہ کے زمانے میں اور کچھ نے طویل عرصہ گزرنے کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔(10) مُسَیْلَمَہ کَذَّاب، اَسوَد عَنْسی، مُختار ثَقَفی، حارِث کَذَّاب اور مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔

کیا اب کسی نبی کا آنا ممکن ہے؟

قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں۔ اب کسی نبی کا آنا ممکن نہیں اور آپ کو آخری نبی ماننا فرض ہے لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خاتم النبیین مانے۔ جو آپ کو آخری نبی نہ مانے یا آپ کے بعد کسی اور کو نبی مانے یا کسی کو نبوت ملنا ممکن سمجھے وہ کافر ہے کیونکہ اس میں قرآن و حدیث اور دینِ اسلام کے بنیادی عقیدہ کی نفی پائی جا رہی ہے۔(11)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 5، النساء:136

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اٰمِنُوْا①	بِاللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِيْ	نَزَّلَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ایمان رکھو	اللہ پر	اور	اس کے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	اس نے نازل کی

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ

عَلٰى	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ	مِنْ	قَبْلُ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ
پر	اپنے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	نازل کی	سے	(اس سے) پہلے	اور	جو	انکار کرے	اللہ کا

اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی (ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو اور جو اللہ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَقَدْ	ضَلَّ	ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾
اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں	اور	آخرت کے دن (کا)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا	دور کی گمراہی (میں)

اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں جا پڑا○

پارہ 17، الانبیاء:107

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَ	مَآ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	رَحْمَةً	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾
اور	ہم نے نہیں بھیجا تجھے	مگر	رحمت (بنا کر)	تمام جہان والوں کے لئے

اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا○

پارہ 22، الاحزاب:40

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَآ اَحَدٍ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ	وَ	لٰكِنْ	رَّسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
نہیں ہے	محمد	کسی ایک کا (بھی) باپ	تمہارے مردوں میں سے	اور	لیکن	اللہ کا رسول (ہے)	اور	تمام نبیوں میں آخری (نبی)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں

① اگر یہ خطاب حقیقی مسلمانوں کو ہے تو اس کا معنی ہوگا کہ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور اگر یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اے بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تم مکمل ایمان لاؤ۔ اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہو تو اس کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لاؤ۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾
اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○

پارہ 9، الاعراف: 158

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنِّيْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا	الَّذِيْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
تم کہو	اے	لوگو	بیشک میں	(اس) اللہ کا رسول (ہوں)	تم سب کی طرف	جس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے،

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	يُحْيٖ	وَ	يُمِيْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ	النَّبِيِّ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	وہ زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	نبی

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں،

الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

الْاُمِّيِّ	الَّذِيْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ	وَ	اتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾
(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)	جو	ایمان لاتا ہے	اللہ اور اس کی تمام باتوں پر	اور	پیروی کرو اس (رسول) کی	تاکہ تم	ہدایت پا جاؤ

(کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں، اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پالو ○

پارہ 18، الفرقان: 1

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ ﴿۱﴾

تَبٰرَكَ	الَّذِيْ	نَزَّلَ	الْفُرْقَانَ	عَلٰى عَبْدِهٖ	لِيَكُوْنَ	لِلْعٰلَمِيْنَ	نَذِيْرًا ﴿۱﴾
بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جس نے	نازل فرمایا	قرآن	اپنے بندے پر	تاکہ وہ ہو	تمام جہانوں کے لیے	ڈر سنانے والا

وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو ○

پارہ 6، المائدۃ: 3

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ

حُرِّمَتْ	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةُ	وَ	الدَّمُ	وَ	لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَاۤ	اُهِلَّ
حرام کر دیا گیا	تمہارے اوپر	مردار	اور	خون	اور	سور کا گوشت	اور	(وہ جانور) جو	(ذبح کے وقت) پکارا جائے

تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیرُاللہ کا نام

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ

لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	وَ	الْمُنْخَنِقَةُ	وَ	الْمَوْقُوْذَةُ	وَ	الْمُتَرَدِّيَةُ
اللہ کے غیر (کا نام)	اس پر	اور	گلا گھونٹنے سے مرنے والا	اور	چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا	اور	بلندی سے گر کر مرنے والا

پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور وہ جو بغیر دھاری دار چیز (کی چوٹ) سے مارا جائے اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو اور

وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫

وَ	النَّطِيْحَةُ	وَ	مَآ	اَكَلَ	السَّبُعُ	اِلَّا	مَا	ذَكَّيْتُمْ
اور	سینگ لگنے سے مرنے والا	اور	جو (جسے)	کھا جائیں	درندے	مگر	جو (جنہیں)	تم نے ذبح کر لیا

جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے کھا لیا ہو مگر (درندوں کا شکار کیا ہوا) وہ جانور جنہیں تم نے (زندہ پا کر) ذبح کر لیا ہو

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

وَ	مَا	ذُبِحَ	عَلَى النُّصُبِ	وَ	اَنْ	تَسْتَقْسِمُوْا	بِالْاَزْلَامِ	ذٰلِكُمْ	فِسْقٌ
اور	جو	ذبح کیا گیا	بتوں (کے آستانے) پر	اور	یہ کہ	قسمت معلوم کرو	مخصوص تیروں کے ساتھ	یہ (کام)	گناہ (ہے)

اور جو کسی بت کے آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور (حرام ہے) کہ پانسے ڈال کر قسمت معلوم کرو یہ گناہ کا کام ہے۔

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ

اَلْيَوْمَ	يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	مِنْ دِيْنِكُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِ	اَلْيَوْمَ	اَكْمَلْتُ
آج	مایوس ہو گئے وہ جنہوں نے کفر کیا	تمہارے دین سے	تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	آج	میں نے مکمل کر دیا

آج تمہارے دین کی طرف سے کافر ناامید ہو گئے تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے

لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

لَكُمْ	دِيْنَكُمْ	وَ	اَتْمَمْتُ	عَلَيْكُمْ	نِعْمَتِيْ	وَ	رَضِيْتُ	لَكُمُ	الْاِسْلَامَ	دِيْنًا
تمہارے لئے	تمہارا دین	اور	پوری کر دی	تمہارے اوپر	اپنی نعمت	اور	پسند کیا	تمہارے لئے	اسلام (کو)	دین

تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③

فَمَنِ	اضْطُرَّ	فِيْ مَخْمَصَةٍ	غَيْرَ مُتَجَانِفٍ	لِّاِثْمٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ③
تو جو	مجبور ہو جائے	بھوک پیاس کی شدت میں	نہ مائل ہونے والا	گناہ کی طرف	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان

تو جو بھوک پیاس کی شدت میں مجبور ہو اس حال میں کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو (تو وہ کھا سکتا ہے۔) تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

پارہ 22، سبا: 28

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

وَ	مَآ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	كَآفَّةً لِّلنَّاسِ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا
اور	ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر	تمام لوگوں کیلئے	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بنا کر)

اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾			
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ
نہیں جانتے	اکثر لوگ	لیکن	اور
لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ○			

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔

﴿2﴾... پہلے نبی کسی خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے لیکن ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔

﴿3﴾... دینِ اسلام ہی اللہ کریم کا پسندیدہ و مقبول دین ہے۔

﴿4﴾... ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انبیاء و ملائکہ، انسان و جنات، حیوانات و نباتات الغرض ہر چیز کے لیے رحمت ہیں۔

﴿5﴾... جس طرح قرآنِ مجید اور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح گزشتہ آسمانی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: خاتم النبیین کس کا لقب ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: عقیدۂ ختم نبوت کیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: کیا عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرنے والا مسلمان کہلائے گا؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: قرآنِ کریم کی ایک ایسی آیت کا ترجمہ لکھیے جس میں اس بات کا بیان ہو کہ حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں؟

جواب: ____________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... خاتم کا معنیٰ ہے ______ اور ______ کسی بھی چیز کے مکمل اور ختم ہونے پر لگائی جاتی ہے۔

﴿2﴾... دین محمدی کو نامکمل کہنا ______ کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے کہ جو اس دین کے کامل ہونے کو بیان کر رہا ہے۔

﴿3﴾... عنقریب میری امت میں ______ جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

﴿4﴾... جو آپ کو آخری نبی نہ مانے یا آپ کے بعد کسی اور کو ______ مانے یا کسی کو نبوت ملنا ______ سمجھے وہ کافر ہے۔

﴿5﴾... ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے ______ دینے والا اور ______ سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

﴿6﴾... وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے ______ پر قرآن نازل فرمایا تا کہ وہ ______ جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سبق میں موجود ان آیات کو بمع ترجمہ یاد کیجیے جن میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاتم النبیین، بشیر، نذیر اور رحمت ہونے کا ذکر ہے۔

﴿2﴾... جس آیت سے عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت ملتا ہے اسے ذہن نشین کیجیے۔

﴿3﴾... ختمِ نبوت سے متعلق کم از کم دو احادیث یاد کیجیے۔

﴿4﴾... اپنے گھر والوں کو عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں بتایئے اور ان سے بھی اس موضوع کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ______

دستخط سرپرست: ______

سُوْرَۃُ الطَّارِق

تعارف و مضامین:

طارق اُس ستارے کو کہتے ہیں جو رات میں خوب چمکتا ہے نیز رات میں آنے والے شخص کو بھی طارق کہتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ستارے کی قسم اِرشاد فرمائی ہے اس لئے اسے ”سورۂ طارق“ کہتے ہیں۔

اِس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے، حشر و نشر اور حساب و جزا پر ایمان لانے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے نیز یہ مضامین بھی بیان کیے گئے ہیں:

(1) سورت کی ابتداء میں دو قسمیں ذکر فرما کر بتایا گیا کہ ہر انسان پر حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے۔ (2) اِنسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا گیا تاکہ اسے معلوم ہو کہ پہلی بار پیدا کرنے والا رب تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ (3) جب قیامت کے دن عقائد، اعمال اور نیتیں ظاہر کر دی جائیں گی تو اس وقت مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کے پاس کوئی طاقت اور کوئی مددگار نہ ہو گا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے۔ (4) آسمان اور زمین کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا گیا کہ قرآنِ مجید کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ یہ حق اور باطل میں فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ (5) سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دِین کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے جس کی انہیں خبر نہیں۔[1]

ابتدائی آیات کا شانِ نُزول:

ایک رات ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کو تَنَاوُل فرما (کھا) رہے تھے کہ اسی دوران ایک ستارا ٹوٹا اور پوری فضا آگ سے بھر گئی۔ ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔“ ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق میں) یہ آیات نازل فرمائیں۔[2]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الطارق

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

وَالسَّمَآءِ	وَ	الطَّارِقِ ﴿۱﴾	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	الطَّارِقُ ﴿۲﴾	النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾
آسمان کی قسم	اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	رات کو آنے والا	خوب چمکنے والا ستارا (ہے)

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ○ خوب چمکنے والا ستارا ہے ○

Scanned with CamScanner

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾

اِنْ	كُلُّ نَفْسٍ	لَّمَّا	عَلَيْهَا	حَافِظٌ ﴿٤﴾	فَلْيَنْظُرِ	الْاِنْسَانُ	مِمَّ	خُلِقَ ﴿٥﴾
نہیں	کوئی جان	مگر	اس پر	نگہبان (موجود ہے)	تو چاہئے کہ غور کرے	انسان	کس چیز سے	اسے پیدا کیا گیا

کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے ○ انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ○

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾

خُلِقَ	مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾	يَّخْرُجُ	مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾	اِنَّهٗ	عَلٰى رَجْعِهٖ	لَقَادِرٌ ﴿٨﴾
اسے پیدا کیا گیا	اچھل کر نکلنے والے پانی سے	جو نکلتا ہے	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	بیشک وہ (اللہ)	اسے واپس کرنے پر	ضرور قادر (ہے)

اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے ○ بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے ○

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾

يَوْمَ	تُبْلَى	السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾	فَمَا	لَهٗ	مِنْ قُوَّةٍ	وَّ	لَا	نَاصِرٍ ﴿١٠﴾
(جس) دن	جانچا جائے گا	چھپی باتوں (کو)	تو نہ (ہوگی)	آدمی کے لئے	کوئی قوت	اور	نہ	کوئی مددگار

جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا ○ تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾	وَ	الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾	اِنَّهٗ	لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾
لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم	اور	پھاڑی جانے والی زمین (کی)	بیشک وہ (قرآن)	ضرور فیصلہ کردینے والا کلام (ہے)

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے ○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی ○ بیشک قرآن ضرور فیصلہ کردینے والا کلام ہے ○

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾

وَّ	مَا	هُوَ	بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾	اِنَّهُمْ	يَكِيْدُوْنَ	كَيْدًا ﴿١٥﴾	وَّ	اَكِيْدُ	كَيْدًا ﴿١٦﴾
اور	نہیں	وہ	کوئی ہنسی مذاق کی بات	بیشک وہ (کافر)	چالیں چل رہے ہیں	چال	اور	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں	خفیہ تدبیر

اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے ○ بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں ○ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ○

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

فَمَهِّلِ	الْكٰفِرِيْنَ	اَمْهِلْهُمْ	رُوَيْدًا ﴿١٧﴾
تو تم ڈھیل دو	کافروں (کو)	مہلت دو انہیں	تھوڑی سی

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ پاک خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔

﴿2﴾... اللہ پاک کے بعض نام اس کے بندوں کو بھی دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے جبکہ اس سورت میں فرشتوں کو بھی حافظ کہا گیا ہے۔

ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال کو بھی درست رکھنا چاہیے تاکہ قیامت کے دن رسوائی سے بچا جا سکے۔

﴿3﴾... ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال کو بھی درست رکھنا چاہیے تاکہ قیامت کے دن رسوائی سے بچا جا سکے۔

﴿4﴾... روزِ قیامت منکرین کے لیے کوئی مددگار نہ ہوگا جو انہیں رب کے عذاب سے بچا سکے۔

﴿5﴾... قرآن حق و باطل میں فرق اور امتیاز کر دیتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ طارق کی آیت نمبر چار میں کونسا قانونِ الٰہی بیان کیا گیا ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 2: قیامت کے دن رسوائی سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 3: سورۂ طارق کی آیت نمبر 11، 12 میں اللہ تعالیٰ کی کن نعمتوں کا ذکر ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 4: سورۂ طارق میں قرآن کی کونسی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: ______________________________

____

خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... ہر انسان پر رب تعالیٰ کی طرف سے ______ مقرر ہیں جو اس کے تمام نیک و بد اعمال لکھ لیتے ہیں۔

﴿2﴾... جس رب تعالیٰ نے اِنسان کو ______ پیدا کیا ہے وہ اُسے موت کے بعد ______ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

﴿3﴾... قرآن ______ کر دینے والا کلام ہے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ ______ کے حیلوں سے باخبر ہے لیکن وہ کفار اللہ کی ______ سے واقف نہیں۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... جملوں کی ترتیب درست کیجیے۔

فرمانے ہے کسی ہر رب تعالیٰ کی حفاظت قادر پر۔	
ہیں لیتے ظاہر و پوشیدہ تمام اَعمال فرشتے لکھ۔	فرشتے تمام ظاہر و پوشیدہ اعمال لکھ لیتے ہیں
کا ہے طریقہ کا مذاق قرآن اُڑانا کفار۔	
اللہ تعالیٰ اِنسانوں ہے تمام کو پیدا نے فرمایا۔	
ہیں کراماً کاتبین اَعمال والے فرشتوں کو لکھنے کہتے۔	
گناہوں چاہیے طرح ہمیں ہر کے بچنا سے۔	

﴿2﴾... مضامین دیکھ کر آیات کا حوالہ دیجیے:

زمین کی قسم	
بارش کا نزول	
کفار کا مکر	
اللہ کی خفیہ تدبیر	طارق، آیت:16
حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن	

دستخط ٹیچر:______ دستخط سرپرست:______

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 1)

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ آپ کے والد کا نام یعقوب اور والدہ کا نام راحیل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آپ کے نام پر پوری سورت نازل فرمائی ہے۔ آپ نہایت حسین و جمیل تھے۔ آپ کے قصے کو قرآنِ مجید میں سب سے بہترین قصہ فرمایا گیا ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا خواب:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے بارہ سال کی عمر میں خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے، چاند اور سورج آپ کو سجدہ کر رہے ہیں، آپ کے والد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے تعبیر بتائی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھائے گا لیکن میرے بچے! یہ خواب بھائیوں سے مت کہنا ورنہ وہ تمہارے خلاف سازش کریں گے، یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تمام بیٹوں میں سب سے زیادہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے محبت کرتے تھے، آپ کو پتا تھا کہ اس محبت کی وجہ سے میرے بیٹے یوسف سے حسد کرتے ہیں۔ (1)

برادرانِ یوسف کا باہمی مشورہ:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے بے انتہا محبت دیکھ کر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے سوتیلے بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ والد صاحب کی خصوصی محبت حاصل کرنے کے لیے یوسف کو قتل کر دیتے ہیں یا کہیں دور پھینک آتے ہیں، ان میں سے ایک بھائی نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ کسی کنویں میں ڈال دو، چنانچہ انہوں نے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ یوسف کو ہمارے ساتھ کل جنگل کی سیر کے لیے بھیج دیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ اسے بھیڑیا نہ کھا جائے، انہوں نے کہا کہ ہمارے ہوتے ہوئے اسے بھیڑیا کھائے جائے تو ہم کس کام کے ہیں؟ آخر کار آپ نے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ (2)

خون آلودہ قمیص:

سیر کے لیے جاتے ہوئے جب تک وہ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے رہے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو کندھوں پر اُٹھا کر محبت کا اظہار کرتے رہے لیکن جیسے ہی ان کی نظر سے اوجھل ہو کر کچھ دور پہنچے تو آپ کو مارا پیٹا اور پھر آپ کی قمیص اُتار کر آپ کو کنویں میں ڈال دیا، اور قمیص پر بکری کے بچے کا خون لگا کر روتے ہوئے گھر آئے اور یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ ہم دوڑ لگاتے ہوئے دور چلے گئے تھے اور یوسف کو سامان کے پاس بٹھایا تھا، اسی دوران ایک بھیڑیا یوسف کو کھا گیا، اس حادثے سے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو شدید صدمہ پہنچا، بھائیوں نے قمیص پر خون تو لگایا تھا مگر اسے پھاڑنا بھول گئے تھے، یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: سچ تو یہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو لیکن صبر اچھی چیز ہے اور تم جو کہہ رہو اس پر میں اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں۔ (3)

ضروری وضاحت: حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کی یہ ساری حرکات صرف حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تھیں، نفس کی خاطر نہ تھیں۔ اسی لئے انہیں بعد میں سچی توبہ نصیب ہوگئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین

مقصد کے حصول کیلئے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، جیسے یہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کا مقصد والد کی محبت کا حصول تھا جو کہ منصبِ نبوت پر فائز بھی تھے لیکن انہوں نے اس کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اور اس کی مذمت کی گئی۔

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام بازارِ مصر میں:

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو کنویں میں تین دن ہوئے تھے کہ وہاں ایک قافلہ آیا، قافلے والوں نے پانی کے لیے ایک شخص کو بھیجا اس نے پانی کے لیے کنویں میں ڈول ڈالا تو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اس ڈول سے لٹک کر باہر آ گئے، یہ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور آپ کو غلام بنالیا، پھر آپ کو مصر کے بازار میں آپ کے وزن کے برابر سونے، اتنی ہی چاندی، مشک اور ریشم کے بدلے عزیزِ مصر قطفیر کو بیچ دیا، وہ آپ کو گھر لایا اور اپنی بیوی زلیخا سے کہا کہ ان کا اچھی طرح خیال رکھنا یہ ہمارے بہت کام آسکتے ہیں۔(4)

دودھ پیتے بچے نے گواہی دی:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام بہت زیادہ حسین و جمیل تھے، آپ کے حسن سے زلیخا بھی بہت متاثر تھی، ایک دن اس نے آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر آپ نے انکار کر دیا، یہ معاملہ عزیز مصر کو معلوم ہوا تو زلیخا نے خود کو بچانے کے لیے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام پر الزام لگا دیا لیکن اللہ رب العزت کے کرم سے دودھ پیتے بچے نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بے قصور ہونے کی گواہی دی۔ اس کے بعد بھی زلیخا آپ کو پریشان کرتی رہی بالآخر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! جس کام کی طرف یہ بلاتی ہے اس کے مقابلے میں قید ہو جانا مجھے زیادہ پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور بالآخر بے قصور ہونے کے باوجود عزیز مصر نے اپنی عزت بچانے کے لیے آپ کو قید خانے میں بھیج دیا۔(5)

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام قید خانے میں:

جب آپ کو جیل میں ڈالا گیا تو آپ کے ساتھ بادشاہ کے ساقی اور باورچی کو بھی جیل میں ڈالا گیا، ان دونوں نے آپ سے کہا کہ ہم نے خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر بتائیے، ساقی نے کہا: میں نے دیکھا کہ انگوروں سے شراب نچوڑ کر بادشاہ کو پلا رہا ہوں، دوسرے نے کہا میں نے دیکھا کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور انہیں پرندے کھا رہے ہیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں پہلے دین کی دعوت دی کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، ایک خدا کو مانو اور اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ اس کے بعد ساقی کو تعبیر بتائی کہ تم اپنے عہدے پر دوبارہ فائز ہو گے اور بادشاہ کو شراب پلاؤ گے اور دوسرے کو سزائے موت دی جائے گی اور پرندے اس کا سر کھائیں گے۔ تعبیر سننے کے بعد وہ بولے ہم تو مذاق کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: جو میں نے کہہ دیا اب وہی ہو گا اور پھر وہی ہوا جو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تھا۔(6)

بادشاہ کا خواب:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے ساقی سے کہا کہ جیل سے نکلنے کے بعد بادشاہ کو میری بے گناہی کے بارے میں بتانا لیکن شیطان

نے ساقی کو بھلا دیا کہ وہ بادشاہ سے تذکرہ کرے، اس کے بعد سات سال تک آپ جیل میں رہے۔ پھر بادشاہ ریان بن ولید نے خواب دیکھا کہ سات دُبلی پتلی گائیں سات موٹی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور اس نے سات سر سبز اور سات خشک بالیاں دیکھیں، اس خواب کی تعبیر کوئی نہ بتا سکا، اس موقع پر ساقی کو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام یاد آگئے اس نے کہا کہ مجھے جیل بھیجو وہاں ایک عالم ہیں جو خواب کی تعبیر بتا سکتے ہیں، چنانچہ ساقی نے جیل میں آکر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: اے یوسف! بادشاہ نے یہ خواب دیکھا ہے تم اس کی تعبیر بتا دو شاید تمہاری رہائی کا کوئی سبب بن جائے، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے تعبیر بتائی کہ سات موٹی گائیوں اور سر سبز بالیوں سے اس طرف اشارہ ہے کہ سات سال خوب پیداوار ہو گی، اس میں تم غلہ جمع کرو گے اور سات پتلی گائیوں اور خشک بالیوں سے اس طرف اشارہ ہے کہ سات سال قحط سالی ہو گی ان میں تم جمع کیا ہوا غلہ کھاؤ گے پھر اس کے بعد بارش ہو گی۔ (7)

قید سے رہائی اور عظیم منصب:

بادشاہ کو تعبیر سنائی گئی تو اسے بہت پسند آئی اور اس نے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو لانے کا حکم دیا۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے جیل سے باہر آکر بادشاہ سے ملاقات کی، اسے پورا خواب اور تعبیر بتائی۔ بادشاہ نے کہا: غلہ وغیرہ جمع کرنے کا انتظام کون کرے گا؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ کام میرے سپرد کر دو، وہ رضامند ہو گیا، ایک سال بعد اس نے عزیز مصر کو معزول کر کے آپ کو اس کے عہدے پر فائز کر دیا اور سب کچھ آپ کے حوالے کر دیا۔ آپ نے پہلے سات سالوں میں بڑے بڑے گوداموں میں غلہ جمع کیا، جب قحط سالی آئی تو لوگوں نے اپنے مال، زمینیں، غلام، بچے یہاں تک کہ خود کو آپ کے ہاتھوں بیچ کر غلہ حاصل کیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ تمام اہلِ مصر آپ کے غلام ہو گئے۔ اس کے بعد یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمت و شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو ان کا سب کچھ واپس کر دیا اور سب کو آزاد کر دیا۔ (8)

سورۂ یوسف کا تعارف

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حالاتِ زندگی اور ان کی سیرتِ مبارکہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۂ یوسف" رکھا گیا۔

شانِ نزول:

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودیوں کے علماء نے عرب کے سرداروں سے کہا تھا کہ محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کرو کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ملکِ شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور اُن کے وہاں جاکر آباد ہونے کا سبب کیا ہوا اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ کیا ہے؟ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔ (9)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 12، یوسف: 1 تا 52

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۫ ① اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ②

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ①	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	قُرْءٰنًا	عَرَبِيًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ②
الٓرٰ	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	بیشک	ہم نے نازل کیا اسے	قرآن	عربی	تاکہ تم	سمجھو

الٓرٰ، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ○

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ

نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	اَحْسَنَ الْقَصَصِ	بِمَاۤ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلَيْكَ	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ
ہم	بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	سب سے اچھا واقعہ	(اس کے) ذریعے جو	ہم نے وحی کیا	تمہاری طرف	یہ	قرآن

ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اس کے ذریعے ہم تمہارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ③ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

وَاِنْ	كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهٖ	لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ③	اِذْ	قَالَ	يُوْسُفُ	لِاَبِيْهِ	يٰۤاَبَتِ
اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا	یوسف (نے)	اپنے باپ سے	اے میرے باپ

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً اس سے بے خبر تھے ○ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ!

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ④

اِنِّيْ	رَاَيْتُ	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	وَّ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	رَاَيْتُهُمْ	لِيْ	سٰجِدِيْنَ ④
بیشک میں (نے)	دیکھا	گیارہ ستاروں	اور	سورج	اور	چاند (کو)	میں نے دیکھا انہیں	اپنے لئے	سجدہ کرتے ہوئے

میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ○

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ

قَالَ	يٰبُنَيَّ	لَا تَقْصُصْ	رُءْيَاكَ	عَلٰٓى اِخْوَتِكَ	فَيَكِيْدُوْا	لَكَ	كَيْدًا
کہا	اے میرے بیٹے	تم بیان نہ کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر (کے سامنے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ چال چلیں گے	تمہارے لئے (خلاف)	کوئی چال

فرمایا: اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف کوئی سازش کریں گے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ

اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	وَ	كَذٰلِكَ	يَجْتَبِيْكَ	رَبُّكَ	وَ	يُعَلِّمُكَ
بیشک	شیطان	انسان کا	کھلا دشمن (ہے)	اور	اسی طرح	منتخب کرلے گا تجھے	تیرا رب	اور	سکھائے گا تجھے

بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ۝ اور اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تجھے باتوں کا

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ	يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ	كَمَآ	اَتَمَّهَا
باتوں کا انجام نکالنا	اور	پوری کرے گا	اپنی نعمت	تجھ پر	اور	یعقوب کے گھر والوں پر	جس طرح	اس نے پورا کیا اسے

انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر اور یعقوب کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے

عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦ ع

عَلٰٓى اَبَوَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ	رَبَّكَ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝٦
تمہارے باپ دادا پر	پہلے	(یعنی) ابراہیم	اور	اسحٰق (پر)	بیشک	تیرا رب	علم والا	حکمت والا (ہے)

پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے ۝

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ

لَقَدْ	كَانَ	فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ	اٰيٰتٌ	لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝	اِذْ	قَالُوْا	لَيُوْسُفُ
ضرور بیشک	ہیں	یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعہ) میں	نشانیاں	پوچھنے والوں کے لئے	جب	انہوں نے کہا	ضرور یوسف

بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعہ) میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۝ یاد کرو جب بھائی بولے: بیشک یوسف

وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

وَ	اَخُوْهُ	اَحَبُّ	اِلٰٓى اَبِيْنَا	مِنَّا	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّ	اَبَانَا
اور	اس کا بھائی	زیادہ محبوب (ہیں)	ہمارے باپ کے نزدیک	ہم سے	اور (حالانکہ)	ہم	ایک جماعت (ہیں)	بیشک	ہمارے باپ

اور اس کا سگا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک ہمارے والد

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝٨ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٨	اقْتُلُوْا	يُوْسُفَ	اَوِ اطْرَحُوْهُ	اَرْضًا	يَّخْلُ	لَكُمْ
ضرور کھلی وارفتگی (محبت) میں (ہیں)	مار ڈالو	یوسف (کو)	یا پھینک دو اسے	(کہیں) زمین (میں)	(یوں) خالی ہو جائے گا	تمہارے لئے

کھلی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ۝ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ

وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ

وَجْهُ اَبِيْكُمْ	وَ	تَكُوْنُوْا	مِنْ بَعْدِهٖ	قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩	قَالَ	قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	لَا تَقْتُلُوْا	يُوْسُفَ
تمہارے باپ کا چہرہ	اور	تم ہو جانا	اس کے بعد	نیک لوگ	بولا	ایک کہنے والا	ان میں سے	تم قتل نہ کرو	یوسف (کو)

تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم پھر نیک ہو جانا۝ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو

وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝١٠ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا

وَ	اَلْقُوْهُ	فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ	يَلْتَقِطْهُ	بَعْضُ السَّيَّارَةِ	اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِيْنَ ۝١٠	قَالُوْا	يٰٓاَبَانَا
اور	ڈال دو اسے	کنویں کی تاریکی میں	اٹھالے گا اسے	مسافروں میں سے کوئی	اگر	تم ہو	کرنے والے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اسے اٹھالے جائے گا اگر تم کچھ کرنے والے ہو۝ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١

مَا	لَكَ	لَا تَاْمَنَّا	عَلٰى يُوْسُفَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَنٰصِحُوْنَ ۝١١
کیا ہوا	آپ کو	آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا	یوسف پر (کے بارے)	اور (حالانکہ)	بیشک ہم	اس کی	یقیناً خیر خواہی کرنے والے (ہیں)

آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں۝

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢

اَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا	يَّرْتَعْ	وَ	يَلْعَبْ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢
آپ بھیج دیں اسے	ہمارے ساتھ	کل	(تاکہ) وہ پھل کھائے	اور	کھیلے	اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے محافظ ہیں۝

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

قَالَ	اِنِّيْ	لَيَحْزُنُنِيْٓ	اَنْ تَذْهَبُوْا	بِهٖ	وَ	اَخَافُ	اَنْ	يَّاْكُلَهُ	الذِّئْبُ
کہا	بیشک میں	ضرور غمزدہ کر دے گا مجھے	تمہارا لے جانا	اس کو	اور	میں ڈرتا ہوں	(اس بات سے) کہ	کھالے اسے	بھیڑیا

فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کر دے گا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھالے

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

وَ	اَنْتُمْ	عَنْهُ	غٰفِلُوْنَ ۝١٣	قَالُوْا	لَئِنْ	اَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ
اور	تم	اس سے	بے خبر رہو	انہوں نے کہا	ضرور اگر	کھاجائے اسے	بھیڑیا	اور (حالانکہ)	ہم	جماعت (ہیں)

اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ۝ انہوں نے کہا: اگر اسے بھیڑیا کھا جائے حالانکہ ہم ایک جماعت (موجود) ہوں

اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا

اِنَّآ	اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤	فَلَمَّا	ذَهَبُوْا بِهٖ	وَ	اَجْمَعُوْٓا
(تو) بیشک ہم	اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (یعنی بے کار ہوں گے)	پھر جب	وہ لے گئے اسے	اور	انہوں نے اتفاق کر لیا

جب تو ہم کسی کام کے نہ ہوئے۝ پھر جب وہ اسے لے گئے اور سب نے اتفاق کر لیا

اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا

اَنْ	يَجْعَلُوْهُ	فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ	وَ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلَيْهِ	لَتُنَبِّئَنَّهُمْ	بِاَمْرِهِمْ هٰذَا
کہ	وہ ڈال دیں اسے	کنویں کی تاریکی میں	اور	ہم نے وحی بھیجی	اس کی طرف	ضرور تم آگاہ کروگے انہیں	ان کے اس کام سے

کہ اسے تاریک کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اسے وحی بھیجی کہ تم ضرور انہیں ان کی یہ حرکت یاد دلاؤ گے

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ

وَ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ	جَآءُوْۤ	اَبَاهُمْ	عِشَآءً	يَبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾	قَالُوْا	يٰۤاَبَانَاۤ
اور	وہ	جانتے نہ ہوں گے	اور	وہ آئے	اپنے باپ (کے پاس)	رات کے وقت	روتے ہوئے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اور اس وقت وہ جانتے نہ ہوں گے ○ اور رات کے وقت اپنے باپ کے پاس وہ روتے ہوئے آئے ○ کہنے لگے: اے ہمارے باپ!

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ

اِنَّا	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ	وَ	تَرَكْنَا	يُوْسُفَ	عِنْدَ مَتَاعِنَا	فَاَكَلَهُ	الذِّئْبُ
بیشک ہم	(دور) چلے گئے	دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے	اور	ہم نے چھوڑ دیا	یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا

ہم دوڑ کا مقابلہ کرتے (دور) چلے گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا

وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

وَ	مَاۤ اَنْتَ	بِمُؤْمِنٍ	لَنَا	وَلَوْ	كُنَّا	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِيْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ
اور	آپ نہیں	یقین کرنے والے	ہمارا	اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگا کر)

اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ○ اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ	جَمِيْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات	تو صبر	اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑلی ہے تو صبر اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے

عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ

عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	جَآءَتْ	سَيَّارَةٌ	فَاَرْسَلُوْا	وَارِدَهُمْ	فَاَدْلٰى	دَلْوَهٗ
(اس) پر	جو	تم بیان کررہے ہو	اور	آیا	ایک قافلہ	تو انہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول

مدد چاہتا ہوں ○ اور ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا۔

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

قَالَ	يٰبُشْرٰى	هٰذَا	غُلٰمٌ	وَ	اَسَرُّوْهُ	بِضَاعَةً	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
کہا	ہائے خوشی	یہ	ایک لڑکا (ہے)	اور	انہوں نے چھپالیا اسے	سامان تجارت (قرار دے کر)	اور	اللہ	جاننے والا (ہے)

اس پانی لانے والے نے کہا: کیسی خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامانِ تجارت قرار دے کر چھپالیا اور اللہ جانتا ہے

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ

بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾	وَ	شَرَوْهُ	بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ	دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ	وَ	كَانُوْا	فِيْهِ
(اس) کو جو	وہ کر رہے تھے	اور	(بھائیوں نے) بیچ دیا اسے	کھوٹے داموں کے بدلے	گنے ہوئے درہم	اور	وہ تھے	اس (یوسف) میں

جو وہ کر رہے تھے ○ اور بھائیوں نے بہت کم قیمت چند درہموں کے بدلے میں اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	قَالَ	الَّذِي	اشْتَرٰىهُ	مِنْ مِّصْرَ	لِامْرَاَتِهٖٓ	اَكْرِمِيْ
بے رغبتی کرنے والوں سے	اور	کہا	جس نے	خریدا اسے	مصر (کے لوگوں میں) سے	اپنی بیوی سے	اعزاز کے ساتھ اہتمام کرو

کچھ رغبت نہ تھی ○ اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا: انہیں عزت سے

مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا

مَثْوٰىهُ	عَسٰٓى	اَنْ	يَّنْفَعَنَآ	اَوْ	نَتَّخِذَهٗ	وَلَدًا	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا
اس کی رہائش (کا)	قریب ہے	کہ	وہ نفع دے ہمیں	یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	اسی طرح	ہم نے ٹھکانہ دیا

رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف کو

لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

لِيُوْسُفَ	فِي الْاَرْضِ	وَ	لِنُعَلِّمَهٗ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ	اللّٰهُ	غَالِبٌ	عَلٰٓى اَمْرِهٖ
یوسف کو	زمین میں	اور	تا کہ ہم سکھائیں اسے	باتوں کا انجام نکالنا	اور	اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر

زمین میں ٹھکانہ دیا اور تا کہ ہم اسے باتوں کا انجام سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾	وَ	لَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗٓ	اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ پہنچا	اپنی پوری قوت (بھرپور جوانی کو)	(تو) ہم نے دی اسے	حکمت

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب یوسف بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے تو ہم نے اسے حکمت

وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ

وَّ	عِلْمًا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	رَاوَدَتْهُ	الَّتِيْ	هُوَ
اور	علم	اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	اور	پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس (عورت) نے جو	وہ (یوسف)

اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے اُس نے اُنہیں

فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ

فِيْ بَيْتِهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	غَلَّقَتِ	الْاَبْوَابَ	وَ	قَالَتْ	هَيْتَ	لَكَ
اس کے گھر میں (تھا)	اس کے نفس سے (کے خلاف)	اور	اس نے بند کر دیئے	دروازے	اور	کہا	آؤ	(یہ) تم سے (ہی کہتی ہوں)

اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ

قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اِنَّهٗ	رَبِّيْٓ	اَحْسَنَ	مَثْوَايَ
(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	بیشک وہ (یعنی عزیز)	میری پرورش کرنے والا (ہے)	اس نے بہت اچھا اہتمام کیا	میری رہائش (کا)

یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا

اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	هَمَّتْ	بِهٖ	وَ	هَمَّ	بِهَا
بیشک	فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور	ضرور بیشک	عورت نے ارادہ کیا	اس (یوسف) کا	اور	وہ ارادہ کرلیتا	اس (عورت) کا

بیشک زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے ○ اور بیشک عورت نے یوسف کا ارادہ کیا

لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ

لَوْلَآ	اَنْ	رَّاٰ	بُرْهَانَ رَبِّهٖ	كَذٰلِكَ	لِنَصْرِفَ	عَنْهُ	السُّوْٓءَ
اگر نہ ہوتا	یہ کہ	اس نے دیکھ لی	اپنے رب کی دلیل	اسی طرح (ہم نے کیا)	تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی

اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔ ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے برائی

وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ

وَ	الْفَحْشَآءَ	اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اسْتَبَقَا	الْبَابَ
اور	بے حیائی	بیشک وہ	ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے (ہے)	اور	وہ دونوں دوڑے	دروازہ (کی طرف)

اور بے حیائی کو پھیر دیں، بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ○ اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے

وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ

وَ	قَدَّتْ	قَمِيْصَهٗ	مِنْ دُبُرٍ	وَّ	اَلْفَيَا	سَيِّدَهَا	لَدَا الْبَابِ
اور	عورت نے پھاڑ دیا	اس کا کرتا	پیچھے سے	اور	دونوں نے پایا	اس (عورت) کے شوہر (کو)	دروازے کے پاس

اور عورت نے ان کی قمیص کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے شوہر کو پایا

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ

قَالَتْ	مَا	جَزَآءُ	مَنْ	اَرَادَ	بِاَهْلِكَ	سُوْٓءًا	اِلَّآ	اَنْ	يُّسْجَنَ
عورت نے کہا	کیا	سزا (ہے)	(اس شخص کی) جو	ارادہ کرے	تیری گھر والی کے ساتھ	برائی (کا)	مگر	یہ کہ	اسے قید کر دیا جائے

تو عورت کہنے لگی۔ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید کر دیا جائے

اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ

اَوْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾	قَالَ	هِيَ	رَاوَدَتْنِيْ	عَنْ نَّفْسِيْ	وَ	شَهِدَ
یا	دردناک سزا (دی جائے)	(یوسف نے) کہا	وہ	اس نے پھسلانے کی کوشش کی مجھے	میرے نفس سے	اور	گواہی دی

یا دردناک سزا (دی جائے) ○ یوسف نے فرمایا: اسی نے میرے دل کو پھسلانے کی کوشش کی ہے اور

شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ

شَاهِدٌ	مِّنْ اَهْلِهَا	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ
ایک گواہ(نے)	اس(عورت) کے گھر والوں میں سے	اگر	ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	آگے سے	تو عورت سچی ہے

عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر تو عورت سچی ہے

وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۞٢٦ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

وَ	هُوَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۞٢٦	وَ	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	فَكَذَبَتْ	وَ	هُوَ
اور	وہ	غلط کہنے والوں میں سے(ہے)	اور	اگر	ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	تو عورت جھوٹی ہے	اور	وہ

اور یہ سچے نہیں ○ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞٢٧ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞٢٧	فَلَمَّا	رَاٰ	قَمِيْصَهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	قَالَ	اِنَّهٗ	مِنْ كَيْدِكُنَّ
سچوں میں سے(ہے)	پھر جب	(عزیز نے) دیکھا	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	(تو) کہا	بیشک وہ	تم عورتوں کے مکر میں سے(ہے)

سچے ہیں ○ پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہا: بیشک یہ تم عورتوں کا مکر ہے۔

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۞٢٨ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ

اِنَّ	كَيْدَكُنَّ	عَظِيْمٌ ۞٢٨	يُوْسُفُ	اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا	وَ	اسْتَغْفِرِيْ	لِذَنْۢبِكِ
بیشک	تمہارا مکر	بہت بڑا(ہے)	(اے)یوسف	تم در گزر کرو	اس(بات) سے	اور	(اے عورت) معافی مانگ	اپنے گناہ کی

بیشک تمہارا مکر بہت بڑا ہے ○ اے یوسف! تم اس بات سے در گزر کرو اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۞٢٩ ۧ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ

اِنَّكِ	كُنْتِ	مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۞٢٩	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ	فِي الْمَدِيْنَةِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	تُرَاوِدُ
بیشک تو(ہی)	ہے	خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں(نے)	شہر میں	عزیز کی عورت	پھسلانے کی کوشش کرتی ہے

بیشک تو ہی خطاکاروں میں سے ہے ○ اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا: عزیز کی بیوی اپنے نوجوان کا دل

فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا

فَتٰىهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	قَدْ	شَغَفَهَا	حُبًّا	اِنَّا	لَنَرٰىهَا
اپنے نوجوان(کو)	اس کے نفس سے	بیشک	(دل میں) سماگئی ہے اس کے	(نوجوان کی) محبت	بیشک ہم	ضرور دیکھ رہے ہیں اسے

لبھانے کی کوشش کرتی ہے، بیشک ان کی محبت اس کے دل میں سماگئی ہے، ہم تو اس عورت کو کھلی محبت میں

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞٣٠ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞٣٠	فَلَمَّا	سَمِعَتْ	بِمَكْرِهِنَّ	اَرْسَلَتْ	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَعْتَدَتْ	لَهُنَّ
کھلی وارفتگی(محبت) میں	توجب	اس عورت نے سنا	ان کی بات کو	(تو) پیغام بھیجا	ان کی طرف	اور	تیار کر دیں	ان کے لئے

گم دیکھ رہے ہیں ○ توجب اس عورت نے ان کی بات سنی تو ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے تکیہ لگا کر بیٹھنے کی نشستیں

مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ

مُتَّكَاً	وَّ	اٰتَتْ	كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ	سِكِّيْنًا	وَّ	قَالَتِ	اخْرُجْ	عَلَيْهِنَّ	فَلَمَّا	رَاَيْنَهٗ
مسندیں	اور	دی	ان میں سے ہر ایک کو	چھری	اور	کہا	نکل آؤ	ان پر (کے سامنے)	توجب	عورتوں نے دیکھا اسے

تیار کردیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا: ان کے سامنے نکل آیئے تو جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا

اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ

اَكْبَرْنَهٗ	وَ	قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	وَ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ	مَا	هٰذَا	بَشَرًا
(تو) بڑائی بولنے لگیں اس کی	اور	انہوں نے کاٹ لئے	اپنے ہاتھ	اور	کہنے لگیں	اللہ کے لئے پاکی ہے	نہیں	یہ	کوئی انسان

تو اس کی بڑائی پکار اُٹھیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اٹھیں سُبْحَانَ اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ

اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	مَلَكٌ	كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾	قَالَتْ	فَذٰلِكُنَّ	الَّذِيْ	لُمْتُنَّنِيْ	فِيْهِ
نہیں	یہ	مگر	کوئی فرشتہ	بڑی عزت والا	(زلیخا نے) کہا	تو یہ ہیں	وہ جو	تم طعنہ دیتی تھیں مجھے	اس کے بارے میں

یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے ○ زلیخا نے کہا: تو یہ ہیں وہ جن کے بارے میں تم مجھے طعنہ دیتی تھیں

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

وَ	لَقَدْ	رَاوَدْتُّهٗ	عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاسْتَعْصَمَ	وَ	لَئِنْ	لَّمْ يَفْعَلْ
اور	ضرور بیشک	میں نے پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس کے نفس سے	تو انہوں نے خود کو بچالیا	اور	ضرور اگر	وہ نہ کریں گے

اور بیشک میں نے ان کا دل لبھانا چاہا تو اِنہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

مَاۤ	اٰمُرُهٗ	لَيُسْجَنَنَّ	وَ	لَيَكُوْنًا	مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
(اسے) جو	میں کہتی ہوں ان سے	(تو) ضرور انہیں قید میں ڈالا جائے گا	اور	وہ ضرور ہوں گے	ذلت اٹھانے والوں میں سے

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں ڈالے جائیں گے اور ضرور ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ○

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ

قَالَ	رَبِّ	السِّجْنُ	اَحَبُّ	اِلَيَّ	مِمَّا	يَدْعُوْنَنِيْۤ	اِلَيْهِ
(یوسف نے) عرض کی	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے	مجھے	(اس) سے جو	وہ بلا رہی ہیں مجھے	اس کی طرف

یوسف نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اس کام کی بجائے قید خانہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

وَ	اِلَّا تَصْرِفْ	عَنِّيْ	كَيْدَهُنَّ	اَصْبُ	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَكُنْ	مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾
اور	اگر تو نہ پھیرے گا	مجھ سے	ان کا مکر	(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	ہو جاؤں گا	نادانوں میں سے

اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر و فریب نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا ○

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۳۴

فَاسْتَجَابَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	فَصَرَفَ	عَنْهُ	كَيْدَهُنَّ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ۳۴
تو دعا قبول کرلی	اس کی	اس کے رب (نے)	تو پھیر دیا	اس سے	ان (عورتوں) کا مکر	بیشک	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر و فریب پھیر دیا، بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ

ثُمَّ	بَدَا	لَهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	رَاَوُا	الْاٰيٰتِ	لَيَسْجُنُنَّهٗ
پھر	ظاہر ہوا (سمجھ آیا)	ان کے لئے (انہیں)	(اس کے) بعد	کہ	انہوں نے دیکھ لیں	سب نشانیاں	ضرور وہ قید خانے میں ڈال دیں اسے

پھر سب نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی انہیں یہی سمجھ آئی کہ وہ ضرور ایک مدت تک کیلئے اسے قید خانہ میں

حَتّٰى حِيْنٍ ۳۵ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ

حَتّٰى حِيْنٍ ۳۵	وَ	دَخَلَ	مَعَهُ	السِّجْنَ	فَتَيٰنِ	قَالَ	اَحَدُهُمَآ	اِنِّيْٓ
ایک مدت تک	اور	داخل ہوئے	اس کے ساتھ	قید خانہ (میں)	دو نوجوان	کہا	ان میں سے ایک (نے)	بیشک میں (نے)

ڈال دیں ○ اور یوسف کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں نے

اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

اَرٰىنِيْٓ	اَعْصِرُ	خَمْرًا	وَ	قَالَ	الْاٰخَرُ	اِنِّيْٓ	اَرٰىنِيْٓ
(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)	میں نچوڑ رہا ہوں	شراب	اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)

خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ میں

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ

اَحْمِلُ	فَوْقَ رَاْسِيْ	خُبْزًا	تَاْكُلُ	الطَّيْرُ	مِنْهُ	نَبِّئْنَا	بِتَاْوِيْلِهٖ
میں نے اٹھائی ہوئی ہیں	اپنے سر کے اوپر	کچھ روٹیاں	کھا رہے ہیں	پرندے	اس سے	ہمیں آگاہ کرو	اس کی تعبیر سے

اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ (اے یوسف!) آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۳۶ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ

اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۳۶	قَالَ	لَا يَاْتِيْكُمَا	طَعَامٌ	تُرْزَقٰنِهٖٓ
بیشک	ہم دیکھتے ہیں تجھے	نیکی کرنے والوں میں سے	فرمایا	نہیں آئے گا تمہارے پاس	کھانا	(جو) تمہیں دیا جاتا ہے وہ

بیشک ہم آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں ○ فرمایا: تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا

اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

اِلَّا	نَبَّاْتُكُمَا	بِتَاْوِيْلِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمَا	ذٰلِكُمَا	مِمَّا
مگر	میں آگاہ کر دوں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے	(اس سے) پہلے	کہ	وہ آئے تمہارے پاس	یہ (ہے)	(اس علم میں) سے جو

مگر یہ کہ اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ۭ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

عَلَّمَنِیْ	رَبِّیْ	اِنِّیْ	تَرَكْتُ	مِلَّةَ قَوْمٍ	لَّا يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
سکھایا مجھے	میرے رب (نے)	بیشک میں (نے)	چھوڑے رکھا	(ان) لوگوں کا دین	(جو) ایمان نہیں لاتے	اللہ پر

میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کے دین کو نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٣٧ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ

وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ۝٣٧	وَ	اتَّبَعْتُ	مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ
اور	وہ	آخرت کا	وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	اور	میں نے پیروی کی	اپنے باپ دادا کے دین	ابراہیم	اور	اسحاق

اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق

وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ

وَ	يَعْقُوْبَ	مَا كَانَ	لَنَآ	اَنْ	نُّشْرِكَ	بِاللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	ذٰلِكَ
اور	یعقوب (کے دین کی)	نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم شریک ٹھہرائیں	اللہ کا	کسی چیز (کو)	یہ

اور یعقوب کے دین ہی کی پیروی کی۔ ہمارے لئے ہر گز جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں، یہ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٨

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	عَلَيْنَا	وَ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٨
اللہ کے فضل میں سے (ہے)	ہم پر	اور	لوگوں پر	اور	لیکن	اکثر لوگ	شکر نہیں کرتے

ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ○

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝٣٩

يٰصَاحِبَيِ	السِّجْنِ	ءَاَرْبَابٌ	مُّتَفَرِّقُوْنَ	خَيْرٌ	اَمِ	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ۝٣٩
اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)	کیا بہت سے رب	جدا جدا	اچھے (ہیں)	یا	ایک اللہ	(جو) سب پر غالب (ہے)

اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟○

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

مَا تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖٓ	اِلَّآ	اَسْمَآءً	سَمَّيْتُمُوْهَآ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
تم عبادت نہیں کرتے	اس کے سوا	مگر	چند ناموں (کی)	رکھ لیا ہے انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

تم اس کے سوا صرف ایسے ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں،

مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ

مَّآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	اَمَرَ	اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	اِلَّآ	اِيَّاهُ
نہیں نازل کی	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اس نے حکم دیا	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم تو صرف اللہ کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو،

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٠ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ

ذٰلِكَ	الدِّيْنُ الْقَيِّمُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٠	يٰصَاحِبَيِ	السِّجْنِ
یہی	سیدھا دین (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)

یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو!

اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ

اَمَّآ	اَحَدُكُمَا	فَيَسْقِيْ	رَبَّهٗ	خَمْرًا	وَ	اَمَّا	الْاٰخَرُ	فَيُصْلَبُ
بہرحال	تم میں سے ایک	تو وہ پلائے گا	اپنے مربی (یعنی بادشاہ کو)	شراب	اور	بہرحال	دوسرا	تو اسے سولی دی جائے گی

تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو اسے سولی دی جائے گی

فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝٤١

فَتَاْكُلُ	الطَّيْرُ	مِنْ رَّاْسِهٖ	قُضِيَ	الْاَمْرُ	الَّذِيْ فِيْهِ	تَسْتَفْتِيٰنِ ۝٤١
پھر کھالیں گے	پرندے	اس کے سر سے	فیصلہ ہو چکا	(اس) کام (کا)	جس کے بارے میں	تم دونوں نے پوچھا تھا

پھر پرندے اس کا سر کھالیں گے۔ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا○

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ

وَ	قَالَ	لِلَّذِيْ	ظَنَّ	اَنَّهٗ	نَاجٍ	مِّنْهُمَا	اذْكُرْنِيْ	عِنْدَ رَبِّكَ
اور	کہا	(اس) سے جسے	سمجھا	کہ وہ	بچ جانے والا (ہے)	ان دونوں میں سے	تم ذکر کرنا میرا	اپنے مربی (بادشاہ) کے پاس

اور یوسف نے جس کے بارے میں گمان کیا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا اسے فرمایا: اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا

فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝٤٢

فَاَنْسٰىهُ	الشَّيْطٰنُ	ذِكْرَ رَبِّهٖ	فَلَبِثَ	فِي السِّجْنِ	بِضْعَ سِنِيْنَ ۝٤٢
تو بھلا دیا اسے	شیطان (نے)	اس کے مربی (بادشاہ) سے ذکر کرنا	تو (یوسف) ٹھہرا رہا	قید خانے میں	کئی سال

تو شیطان نے اسے اپنے بادشاہ کے سامنے یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف کئی برس اور جیل میں رہے○

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	اِنِّيْٓ	اَرٰى	سَبْعَ بَقَرٰتٍ	سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ	سَبْعٌ	عِجَافٌ
اور	کہا	بادشاہ (نے)	بیشک میں (نے)	دیکھیں	سات گائیں	موٹی	کھا رہی ہیں انہیں	سات	پتلی گائیں

اور بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں

وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ

وَّ	سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	يٰٓاَيُّهَا	الْمَلَاُ	اَفْتُوْنِيْ	فِيْ رُءْيَايَ
اور	سات سر سبز بالیاں (دیکھیں)	اور	دوسری	خشک (بالیاں)	اے	درباریو	جواب دو مجھے	میرے خواب کے بارے میں

اور سات سر سبز بالیاں اور دوسری خشک بالیاں دیکھیں۔ اے درباریو! اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝٤٣ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝٤٤

اِنْ	كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝٤٣	قَالُوْٓا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	وَ	مَا نَحْنُ	بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ	بِعٰلِمِيْنَ ۝٤٤
اگر	تم خواب کی تعبیر بتاتے ہو	انہوں نے کہا	(یہ) جھوٹے خواب (ہیں)	اور	ہم نہیں	خوابوں کی تعبیر کو	جاننے والے

تو میرے خواب کے بارے میں مجھے جواب دو ○ انہوں نے کہا: یہ جھوٹے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ○

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ

وَ	قَالَ	الَّذِيْ	نَجَا	مِنْهُمَا	وَادَّكَرَ	بَعْدَ اُمَّةٍ	اَنَا	اُنَبِّئُكُمْ	بِتَاْوِيْلِهٖ
اور	اس نے کہا	جو	بچا تھا	ان دونوں میں سے	اور اسے یاد آیا	ایک مدت کے بعد	میں	آگاہ کروں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے

اور دو قیدیوں میں سے بچ جانے والے نے کہا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا،

فَاَرْسِلُوْنِ ۝٤٥ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

فَاَرْسِلُوْنِ ۝٤٥	يُوْسُفُ	اَيُّهَا	الصِّدِّيْقُ	اَفْتِنَا	فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ
پس تم بھیج دو مجھے	(اے) یوسف	اے	صدیق	ہمیں جواب دو	سات موٹی گایوں کے بارے میں	کھا رہی ہیں انہیں

تم مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دو ○ اے یوسف! اے صدیق! ہمیں ان سات موٹی گایوں کے بارے میں تعبیر بتائیں جنہیں

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ	سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	لَّعَلِّيْٓ	اَرْجِعُ	اِلَى النَّاسِ
سات	پتلی گائیں	اور	سات سرسبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (بالیوں کے بارے میں)	تاکہ میں	لوٹ کر جاؤں	لوگوں کی طرف

سات دبلی گائیں کھا رہی تھیں اور سات سرسبز بالیوں اور دوسری خشک بالیوں کے بارے میں تاکہ میں لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٤٦ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُوْنَ ۝٤٦	قَالَ	تَزْرَعُوْنَ	سَبْعَ سِنِيْنَ	دَاَبًا	فَمَا	حَصَدْتُّمْ
تاکہ وہ	جان لیں	(یوسف نے) فرمایا	تم کھیتی باڑی کرو گے	سات سال	لگاتار	تو جو	تم کاٹ لو

تاکہ وہ جان لیں ○ یوسف نے فرمایا: تم سات سال تک لگاتار کھیتی باڑی کرو گے تو تم جو کاٹ لو

فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝٤٧ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

فَذَرُوْهُ	فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تَاْكُلُوْنَ ۝٤٧	ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
تو چھوڑ دو اسے	اس کی بالی میں	مگر	تھوڑا	(اس غلے میں) سے جو	تم کھاؤ گے	پھر	آئیں گے	اس کے بعد

اسے اس کی بالی کے اندر ہی رہنے دو سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جو تم کھالو ○ پھر اس کے بعد سات برس

سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝٤٨

سَبْعٌ	شِدَادٌ	يَّاْكُلْنَ	مَا	قَدَّمْتُمْ	لَهُنَّ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تُحْصِنُوْنَ ۝٤٨
سات (سال)	سخت	وہ کھا جائیں گے	وہ جو	تم نے پہلے جمع کیا ہو گا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا	(اس میں) سے جو	تم محفوظ کر لو گے

سخت آئیں گے جو اس غلے کو کھا جائیں گے جو تم نے ان سالوں کے لیے پہلے جمع کر رکھا ہو گا مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم بچا لو گے ○

ثُمَّ يَأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

ثُمَّ	يَأْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	عَامٌ	فِيْهِ	يُغَاثُ	النَّاسُ	وَ	فِيْهِ	يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾
پھر	آئے گا	اس کے بعد	ایک سال	اس میں	بارش دی جائے گی	لوگوں (کو)	اور	اس میں	وہ (رس) نچوڑیں گے

پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش دی جائے گی اور اس میں رس نچوڑیں گے ○

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِيْ بِهٖ	فَلَمَّا	جَآءَهُ	الرَّسُوْلُ	قَالَ	ارْجِعْ	اِلٰى رَبِّكَ
اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لے کر آؤ میرے پاس اسے	تو جب	آیا ان کے پاس	قاصد	فرمایا	تم لوٹ جاؤ	اپنے بادشاہ کی طرف

اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب ان کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے فرمایا: اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ

فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾

فَسْئَلْهُ	مَا	بَالُ النِّسْوَةِ	الّٰتِيْ	قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	اِنَّ	رَبِّيْ	بِكَيْدِهِنَّ	عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾
پھر پوچھو اس سے	کیا ہے	(ان) عورتوں کا حال	جنہوں نے	کاٹ لئے تھے	اپنے ہاتھ	بیشک	میرا رب	ان کے مکر کو	جاننے والا (ہے)

پھر اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا رب ان کے مکر کو جانتا ہے ○

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

قَالَ	مَا	خَطْبُكُنَّ	اِذْ	رَاوَدْتُّنَّ	يُوْسُفَ	عَنْ نَّفْسِهٖ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ
(بادشاہ نے) کہا	(اے عورتو) کیا تھا	تمہارا حال	جب	تم نے پھسلانا چاہا	یوسف (کو)	اس کے نفس سے	انہوں نے کہا	اللہ کے لئے پاکی ہے

بادشاہ نے کہا: اے عورتو! تمہارا کیا حال تھا جب تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا۔ انہوں نے کہا: سُبْحَانَ اللہ!

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ

مَا عَلِمْنَا	عَلَيْهِ	مِنْ سُوْٓءٍ	قَالَتِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	الْـٰٔنَ	حَصْحَصَ	الْحَقُّ
ہم نے نہیں پائی	اس پر (میں)	کوئی برائی	کہا	عزیز کی عورت (نے)	اب	ظاہر ہوگیا	حق

ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب اصل بات کھل گئی۔

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

اَنَا	رَاوَدْتُّهٗ	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾	ذٰلِكَ	لِيَعْلَمَ
میں (نے ہی)	پھسلانا چاہا اسے	اس کے نفس سے	اور	بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	(یوسف نے کہا) یہ	(اس لئے کیا) تاکہ عزیز جان لے

میں نے ہی ان کا دل لبھانا چاہا تھا اور بیشک وہ سچے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز کو معلوم ہو جائے

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

اَنِّيْ	لَمْ اَخُنْهُ	بِالْغَيْبِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِيْ	كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾
کہ میں (نے)	خیانت نہیں کی اس کی	غیر موجودگی میں	اور	بیشک	اللہ	راہ نہیں دیتا (چلنے نہیں دیتا)	خیانت کرنے والوں کے مکر (کو)

کہ میں نے اس کی عدمِ موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کا مکر نہیں چلنے دیتا ○

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 2)

برادرانِ یوسف مصر میں:

قحط سالی میں بنیامین کے علاوہ آپ کے سب بھائی بھی غلہ لینے آئے، آپ نے انہیں پہچان لیا مگر وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔ آپ نے انہیں خوب غلہ دیا اور باتوں باتوں میں ان سے اپنے بھائی بنیامین کے بارے میں بھی پوچھ لیا اور کہا کہ اگلی مرتبہ اپنے سوتیلے بھائی کو بھی ساتھ لانا میں اسے بھی غلہ دوں گا اور اگر نہ لائے تو تمہیں بھی کچھ نہ ملے گا۔ بھائیوں نے گھر آکر یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے بنیامین کو ساتھ لے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تم پر اسی طرح اعتبار کرلوں جس طرح اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا، میں اسے ہر گز نہیں بھیجوں گا، ہاں اگر تم اس بات کا عہد کرو کہ اسے ضرور واپس لاؤ گے تو پھر ٹھیک ہے، بھائیوں نے عہد کرلیا اور بنیامین کو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس لے آئے۔ (1)

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی بنیامین سے ملاقات:

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کی بہت عزت کی اور صرف بنیامین کو بتادیا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں، بنیامین بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں اب نہیں جاؤں گا۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو اپنے پاس روکنے کی یہ تدبیر کی کہ بادشاہ کا سونے کا پیالہ جو اس وقت غلہ ناپنے کے لیے استعمال کیا جارہا تھا بنیامین کے سامان میں رکھ دیا۔ غلہ ناپنے والوں کو جب پیالہ نہ ملا تو انہوں نے آپ کے بھائیوں کو روک کر کہا کہ تم نے بادشاہ کا پیالہ چرایا ہے، یہ بولے: ہم چور نہیں ہیں، اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر تمہارے پاس سے نکلا تو کیا سزا ہونی چاہیے؟ بھائیوں نے کہا: اُسے غلام بنالیا جائے، جب تلاشی لی گئی تو پیالہ بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا، بھائیوں نے کہا: ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں، انہیں بنیامین سے بہت محبت ہے، آپ اس کے بجائے ہم میں سے کسی کو پکڑ لیں، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: جس کے پاس سے یہ ملا ہے ہم اُسے ہی پکڑیں گے، بھائیوں کی بہت کوشش کے باوجود بنیامین نہ چھوٹ سکے۔ اس کے بعد بڑے بھائی نے کہا: والد صاحب نے ہم سے پہلے یوسف کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا لیکن ہم نے کوتاہی کی اور اب بنیامین کے ساتھ یہ ہوگیا لٰہذا والد صاحب کی اجازت کے بغیر میں یہاں سے نہیں جاؤں گا اور تم جاکر والد صاحب کو بتاؤ کہ ان کے بیٹے نے چوری کی ہے۔ (2)

رورو کر نظر کمزور ہوگئی:

بھائیوں نے یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے سارا معاملہ بیان کیا یہ سن کر آپ کا غم اور بڑھ گیا، آپ نے بیٹوں سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر، یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے غم میں رورو کر آپ کی نظر کمزور ہوچکی تھی۔ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ کی وہ شان معلوم ہے جو تم نہیں جانتے، اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو۔ پھر وہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور کہا: اے عزیز! ہم اور ہمارے گھر والے مصیبت میں ہیں، ہم کچھ حقیر سی چیزیں لائے ہیں ان کے بدلے ہمیں اچھی مقدار میں غلہ دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا صلہ دے گا۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے جب گھر کے حالات سنے تو آپ پر رقت طاری ہوگئی۔ (3)

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا بھائیوں سے تعارف:

پھر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے خود کو بھائیوں پر ظاہر کر دیا اور فرمایا: کچھ یاد ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ نادانی میں کیا کیا؟ بھائیوں نے جب سنا تو بولے: کیا آپ یوسف ہیں؟ فرمایا: ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، بیشک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور اللہ صبر کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ بھائیوں نے کہا: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم قصوروار تھے۔ آپ نے فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے۔ پھر آپ نے والد صاحب کے بارے میں پوچھا تو بھائیوں نے کہا: آپ کی یاد میں روتے روتے ان کی نظر کمزور ہو چکی ہے۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں وہ جنتی قمیص دی جو یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے تعویذ بنا کر ان کے گلے میں ڈالی تھی اور کہا: یہ ان کے چہرے پر ڈال دینا انہیں دکھائی دینے لگے گا اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔ (4)

یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات:

جب آپ کے بھائی مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہوئے تو ادھر یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے گھر والوں سے کہا: مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ جب یہ خوشخبری لے کر گھر آئے اور قمیص آپ کے چہرے پر ڈالی تو جو بینائی کم ہوئی تھی وہ لوٹ آئی اور آپ نے فرمایا: کیا میں نہیں کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شان معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ آپ کے بیٹوں نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کیجیے۔ آپ نے فرمایا: میں بہت جلد تمہارے لیے بخشش کی دعا کروں گا۔ پھر یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مصر روانہ ہوئے اور یوسف عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے استقبال کے لیے بہت بڑا لشکر ساتھ لائے، جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے پہلے سلام کیا، فرمایا: اے غموں کو دور کرنے والے تم پر سلام ہو پھر دونوں حضرات گلے لگ کر خوب روئے۔ جب مصر میں داخل ہوئے تو یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والد اور سوتیلی ماں کو تخت پر بٹھایا، پھر ان دونوں اور گیارہ بھائیوں نے آپ کو تعظیم کے طور پر سجدہ کیا جو ان کی شریعت میں جائز تھا، یوں آپ کے بچپن کے خواب کی تعبیر پوری ہوئی، یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنی وفات تک یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس مصر میں رہے۔ (5)

یاد رہے! سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تعظیمی بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔

یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات اور تدفین:

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اپنے والد ماجد کے بعد 23 سال زندہ رہے۔ ایک سو بیس 120 سال کی عمر میں وفات پائی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے مقامِ دفن کے بارے میں اہلِ مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا، ہر محلے والے حصولِ برکت کے لئے اپنے ہی محلے میں دفن کرنے پر مُصر تھے، آخر یہ رائے طے پائی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تا کہ پانی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہلِ مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سنگِ رخام یا سنگِ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام وہیں رہے یہاں تک کہ 400 برس کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا تابوت شریف

نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پاس ملکِ شام میں دفن کیا۔ (6)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 13، یوسف: 53 تا 100

وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا

وَ	مَاۤ اُبَرِّئُ	نَفْسِیْ	اِنَّ	النَّفْسَ	لَاَمَّارَةٌ	بِالسُّوْٓءِ	اِلَّا
اور	میں بے قصور نہیں بتاتا	اپنے نفس (کو)	بیشک	نفس	ضرور بہت حکم دینے والا (ہے)	برائی کا	مگر

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر

مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ

مَا	رَحِمَ	رَبِّیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾	وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ
جس (پر)	رحم فرمائے	میرا رب	بیشک	میرا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لاؤ میرے پاس اسے

جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○ اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ

اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا

اَسْتَخْلِصْهُ	لِنَفْسِیْ	فَلَمَّا	كَلَّمَهٗ	قَالَ	اِنَّكَ	الْیَوْمَ	لَدَیْنَا
میں خاص کرلوں اسے	اپنی ذات کے لیے	پھر جب	بادشاہ نے بات کی اس سے	(تو) کہا	بیشک تو	آج	ہمارے یہاں

تاکہ میں انہیں اپنے لیے منتخب کرلوں پھر جب بادشاہ نے یوسف سے بات کی تو کہا۔ بیشک آج آپ ہمارے یہاں

مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآىٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ

مَكِیْنٌ	اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾	قَالَ	اجْعَلْنِیْ	عَلٰی خَزَآىٕنِ الْاَرْضِ	اِنِّیْ	حَفِیْظٌ	عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾	وَ	كَذٰلِكَ
معزز	قابل اعتماد، امانتدار (ہے)	یوسف نے (کہا)	مجھے مقرر کردو	زمین کے خزانوں پر	بیشک میں	حفاظت کرنے والا	علم والا (ہوں)	اور	اسی طرح

معزز، امانتدار ہیں ○ یوسف نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو، بیشک میں حفاظت والا، علم والا ہوں ○ اور ایسے ہی

مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا

مَكَّنَّا	لِیُوْسُفَ	فِی الْاَرْضِ	یَتَبَوَّاُ	مِنْهَا	حَیْثُ	یَشَآءُ	نُصِیْبُ	بِرَحْمَتِنَا
ہم نے اقتدار دیا	یوسف کو	زمین میں	وہ رہے	اس سے (میں)	جہاں	وہ چاہے	ہم پہنچادیتے ہیں	اپنی رحمت

ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار عطا فرمایا، اس میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچادیتے ہیں

مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مَنْ	نَّشَآءُ	وَ	لَانُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
جسے	چاہتے ہیں	اور	ہم ضائع نہیں کرتے	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	ضرور آخرت کا ثواب	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے

اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر ہے جو ایمان لائے

وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ

وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾	وَ	جَآءَ	اِخْوَةُ يُوْسُفَ	فَدَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَعَرَفَهُمْ
اور	وہ پرہیز گار رہے	اور	آئے	یوسف کے بھائی	تو وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو اس نے پہچان لیا انہیں

اور پرہیز گار رہے ○ اور یوسف کے بھائی آئے تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا

وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ

وَ	هُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾	وَ	لَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	قَالَ	ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ	لَّكُمْ
اور	وہ	اس کو	پہچان نہ سکے	اور	جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لئے	ان کا سامان	(تو) فرمایا	میرے پاس لے آؤ بھائی	اپنا

اور وہ بھائی ان سے انجان رہے ○ اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی

مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾

مِّنْ اَبِيْكُمْ	اَلَا تَرَوْنَ	اَنِّيْٓ	اُوْفِي	الْكَيْلَ	وَ	اَنَا	خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾
(جو) تمہارے باپ سے (ہے، یعنی سوتیلا)	کیا تم دیکھ نہیں رہے	کہ میں	پورا دیتا ہوں	ناپ	اور	میں	سب سے بہتر مہمان نواز (ہوں)

میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل کرتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ○

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾

فَاِنْ	لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ	فَلَا	كَيْلَ	لَكُمْ	عِنْدِيْ	وَ	لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾
تو اگر	تم نہ لائے میرے پاس اسے	تو نہیں	کوئی ناپ	تمہارے لیے	میرے پاس	اور	تم میرے قریب نہ آنا

تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ماپ نہیں اور نہ تم میرے قریب پھٹکنا ○

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ

قَالُوْا	سَنُرَاوِدُ	عَنْهُ	اَبَاهُ	وَ	اِنَّا	لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾	وَ	قَالَ
انہوں نے کہا	عنقریب ہم مطالبہ کریں گے	اس کے متعلق	اس کے باپ (سے)	اور	بیشک ہم	ضرور کریں گے	اور	(یوسف نے) کہا

انہوں نے کہا: ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق ضرور مطالبہ کریں گے اور بیشک ہم ضرور یہ کریں گے ○ اور یوسف نے

لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا

لِفِتْيٰنِهِ	اجْعَلُوْا	بِضَاعَتَهُمْ	فِيْ رِحَالِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	يَعْرِفُوْنَهَآ	اِذَا	انْقَلَبُوْٓا
اپنے غلاموں سے	رکھ دو	ان کی رقم	ان کی بوریوں میں	تاکہ وہ	پہچان لیں اسے	جب	پلٹ کر جائیں

اپنے غلاموں سے فرمایا: ان کی رقم (بھی) ان کی بوریوں میں واپس رکھ دو تاکہ جب یہ اپنے گھر واپس لوٹ کر جائیں

اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا

اِلٰٓى اَهْلِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾	فَلَمَّا	رَجَعُوْٓا	اِلٰٓى اَبِيْهِمْ	قَالُوْا	يٰٓاَبَانَا
اپنے گھر والوں کی طرف	تاکہ وہ	لوٹ کر آئیں	پھر جب	وہ لوٹ کر گئے	اپنے باپ کی طرف	(تو) انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

تو اسے پہچان لیں تاکہ یہ واپس آئیں ○ پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے باپ!

مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ

مُنِعَ	مِنَّا	الْكَيْلُ	فَاَرْسِلْ	مَعَنَآ	اَخَانَا	نَكْتَلْ
روک دیا گیا	ہم سے	ماپ (غلہ)	تو آپ بھیج دیں	ہمارے ساتھ	ہمارے بھائی (کو)	(تاکہ) ہم ماپ کر سکیں (یعنی غلہ لا سکیں)

ہم سے غلہ روک دیا گیا ہے لہٰذا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ لا سکیں

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ

وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾	قَالَ	هَلْ	اٰمَنُكُمْ	عَلَيْهِ
اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہوں گے)	(یعقوب نے) فرمایا	کیا (یعنی نہیں)	میں اعتبار کروں گا تمہارا	اس پر (کے بارے میں)

اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے ○ یعقوب نے فرمایا: کیا اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کر لوں

اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا

اِلَّا	كَمَآ	اَمِنْتُكُمْ	عَلٰٓى اَخِيْهِ	مِنْ قَبْلُ	فَاللّٰهُ	خَيْرٌ	حٰفِظًا
مگر	جیسا	میں نے اعتبار کیا تھا تمہارا	اس کے بھائی پر (کے بارے میں)	(اس) سے پہلے	تو اللہ	سب سے بہتر	حفاظت کرنے والا (ہے)

جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو اللہ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے

وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ

وَّ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَمَّا	فَتَحُوْا	مَتَاعَهُمْ	وَجَدُوْا	بِضَاعَتَهُمْ
اور	وہی	تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان (ہے)	اور	جب	انہوں نے کھولا	اپنا سامان	(تو) انہوں نے پائی	اپنی رقم

اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو اپنی رقم کو بھی موجود پایا

رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ

رُدَّتْ	اِلَيْهِمْ	قَالُوْا	يٰٓاَبَانَا	مَا	نَبْغِيْ	هٰذِهٖ	بِضَاعَتُنَا	رُدَّتْ	اِلَيْنَا
جو لوٹا دی گئی تھی	ان کی طرف	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	(اب اور) کیا	ہم چاہیں	یہ	ہماری رقم	لوٹا دی گئی	ہماری طرف

کہ انہیں وہ رقم بھی واپس کر دی گئی ہے۔ کہنے لگے: اے ہمارے باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کر دی گئی ہے

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ

وَ	نَمِيْرُ	اَهْلَنَا	وَ	نَحْفَظُ	اَخَانَا	وَ	نَزْدَادُ	كَيْلَ بَعِيْرٍ
اور	ہم غلہ لائیں گے	اپنے گھر والوں (کے لیے)	اور	ہم حفاظت کریں گے	اپنے بھائی (کی)	اور	ہم زیادہ پائیں گے	ایک اونٹ کا بوجھ

اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں،

ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

ذٰلِكَ	كَيْلٌ	يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾	قَالَ	لَنْ اُرْسِلَهٗ	مَعَكُمْ	حَتّٰى	تُؤْتُوْنِ
یہ	بوجھ	بہت آسان (ہے)	(یعقوب نے) فرمایا	میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے	تمہارے ساتھ	یہاں تک کہ	تم دیدو مجھے

یہ بہت آسان بوجھ ہے ○ یعقوب نے فرمایا: میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ

مَوْثِقًا	مِّنَ اللّٰهِ	لَتَاْتُنَّنِیْ	بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّحَاطَ	بِكُمْ
پختہ عہد	اللہ سے (کا)	(کہ) ضرور تم لے کر آؤ گے میرے پاس	اس کو	سوائے	یہ کہ	گردش آجائے	تم پر

اللہ کا یہ عہد نہ دیدو کہ تم ضرور اسے (واپس) لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم (کسی بڑی مصیبت میں) گھر جاؤ

فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ یٰبَنِیَّ

فَلَمَّاۤ	اٰتَوْهُ	مَوْثِقَهُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	عَلٰى مَا	نَقُوْلُ	وَكِیْلٌ ﴿٦٦﴾	وَ	قَالَ	یٰبَنِیَّ
پھر جب	انہوں نے دیدیا اسے	اپنا پختہ عہد	(تو) کہا	اللہ	(اس) پر جو	ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	اور	فرمایا	اے میرے بیٹو

پھر انہوں نے یعقوب کو عہد دیدیا تو یعقوب نے فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ نگہبان ہے ○ اور فرمایا: اے میرے بیٹو!

لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

لَا تَدْخُلُوْا	مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ	وَّ	ادْخُلُوْا	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ	وَ	مَاۤ اُغْنِیْ	عَنْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے	اور	داخل ہونا	جدا جدا دروازوں سے	اور	میں نہیں بچا سکتا	تم سے (تمہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے

ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا، میں تمہیں اللہ سے بچا

مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾

مِنْ شَیْءٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	عَلَیْهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾
کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے

نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	مِنْ حَیْثُ	اَمَرَهُمْ	اَبُوْهُمْ	مَا كَانَ یُغْنِیْ	عَنْهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
اور	جب	وہ داخل ہوئے	جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)	وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان سے (انہیں)	اللہ (کی تقدیر) سے

اور جب وہ وہیں سے داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ سے کچھ بچا نہ

مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا

مِنْ شَیْءٍ	اِلَّا	حَاجَةً	فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ	قَضٰىهَا	وَ	اِنَّهٗ	لَذُوْ عِلْمٍ	لِّمَا
کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں	اس نے پورا کر لیا اسے	اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ

سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کر لی اور بیشک وہ صاحب علم تھا کیونکہ

عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ ع وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ

عَلَّمْنٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	عَلٰى یُوْسُفَ
ہم نے تعلیم دی تھی اسے	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)

ہم نے اسے تعلیم دی تھی مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب وہ سب بھائی یوسف کے پاس گئے

اٰوٰى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾

اٰوٰى	اِلَيْهِ	اَخَاهُ	قَالَ	اِنِّيْٓ	اَنَا	اَخُوْكَ	فَلَا تَبْتَئِسْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾
(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف	اپنے بھائی (کو)	کہا	بیشک میں	میں	تمہارا بھائی (ہوں)	تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کر رہے ہیں

تو یوسف نے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی بھائی ہوں تو اس پر غمگین نہ ہونا جو یہ کر رہے ہیں ○

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

فَلَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	جَعَلَ	السِّقَايَةَ	فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ	ثُمَّ	اَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ
پھر جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لیے	ان کا سامان	(تو) رکھ دیا	پیالہ	اپنے بھائی کی بوری میں	پھر	پکارا	ایک پکارنے والا

پھر جب انہیں ان کا سامان مہیا کر دیا تو اپنے بھائی کی بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی:

اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾

اَيَّتُهَا	الْعِيْرُ	اِنَّكُمْ	لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾	قَالُوْا	وَ	اَقْبَلُوْا	عَلَيْهِمْ	مَّاذَا	تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾
اے	قافلے والو	بیشک تم	ضرور چور ہو	انہوں نے کہا	اور	وہ متوجہ ہوئے	ان پر (کی طرف)	کیا چیز	تم گم پا رہے ہو

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو ○ انہوں نے پکارنے والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: کیا چیز تمہیں نہیں مل رہی؟ ○

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ

قَالُوْا	نَفْقِدُ	صُوَاعَ الْمَلِكِ	وَ	لِمَنْ	جَآءَ بِهٖ	حِمْلُ بَعِيْرٍ
انہوں نے کہا	ہم گم پاتے ہیں	بادشاہ کا پیمانہ	اور	(اس) کے لیے جو	لائے گا اسے	ایک اونٹ کا بوجھ (انعام ہے)

ندا کرنے والوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں مل رہا اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام) ہے

وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

وَ	اَنَا	بِهٖ	زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	مَّا جِئْنَا	لِنُفْسِدَ	فِي الْاَرْضِ
اور	میں	اس کا	ضامن (ہوں)	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	ہم نہیں آئے	تاکہ فساد کریں	زمین میں

اور میں اس کا ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہیں آئے

وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾

وَ	مَا كُنَّا	سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾	قَالُوْا	فَمَا	جَزَآؤُهٗ	اِنْ	كُنْتُمْ	كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾
اور	ہم نہیں ہیں	چوری کرنے والے	انہوں نے کہا	تو کیا	(ہو گی) اس کی سزا	اگر	تم ہوئے	جھوٹے

اور نہ ہی ہم چور ہیں ○ اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر تم جھوٹے ہوئے تو اس کی سزا کیا ہو گی؟ ○

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾

قَالُوْا	جَزَآؤُهٗ	مَنْ	وُّجِدَ	فِيْ رَحْلِهٖ	فَهُوَ	جَزَآؤُهٗ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾
انہوں نے کہا	اس کی سزا	جو	وہ (پیمانہ) پایا جائے	اس کے سامان میں	تو وہی	اس کا بدلہ (ہو گا)	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں	ظالموں (کو)

انہوں نے کہا: اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں (وہ پیالہ) ملے وہی خود اس کا بدلہ ہو گا۔ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے ○

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ

فَبَدَاَ	بِاَوْعِيَتِهِمْ	قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ	ثُمَّ	اسْتَخْرَجَهَا	مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ
تو اس نے (تلاشی کی) ابتداء کی	ان کی بوریوں سے	اپنے بھائی کی بوری سے پہلے	پھر	اس نے نکال لیا وہ پیالہ	اپنے بھائی کی بوری سے

تو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسروں کی تلاشی لینا شروع کی پھر اس پیالے کو اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ

كَذٰلِكَ	كِدْنَا	لِيُوْسُفَ	مَا كَانَ لِيَاْخُذَ	اَخَاهُ	فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ
اسی طرح	ہم نے تدبیر بتائی	یوسف کو	(اس کے لئے درست) نہ تھا کہ وہ لے لے	اپنے بھائی (کو)	بادشاہ کے قانون میں

ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی تھی۔ بادشاہی قانون میں اس کیلئے درست نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝٧٦

اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ	اللّٰهُ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ	مَّنْ	نَّشَآءُ	وَ	فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ	عَلِيْمٌ ۝٧٦
مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجوں	جسے	چاہتے ہیں	اور	ہر علم والے کے اوپر	ایک علم والا (ہے)

مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے ○

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا

قَالُوْٓا	اِنْ	يَّسْرِقْ	فَقَدْ	سَرَقَ	اَخٌ لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	فَاَسَرَّهَا
(بھائیوں نے) کہا	اگر	وہ چوری کرے	تو بیشک	چوری کر چکا ہے	اس کا بھائی	(اس) سے پہلے	تو چھپا لیا اس (بات) کو

بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو بیشک اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی تو یوسف نے یہ بات

يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ

يُوْسُفُ	فِيْ نَفْسِهٖ	وَ	لَمْ يُبْدِهَا	لَهُمْ	قَالَ	اَنْتُمْ	شَرٌّ	مَّكَانًا
یوسف (نے)	اپنے دل میں	اور	ظاہر نہیں کیا اسے	ان پر	(دل میں) کہا	تم	بہت برے (ہو)	درجے کے اعتبار سے

اپنے دل میں چھپا رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی (اور دل میں) کہا تم انتہائی گھٹیا درجے کے آدمی ہو

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝٧٧ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	تَصِفُوْنَ ۝٧٧	قَالُوْا	يٰٓاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	اِنَّ	لَهٗٓ	اَبًا
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم باتیں کر رہے ہو	انہوں نے کہا	اے	عزیز	بیشک	اس کا	ایک باپ (ہے)

اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم باتیں کر رہے ہو ○ انہوں نے کہا: اے عزیز! بیشک اس کے بہت بوڑھے

شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٧٨

شَيْخًا كَبِيْرًا	فَخُذْ	اَحَدَنَا	مَكَانَهٗ	اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٧٨
بہت بوڑھا	تو تم لے لو	ہم میں سے کسی ایک (کو)	اس کی جگہ	بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں تجھے	احسان کرنے والوں میں سے

والد ہیں تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیں، بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں ○

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ

قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اَنْ	نَّاْخُذَ	اِلَّا	مَنْ	وَّجَدْنَا	مَتَاعَنَا	عِنْدَهٗٓ
(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	(اس سے) کہ	ہم پکڑلیں	(اس کے) علاوہ (کوئی اور)	جو	ہم نے پایا	اپنا سامان	اس کے پاس

یوسف نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو پکڑیں۔

اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝۷۹ فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ

اِنَّآ	اِذًا	لَّظٰلِمُوْنَ ۝۷۹	فَلَمَّا	اسْتَايْـَٔسُوْا	مِنْهُ	خَلَصُوْا	نَجِيًّا
بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والے (ہوں گے)	پھر جب	وہ مایوس ہوگئے	اس (بھائی) سے	(تو) وہ الگ ہوگئے	سرگوشی کرنے (کے لئے)

(ایسا کریں) جب تو ہم ظالم ہوں گے ۝ پھر جب وہ بھائی اس سے مایوس ہوگئے تو ایک طرف جاکر سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے۔

قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا

قَالَ	كَبِيْرُهُمْ	اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اَبَاكُمْ	قَدْ	اَخَذَ	عَلَيْكُمْ	مَّوْثِقًا
کہا	ان کے بڑے (بھائی نے)	کیا تم نہیں جانتے	کہ	تمہارے باپ (نے)	تحقیق	لیا تھا	تم پر (سے)	پختہ عہد

ان میں بڑا بھائی کہنے لگا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد

مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	مَا فَرَّطْتُّمْ	فِيْ يُوْسُفَ	فَلَنْ اَبْرَحَ	الْاَرْضَ
اللہ سے (کا)	اور	(اس) سے پہلے	تم نے کوتاہی کی	یوسف (کے حق) میں	تو میں ہرگز نہ ہٹوں گا	(مصر کی اس) زمین (سے)

لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے حق میں کوتاہی کرچکے ہو تو میں تو یہاں سے ہرگز نہ ہٹوں گا

حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰

حَتّٰى	يَاْذَنَ	لِيْٓ	اَبِيْٓ	اَوْ	يَحْكُمَ	اللّٰهُ	لِيْ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰
یہاں تک کہ	اجازت دیدے	مجھے	میرا باپ	یا	(کوئی) حکم فرمادے	اللہ	میرے لئے	اور	وہ	سب سے بہتر حکم دینے والا (ہے)

جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیدیں یا اللہ مجھے کوئی حکم فرمادے اور وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہے ۝

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ

اِرْجِعُوْٓا	اِلٰٓى اَبِيْكُمْ	فَقُوْلُوْا	يٰٓاَبَانَآ	اِنَّ	ابْنَكَ	سَرَقَ
تم لوٹ کر جاؤ	اپنے باپ کی طرف	پھر عرض کرو	اے ہمارے باپ	بیشک	آپ کے بیٹے (نے)	چوری کی

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو: اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے

وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝۸۱

وَ	مَا شَهِدْنَآ	اِلَّا	بِمَا	عَلِمْنَا	وَ	مَا كُنَّا	لِلْغَيْبِ	حٰفِظِيْنَ ۝۸۱
اور	ہم نے گواہی نہ دی	مگر	(اسی بات) کی جسے	ہم نے جانا	اور	ہم نہ تھے	غیب کی	نگہبانی کرنے والے

اور ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ۝

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ	الَّتِیْ كُنَّا فِيْهَا	وَ	الْعِيْرَ	الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾
اور پوچھ لیں (اس) بستی (والوں سے)	جس میں ہم تھے	اور	(اس) قافلہ (سے)	جس میں ہم واپس آئے	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)

اور اس شہر والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے (معلوم کر لیں) جس میں ہم واپس آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں ○

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	عَسَى	اللّٰهُ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنادی ہے	تمہارے لئے	تمہارے نفسوں (نے)	ایک بات	تو عمدہ صبر (ہے)	قریب ہے	اللہ

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو عمدہ صبر ہے۔ عنقریب اللہ

اَنْ يَّاْتِيَنِیْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

اَنْ	يَّاْتِيَنِیْ بِهِمْ جَمِيْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾	وَ	تَوَلّٰى	عَنْهُمْ
کہ	لے آئے میرے پاس ان سب کو	بیشک وہ	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	(یعقوب نے) منہ پھیرا	ان سے

ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرا

وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

وَ	قَالَ	يٰۤاَسَفٰى	عَلٰى يُوْسُفَ	وَ	ابْيَضَّتْ	عَيْنٰهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ	كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾
اور	کہا	ہائے افسوس	یوسف (کی جدائی) پر	اور	سفید ہو گئیں	اس کی دونوں آنکھیں	غم سے	تو وہ	(اپنا) غم برداشت کرتے رہے

اور کہا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر اور یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے ○

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	تَفْتَؤُا تَذْكُرُ	يُوْسُفَ	حَتّٰى	تَكُوْنَ	حَرَضًا	اَوْ	تَكُوْنَ
(بھائیوں نے) کہا	اللہ کی قسم	آپ ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے	یوسف (کو)	یہاں تک کہ	ہو جائیں گے	موت کے قریب	یا	ہو جائیں گے

بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ مرنے کے قریب ہو جائیں گے یا

مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ

مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾	قَالَ	اِنَّمَاۤ	اَشْكُوْا	بَثِّیْ	وَ	حُزْنِیْۤ	اِلَى اللّٰهِ
فوت ہونے والوں میں سے	(یعقوب نے) کہا	صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف

فوت ہی ہو جائیں گے ○ یعقوب نے کہا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ

وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾	يٰبَنِیَّ	اذْهَبُوْا	فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ
اور	میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ	تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)

اور میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۗ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

وَ	لَا تَايْـَٔسُوْا	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا يَايْـَٔسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾
اور	ناامید نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک	ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا

فَلَمَّا	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	مَسَّنَا	وَ	اَهْلَنَا
پھر جب	وہ حاضر ہوئے	اس پر (یوسف کے پاس)	انہوں نے کہا	اے	عزیز	پہنچی ہے ہمیں	اور	ہمارے گھر والوں (کو)

پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو

الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۗ

الضُّرُّ	وَ	جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ	فَاَوْفِ	لَنَا	الْكَيْلَ	وَ	تَصَدَّقْ	عَلَيْنَا
تکلیف، مصیبت	اور	ہم لے کر آئے ہیں حقیر سا سرمایہ	تو آپ پورا کر دیں	ہمارے لئے	ناپ	اور	خیرات (بھی) کریں	ہم پر

مصیبت پہنچی ہوئی ہے اور ہم حقیر سا سرمایہ لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں پورا ناپ دیدیجئے اور ہم پر کچھ خیرات بھی کیجئے،

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	يَجْزِى	الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾	قَالَ	هَلْ	عَلِمْتُمْ	مَّا	فَعَلْتُمْ
بیشک	اللہ	صلہ دیتا ہے	خیرات دینے والوں (کو)	(یوسف نے) کہا	کیا	تم جانتے ہو	جو	تم نے کیا

بیشک اللہ خیرات دینے والوں کو صلہ دیتا ہے ○ یوسف نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے جو تم نے

بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۗ

بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ	اِذْ	اَنْتُمْ	جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾	قَالُوْۤا	ءَاِنَّكَ	لَاَنْتَ	يُوْسُفُ
یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ	جب	تم	نادان (تھے)	انہوں نے کہا	کیا بیشک تم	ضرور تم	یوسف (ہو؟)

یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان تھے ○ انہوں نے کہا: کیا واقعی آپ ہی یوسف ہیں؟

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىْ ۫ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۗ

قَالَ	اَنَا	يُوْسُفُ	وَ	هٰذَاۤ	اَخِىْ	قَدْ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا
فرمایا	میں	یوسف (ہوں)	اور	یہ	میرا بھائی (ہے)	بیشک	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ہمارے اوپر

فرمایا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک اللہ نے ہم پر احسان کیا۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

اِنَّهٗ	مَنْ	يَّتَّقِ	وَ	يَصْبِرْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾
بیشک	جو	پرہیز گاری کرے	اور	صبر کرے	تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر

بیشک جو پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○

قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيۡنَا وَاِنۡ كُنَّا لَخٰطِئِيۡنَ ۝۹۱

قَالُوۡا	تَاللّٰهِ	لَقَدۡ	اٰثَرَكَ	اللّٰهُ	عَلَيۡنَا	وَ	اِنۡ	كُنَّا	لَخٰطِئِيۡنَ ۝۹۱
انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	فضیلت دی آپ کو	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	اور	بیشک	ہم تھے	ضرور خطا کرنے والے

انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطا کار تھے ○

قَالَ لَا تَثۡرِيۡبَ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ ؕ يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَكُمۡ ۫ وَهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۝۹۲

قَالَ	لَا تَثۡرِيۡبَ	عَلَيۡكُمُ	الۡيَوۡمَ	يَغۡفِرُ	اللّٰهُ	لَكُمۡ	وَ	هُوَ	اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۝۹۲
(یوسف نے) کہا	کوئی ملامت نہیں	تم پر	آج	معاف کرے	اللہ	تمہیں	اور	وہ	سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان (ہے)

فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ○

اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِيۡ هٰذَا فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰى وَجۡهِ اَبِيۡ يَاۡتِ بَصِيۡرًا ۚ وَاۡتُوۡنِيۡ بِاَهۡلِكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۹۳ ع

اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِيۡ هٰذَا	فَاَلۡقُوۡهُ	عَلٰى وَجۡهِ اَبِيۡ	يَاۡتِ	بَصِيۡرًا	وَ	اۡتُوۡنِيۡ بِاَهۡلِكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۹۳
تم لے جاؤ میرا یہ کرتا	تو ڈال دو اسے	میرے باپ کے منہ پر	وہ ہو جائیں گے	دیکھنے والے	اور	لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں (کو)

میرا یہ کرتا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ ○

وَلَمَّا فَصَلَتِ الۡعِيۡرُ قَالَ اَبُوۡهُمۡ اِنِّيۡ لَاَجِدُ رِيۡحَ يُوۡسُفَ

وَ	لَمَّا	فَصَلَتِ	الۡعِيۡرُ	قَالَ	اَبُوۡهُمۡ	اِنِّيۡ	لَاَجِدُ	رِيۡحَ يُوۡسُفَ
اور	جب	(مصر سے) جدا ہوا	قافلہ	(تو) کہا	ان کے باپ (نے)	بیشک میں	ضرور پاتا ہوں	یوسف کی خوشبو

اور جب قافلہ وہاں سے جدا ہوا تو ان کے باپ نے فرمادیا: بیشک میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں۔

لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ ۝۹۴ قَالُوۡا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيۡ ضَلٰلِكَ الۡقَدِيۡمِ ۝۹۵

لَوۡ	لَاۤ	اَنۡ	تُفَنِّدُوۡنِ ۝۹۴	قَالُوۡا	تَاللّٰهِ	اِنَّكَ	لَفِيۡ ضَلٰلِكَ الۡقَدِيۡمِ ۝۹۵
اگر	نہ (ہوتا)	یہ کہ	تم کم سمجھ کہو مجھے	(حاضرین نے) کہا	اللہ کی قسم	بیشک آپ	اپنی پرانی وارفتگی میں (ہیں)

اگر تم مجھے کم سمجھ نہ کہو ○ حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! آپ اپنی اسی پرانی محبت میں گم ہیں ○

فَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَ الۡبَشِيۡرُ اَلۡقٰهُ عَلٰى وَجۡهِهٖ فَارۡتَدَّ بَصِيۡرًا ۚ

فَلَمَّاۤ	اَنۡ جَآءَ	الۡبَشِيۡرُ	اَلۡقٰهُ	عَلٰى وَجۡهِهٖ	فَارۡتَدَّ	بَصِيۡرًا
پھر جب	آیا	خوشخبری سنانے والا	(تو) اس نے ڈال دیا وہ کرتا	اس (یعقوب) کے منہ پر	تو وہ ہو گئے	دیکھنے والے

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا، اسی وقت وہ دیکھنے والے ہو گئے۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ ۚۙ اِنِّيۡۤ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۹۶

قَالَ	اَلَمۡ اَقُلۡ	لَّكُمۡ	اِنِّيۡۤ	اَعۡلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۹۶
(یعقوب نے) کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	بیشک میں	جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے

یعقوب نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

قَالُوْا	يٰٓاَبَانَا	اسْتَغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَآ	اِنَّا	كُنَّا	خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾
انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	مغفرت طلب کریں	ہمارے لئے	ہمارے گناہوں (کی)	بیشک	ہم تھے	خطا کرنے والے

بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بیشک ہم خطا کار ہیں ○

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

قَالَ	سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ	لَكُمْ	رَبِّيْ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾
فرمایا	عنقریب میں مغفرت طلب کروں گا	تمہارے لئے	اپنے رب (سے)	بیشک	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)

فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی بخشنے والا، مہربان ہے ○

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا

فَلَمَّا	دَخَلُوْا	عَلٰي يُوْسُفَ	اٰوٰٓى	اِلَيْهِ	اَبَوَيْهِ	وَ	قَالَ	ادْخُلُوْا
پھر جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)	(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف (اپنے پاس)	اپنے ماں باپ (کو)	اور	کہا	داخل ہو جاؤ

پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں

مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ۭ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ

مِصْرَ	اِنْ	شَاۗءَ	اللّٰهُ	اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾	وَ	رَفَعَ	اَبَوَيْهِ	عَلَي الْعَرْشِ
مصر (میں)	اگر	چاہا	اللہ (نے)	امن والے ہو کر	اور	اس نے اونچا کیا (بٹھایا)	اپنے ماں باپ (کو)	تخت پر

داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ ○ اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ

وَ	خَرُّوْا	لَهٗ	سُجَّدًا	وَ	قَالَ	يٰٓاَبَتِ	هٰذَا	تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ	مِنْ قَبْلُ
اور	وہ گر گئے	اس کے لیے	سجدہ (میں)	اور	(یوسف نے) کہا	اے میرے باپ	یہ	میرے خواب کی تعبیر (ہے)	پہلے

اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے،

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ

قَدْ	جَعَلَهَا	رَبِّيْ	حَقًّا	وَ	قَدْ	اَحْسَنَ	بِيْ	اِذْ	اَخْرَجَنِيْ	مِنَ السِّجْنِ
بیشک	کر دیا اسے	میرے رب (نے)	سچا	اور	بیشک	اس نے احسان کیا	مجھ پر	کہ	اس نے نکالا مجھے	قید خانے سے

بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا

وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ

وَ	جَاۗءَ بِكُمْ	مِّنَ الْبَدْوِ	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	نَّزَغَ	الشَّيْطٰنُ	بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ
اور	لے آیا تمہیں	گاؤں سے	(اس کے) بعد	کہ	فساد ڈلوایا، ناچاقی کروادی	شیطان (نے)	میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان

اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کروادی تھی۔

اِنَّ رَبِّیۡ لَطِیۡفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۰۰﴾

اِنَّ	رَبِّیۡ	لَطِیۡفٌ	لِّمَا	یَشَآءُ	اِنَّہٗ	ہُوَ	الۡعَلِیۡمُ	الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۰۰﴾
بیشک	میرا رب	آسان کرنے والا (ہے)	جس (بات) کو	وہ چاہے	بیشک	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)

بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے، بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جب کوئی خواب نظر آئے تو ہر ایک سے تعبیر نہیں پوچھنی چاہیے بلکہ جو تعبیر کا علم جانتا ہو اسی سے پوچھنا چاہیے۔

﴿2﴾... حسد بہت بُری بیماری ہے اس میں بھائی بھائی کو نقصان پہنچانے سے بھی نہیں ڈرتا۔

﴿3﴾... کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین مقصد پانے کے لیے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

﴿4﴾... احسان کرنے والے کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اچھائی کا بدلہ اچھائی ہی سے دینا چاہیے۔

﴿5﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جس بات کی خبر دیں وہ ہو کر رہتی ہے۔

﴿6﴾... تعظیم کے طور پر سجدہ کرنا پہلے کی شریعتوں میں جائز تھا مگر ہماری شریعت میں منع ہے۔

﴿7﴾... حفاظتی تدبیر کے طور پر آئندہ کے لیے کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں۔

﴿8﴾... رشتہ داروں کو جب کسی چیز کی ضرورت ہو تو ان کی مدد کرنی چاہیے۔

﴿9﴾... بزرگوں کے تبرکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماروں کی شفایابی کا ذریعہ ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے قصہ کے متعلق قرآنِ مجید میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قرآن پاک میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا کیا خواب بیان ہوا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: جب یوسف عَلَیْہِ السَّلَام پر الزام لگایا گیا تو آپ کے بے قصور ہونے کی گواہی کس نے دی تھی؟

جواب: ____________________

سوال 4: بادشاہ ریان بن ولید نے کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب: ____________________

سوال 5: حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھیں کس چیز سے ٹھیک ہوئی تھیں؟

جواب: ____________________

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اپنے بھائیوں سے حسد تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... آپ اپنے والدین سے جھوٹ تو نہیں بولتے؟

﴿3﴾... آپ اپنے بھائیوں اور دوستوں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں؟

﴿4﴾... آپ اپنے رشتہ داروں کی مدد کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کا ذکر ادب و احترام سے کرنے کا حکم ہے، ان کی توہین سخت ممنوع و ناجائز ہے۔ اس بارے میں اپنے ٹیچر سے معلومات حاصل کیجیے۔

﴿2﴾... حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ یاد کر کے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ____________________ دستخط سرپرست: ____________________

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

تعارف ومضامین:

اعلیٰ کا معنی ہے سب سے بلند، اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے ''سورۂ اعلیٰ'' کہتے ہیں۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اُس کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اس میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں:

(1) سورت کی ابتداء میں ہر نقص اور عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت، وحدانیّت اور علم و حکمت پر دلالت کرنے والے آثار ذکر کیے گئے۔ (2) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے قرآنِ مجید یاد کرنا آسان کر دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔ (3) نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا کہ آپ قرآنِ مجید کے ذریعے نصیحت فرمائیں اور یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے وہ نصیحت مانے گا اور جو بڑا بد بخت ہے وہ آپ کی نصیحت قبول کرنے سے دور بھاگے گا۔ (4) جس نے خود کو پاک کر لیا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح نہ دی تو وہ کامیاب ہو گیا۔ (5) سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ خود کو پاک کرنے والوں کا اپنی مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا قرآنِ مجید سے پہلے نازل ہونے والے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

سورۂ اعلیٰ کے متعلق احادیث:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر کی پہلی رکعت میں '' سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى '' دوسری رکعت میں ''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ '' اور تیسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ '' پڑھا کرتے تھے۔ [1]

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى نازل ہوئی تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے سجدے میں داخل کر دو، (یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو)۔ [2]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الاعلیٰ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ① الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ② وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ③

سَبِّحِ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ①	الَّذِیْ	خَلَقَ	فَسَوّٰى ②	وَ	الَّذِیْ	قَدَّرَ	فَهَدٰى ③
پاکی بیان کرو	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	جس نے	پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	اور	جس نے	اندازے پر رکھا	پھر راہ دکھائی

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے ○ جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا ○ اور جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○

وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۴ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۵ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۶

وَ	الَّذِیْٓ	اَخْرَجَ	الْمَرْعٰی ۴	فَجَعَلَهٗ	غُثَآءً	اَحْوٰی ۵	سَنُقْرِئُكَ	فَلَا تَنْسٰٓی ۶
اور	جس نے	نکالا	چارہ	پھر کر دیا اسے	خشک	سیاہ	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	تو تم نہ بھولو گے

اور جس نے چارہ نکالا ○ پھر اسے خشک سیاہ کر دیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۷ وَنُیَسِّرُكَ

اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّهٗ	یَعْلَمُ	الْجَهْرَ	وَ	مَا	یَخْفٰی ۷	وَ	نُیَسِّرُكَ
مگر	جو	چاہے	اللہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ہر ظاہر (کو)	اور	(اسے) جو	چھپا ہوتا ہے	اور	ہم آسانی دیں گے تمہیں

مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○ اور ہم تمہارے لئے آسانی کا

لِلْیُسْرٰی ۸ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ۹ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۱۰

لِلْیُسْرٰی ۸	فَذَكِّرْ	اِنْ	نَّفَعَتِ	الذِّكْرٰی ۹	سَیَذَّكَّرُ	مَنْ	یَّخْشٰی ۱۰
سب سے آسان چیز کے لئے	تو تم نصیحت کرو	اگر	فائدہ دے	نصیحت	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	جو	ڈرتا ہے

سامان کر دیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○

وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ۱۱ الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی ۱۲ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

وَ	یَتَجَنَّبُهَا	الْاَشْقَی ۱۱	الَّذِیْ	یَصْلَی	النَّارَ الْكُبْرٰی ۱۲	ثُمَّ	لَا یَمُوْتُ	فِیْهَا
اور	دور رہے گا اس (نصیحت) سے	بڑا بدبخت	جو	داخل ہوگا	سب سے بڑی آگ (میں)	پھر	نہ وہ مرے گا	اس میں

اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا ○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

وَلَا یَحْیٰی ۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ۱۴ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۱۵

وَ	لَا یَحْیٰی ۱۳	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ	تَزَكّٰی ۱۴	وَ	ذَكَرَ	اسْمَ رَبِّهٖ	فَصَلّٰی ۱۵
اور	نہ جئے گا	بیشک	کامیاب ہوا	وہ جو	پاکیزہ بن گیا	اور	اس نے ذکر کیا	اپنے رب کا نام	پھر نماز پڑھی

اور نہ جئے گا ○ بیشک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہوگا ○ اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ○

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ۱۷

بَلْ	تُؤْثِرُوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۱۶	وَ	الْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰی ۱۷
بلکہ	تم ترجیح دیتے ہو	دنیاوی زندگی (کو)	اور (حالانکہ)	آخرت	بہتر	اور	(ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)

بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ○ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ○

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۱۹

اِنَّ	هٰذَا	لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۱۸	صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۱۹
بیشک	یہ (بات)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)

بیشک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے ○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کا ذکر عظمت اور اِحترام کے ساتھ کرنا چاہیے۔

﴿2﴾... علم اور علم کا نہ بھولنا اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔

﴿3﴾... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں کہ آپ کو اللہ کریم نے پڑھایا ہے۔

﴿4﴾... مخلوق میں سے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے برابر کوئی بھی عالم نہیں۔

﴿5﴾... ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے کہ قرآنِ مجید کسی مشقت اور تکرار کے بغیر آپ کو حفظ ہو گیا۔

﴿6﴾... کسی شخص پر نصیحت کا فائدہ ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں نصیحت کرنے کا حکم ہے۔

﴿7﴾... پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم تمام مخلوق سے بہت اعلیٰ ہے۔

﴿8﴾... اللہ تعالیٰ نے ایسے شرعی احکام نازل فرمائے ہیں جن پر عمل کرنا بہت آسان ہے۔

﴿9﴾... اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے نصیحت مانتے ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر میں کونسی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟

جواب: ______

سوال 2: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کب ارشاد فرمایا تھا "اسے اپنے سجدے میں داخل کر دو"؟

جواب: ______

سوال 3: مخلوق میں سب سے اعلیٰ علم کس کا ہے؟

جواب: ______

سوال 4: خوش بختی اور بد بختی کی علامت کیا ہے؟

جواب: ______

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ اپنے مسلمان بھائی کو اچھی بات اور نیک کاموں کی نصیحت کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... الفاظ کو دیکھ کر متعلقہ آیت کی نشاندہی کیجیے:

نصیحت	آیت نمبر16
بڑا بد بخت	آیت نمبر12
بڑی آگ	آیت نمبر17
دُنیا کی زندگی	آیت نمبر11
آخرت کی زندگی	آیت نمبر9

﴿2﴾... "اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے" ٹیچر سے پوچھ کر اس مضمون کی تین آیات مع ترجمہ لکھیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

ہر چیز اللہ پاک کی تقدیر سے ہے

ایک شخص ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ بتایئے کہ ہم جو دم کراتے ہیں یا علاج کرتے ہیں اور جس ڈھال کے ذریعے حملے سے بچتے ہیں تو کیا یہ چیزیں اللہ کریم کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ چیزیں بھی اللہ پاک کی تقدیر سے ہیں۔

(ترمذی، 4/59، حدیث: 2155)

جِنّات

جنات کون ہیں؟

جِن کا لغوی معنٰی ہے "چھپی ہوئی مخلوق" کیونکہ جنات انسان سے چھپے ہوتے ہیں اسی لیے انہیں جنات کہتے ہیں۔ جن اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جو آگ سے بنائے گئے ہیں اور ان کی تخلیق انسان سے پہلے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ قیامت کے دن ان سے بھی حساب و کتاب ہو گا۔[1]

جنات کی طاقت:

اللہ تعالیٰ نے جنات کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی ہے، بعض میں ایسے اوصاف پائے جاتے ہیں جو انسان میں نہیں پائے جاتے۔ بعض جنات کو شکل تبدیل کرنے کی بھی طاقت دی گئی ہے۔ یہ ایسے مشکل ترین کام کرنے کی بھی طاقت رکھتے ہیں کہ جو عام انسان کے بس میں نہیں ہوتے۔ جو جنات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر میں تھے وہ یہ کام کیا کرتے تھے: (1) سمندر کی تہہ سے جواہرات نکال کر لاتے۔ (2) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے عالی شان عمارتیں بناتے۔ (3) بڑے بڑے پیالے اور دیگیں تیار کرتے، ہر پیالہ اتنا بڑا ہوتا کہ ایک پیالے میں ایک ہزار آدمی کھانا کھالیتے۔ جن دیگوں میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر کے لیے کھانا تیار ہوتا لوگ ان پر سیڑھیاں لگا کر چڑھتے تھے اور یہ دیگیں ایسی ہوتیں کہ انہیں اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جاسکتا تھا۔[2]

جنات کی عمر اور تعداد:

جنات کی عمریں انسانوں کے مقابلے میں بہت طویل ہوتی ہیں اور ان کی تعداد بھی انسانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے، جب انسان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو جنات کے یہاں نو(9) بچے پیدا ہوتے ہیں یعنی ان کی تعداد انسانوں سے نو(9) گُنا زیادہ ہے۔[3]

جنات کیا کھاتے ہیں؟

جس طرح انسان کھاتے پیتے ہیں اسی طرح جنات بھی کھاتے پیتے ہیں لیکن ان کی خوراک ہڈی، گوبر اور کوئلہ ہے۔[4]

جنات کہاں رہتے ہیں؟

جنات زیادہ تر گندی اور ویران جگہوں پر رہتے ہیں، جیسا کہ بیت الخلا، جنگل، جھاڑیوں، چٹانوں، گڑھوں، کھائیوں، غاروں، بِلوں، صحراؤں، جزیروں وغیرہ میں۔[5]

جنات کا مذہب:

انسانوں کی طرح جنات میں بھی مختلف مذاہب ہوتے ہیں، جیسا کہ مسلمان، ہندو نیز مسلمان جنات میں بعض نیک ہوتے ہیں اور بعض بُرے ہوتے ہیں۔[6]

جنات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟

قرآن و حدیث میں جنات کا بکثرت ذکر موجود ہے بلکہ قرآنِ کریم میں سورۂ جن کے نام سے ایک مستقل سورت موجود ہے جس میں جنات کے ایک وفد کا رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ذکر ہے، اسی لیے کسی صورت جنات کے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جنات کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔[7]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ14، الحجر:27

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾				
وَ	الْجَآنَّ	خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ	مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾
اور	جن	ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے پہلے	بغیر دھویں والی آگ سے
اور ہم نے اس سے پہلے جن کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا○				

پارہ27، الذّٰریٰت:56

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾						
وَ	مَا خَلَقْتُ	الْجِنَّ	وَ	الْاِنْسَ	اِلَّا	لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾
اور	میں نے نہیں پیدا کیا	جن	اور	انسان	مگر	اس لیے کہ وہ عبادت کریں میری
اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں○						

پارہ22، سبا:12

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا									
وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ	غُدُوُّهَا	شَهْرٌ	وَّ	رَوَاحُهَا	شَهْرٌ	وَ	اَسَلْنَا
اور	سلیمان کے (قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	ہم نے بہادیا
اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے									

لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ							
لَهٗ	عَيْنَ الْقِطْرِ	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	يَّعْمَلُ	بَيْنَ يَدَيْهِ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ
اس کے لیے	پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے	اس کے آگے	اس کے رب کے حکم سے
اس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے							

وَ مَنۡ یَّزِغۡ مِنۡہُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡہُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿١٢﴾

وَ	مَنۡ	یَّزِغۡ	مِنۡہُمۡ	عَنۡ اَمۡرِنَا	نُذِقۡہُ	مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿١٢﴾
اور	جو	پھرے	ان میں سے	ہمارے حکم سے	ہم چکھائیں گے اسے	بھڑکتی آگ کا عذاب

اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ○

پارہ 19، النمل: 38،39

قَالَ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اَیُّکُمۡ یَاۡتِیۡنِیۡ بِعَرۡشِہَا قَبۡلَ اَنۡ یَّاۡتُوۡنِیۡ

قَالَ	یٰۤاَیُّہَا	الۡمَلَؤُا	اَیُّکُمۡ	یَاۡتِیۡنِیۡ بِعَرۡشِہَا	قَبۡلَ	اَنۡ	یَّاۡتُوۡنِیۡ
(سلیمان نے) فرمایا	اے	درباریو	تم میں کون	لے آئے گا میرے پاس اس (ملکہ) کا تخت	(اس سے) پہلے	کہ	وہ لوگ آئیں میرے پاس

سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس

مُسۡلِمِیۡنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ

مُسۡلِمِیۡنَ ﴿٣٨﴾	قَالَ	عِفۡرِیۡتٌ	مِّنَ الۡجِنِّ	اَنَا	اٰتِیۡکَ بِہٖ	قَبۡلَ	اَنۡ	تَقُوۡمَ
فرمانبردار ہو کر	بولا	ایک بڑا سرکش، بڑا خبیث	جنوں میں سے	میں	میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	تم کھڑے ہو

لے آئے ○ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے

مِنۡ مَّقَامِکَ ۚ وَ اِنِّیۡ عَلَیۡہِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ ﴿٣٩﴾

مِنۡ مَّقَامِکَ	وَ	اِنِّیۡ	عَلَیۡہِ	لَقَوِیٌّ	اَمِیۡنٌ ﴿٣٩﴾
اپنی جگہ سے	اور	بیشک میں	اس پر	ضرور قوت رکھنے والا	امانتدار (ہوں)

حاضر کر دوں گا اور میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں ○

پارہ 29، الجن: 11

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَ مِنَّا دُوۡنَ ذٰلِکَ ؕ کُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿ۙ١١﴾

وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الصّٰلِحُوۡنَ	وَ	مِنَّا	دُوۡنَ ذٰلِکَ	کُنَّا	طَرَآئِقَ	قِدَدًا ﴿١١﴾ [1]
اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	نیک لوگ (ہیں)	اور	ہم میں کچھ	اس کے علاوہ (ہیں)	ہم ہیں	مختلف راہوں (میں)	بٹے ہوئے

اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں ○

---

① مختلف راہوں میں بٹے ہونے سے مراد مختلف حالتوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ متقی اور پرہیز گار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں، کچھ طبعی طور پر نیک سیرت اور دوسروں کے ساتھ اچھے معاملات کرنے کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں۔ یا اس سے مراد مختلف دینوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر ہیں۔

پارہ29، الجن:15، 14

وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ

وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الْمُسْلِمُوْنَ	وَ	مِنَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَمَنْ	اَسْلَمَ	فَاُولٰٓئِكَ
اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	اسلام لانے والے (ہیں)	اور	ہم میں کچھ	ظلم کرنے والے (ہیں)	تو جو	اسلام لایا	تو یہ لوگ

اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں

تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

تَحَرَّوْا	رَشَدًا ﴿۱۴﴾	وَ	اَمَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَكَانُوْا	لِجَهَنَّمَ	حَطَبًا ﴿۱۵﴾ ①
انہوں نے قصد کیا	ہدایت (کا)	اور	بہر حال	ظلم کرنے والے	تو وہ ہو گئے	جہنم کا	ایندھن

جنہوں نے ہدایت کا قصد کیا O اور بہر حال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہو گئے O

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔

﴿2﴾... جنات کو انسان سے پہلے پیدا کیا گیا ہے۔

﴿3﴾... جنات کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

﴿4﴾... جنات کی تعداد انسانوں سے نو (9) گُنا زیادہ ہے۔

﴿5﴾... جنات چٹانوں، گڑھوں، کھائیوں، غاروں، بلوں، صحراؤں، جزیروں وغیرہ میں رہتے ہیں۔

﴿6﴾... جنات کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: جن کو جن کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: جنات کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں؟

جواب: ____________________

____

① اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ جنات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کر دے جیسے انسان گوشت وہڈی سے بنا ہے لیکن ہڈی اور گوشت سے ضرب لگانے پر تکلیف ہوتی ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی ہیئت تبدیل کر کے انہیں عذاب دیا جائے۔

سوال 3: انسان کو پہلے تخلیق کیا گیا ہے یا جنات کو؟

جواب:

سوال 4: جنات کی تعداد انسانوں کے مقابلے میں کتنی ہے؟

جواب:

سوال 5: جنات کہاں رہتے ہیں؟

جواب:

سوال 6: جنات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟

جواب:

آیات کے ترجمے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہیں پُر کیجیے:

﴿1﴾... اور کچھ ______ (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے۔

﴿2﴾... میں نے جن اور ______ اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

﴿3﴾... ہم میں کچھ ______ ہیں اور کچھ ظالم۔

﴿4﴾... اور ہم نے اس سے پہلے ______ بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا۔

کرنے کے کام:

﴿1﴾... جنات سے حفاظت کے لیے احادیث میں مذکور دعائیں یاد کیجیے۔

﴿2﴾... ٹیچر کی مدد سے جنات کی اقسام تحریر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ______ دستخط سرپرست: ______

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَة

تعارف و مضامین:

غاشیہ قیامت کا نام ہے، اس کا معنٰی ہے: چھا جانے والی چیز۔ اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ غاشیہ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے "سورۂ غاشیہ" کہتے ہیں۔ قیامت کو غاشیہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنی ہولناکی کے ساتھ ہر چیز پر چھا جائے گی۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں اسلام کے بنیادی عقائد کا بیان ہے۔ اس میں یہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں: (1) ابتداء میں قیامت کی ہَولناکیاں، کفار کی بدبختی، مسلمانوں کی خوش بختی، اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اَوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ (2) اللہ تعالٰی کی وحدانیّت، قدرت اور علم و حکمت پر اونٹ کی تخلیق، آسمان کی بلندی، پہاڑوں کو زمین میں نَصب کرنے اور زمین کو بچھانے کے ذریعے اِستدلال کیا گیا ہے۔ (3) سورت کے آخر میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف نصیحت کر دینا ہے کسی کو مسلمان کر کے ہی چھوڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ یہ بتایا گیا کہ جو کفر کرے گا اللہ تعالٰی اسے بڑا عذاب دے گا، قیامت کے دن سب لوگ حساب اور جزا کے لیے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

سورۂ غاشیہ کے متعلق حدیث:

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے ساتھ "هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ" کی تلاوت فرماتے تھے۔(1)

قیامت کے دن ہونے والے بعض عذابات:

اس سورت میں جہنمیوں کے بعض عذاب بھی بیان ہوئے ہیں: جہنمیوں کو جب پیاس لگے گی تو انہیں گرم چشموں کا پانی پلایا جائے گا جو ان کے اندرونی حصوں کو جلا دے گا اور کھانے میں انہیں کانٹوں کی خوراک دی جائے گی جو پیٹ میں آگ لگا دے گی۔

یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا۔ جن لوگوں کو عذاب دیا جائے گا اُن کے بہت سے طبقے ہوں گے، بعض کو زَقُّوم (تھوہڑ-Cactus) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اَقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کے لیے مختلف اَشیاء بیان کی گئی ہیں۔

آیت نمبر 6 میں ضَرِیْع کا لفظ ہے۔ عرب میں ضریع نامی ایک کانٹے دار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دِہ ہوتی ہے۔ کفار کے ساتھ اس خوراک کی مناسبت یہ ہے کہ چونکہ کفار دنیا میں سُور، سود، جوئے وغیرہ حرام کمائیوں کی پروا نہ کرتے تھے اور شریعت کی پابندیاں توڑ کر کھاتے تھے، اس لئے انہیں یہ کھانے دیئے جائیں گے۔(2)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ30، الغاشية

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢

هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	خَاشِعَةٌ ۝٢
کیا (یعنی بیشک)	آگئی تمہارے پاس	چھاجانے والی (مصیبت) کی خبر	بہت سے چہرے	اس دن	ذلیل ورسوا ہوں گے

بیشک تمہارے پاس چھاجانے والی مصیبت کی خبر آچکی ○ بہت سے چہرے اس دن ذلیل ورسوا ہوں گے ○

عَامِلَةٌ تَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥

عَامِلَةٌ	تَّاصِبَةٌ ۝٣	تَصْلٰى	نَارًا حَامِيَةً ۝٤	تُسْقٰى	مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥
کام کرنے والے	مشقت اٹھانے والے	وہ داخل ہوں گے	بھڑکتی آگ (میں)	انہیں پلایا جائے گا	کھولتے ہوئے چشمے سے

کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ○ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے ○ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ○

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

لَيْسَ	لَهُمْ	طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦	لَّا يُسْمِنُ	وَ	لَا يُغْنِيْ	مِنْ جُوْعٍ ۝٧
نہ ہوگا	ان کے لئے	کوئی کھانا	مگر	کانٹے دار گھاس	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	اور	نجات نہ دے گا	بھوک سے

ان کے لیے کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا ○

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا

وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	نَّاعِمَةٌ ۝٨	لِسَعْيِهَا	رَاضِيَةٌ ۝٩	فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠	لَّا تَسْمَعُ	فِيْهَا
بہت سے چہرے	اس دن	تروتازہ ہوں گے	اپنی کوشش پر	راضی ہوں گے	بلند باغ میں	نہ سنیں گے	اس میں

بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○ بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات

لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤

لَاغِيَةً ۝١١	فِيْهَا	عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢	فِيْهَا	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣	وَّ	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤
کوئی بیہودہ بات	اس میں	جاری چشمے (ہوں گے)	اس میں	بلند تخت (ہوں گے)	اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)

نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○ اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ

وَّ	نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥	وَّ	زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦	اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ	اِلَى الْاِبِلِ
اور	صف در صف لگے ہوئے گاؤ تکیے (ہوں گے)	اور	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	تو کیا وہ نہیں دیکھتے	اونٹ کی طرف

اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے

كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾

كَيْفَ	خُلِقَتْ ﴿١٧﴾	وَ	اِلَى السَّمَآءِ	كَيْفَ	رُفِعَتْ ﴿١٨﴾	وَ	اِلَى الْجِبَالِ	كَيْفَ	نُصِبَتْ ﴿١٩﴾
کیسا	اسے بنایا گیا ہے	اور	آسمان کی طرف	کیسا	اسے اونچا کیا گیا ہے	اور	پہاڑوں کی طرف	کیسے	اسے قائم کیا گیا ہے

کہ کیسا بنایا گیا ہے ○ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے ○ اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے ○

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

وَ	اِلَى الْاَرْضِ	كَيْفَ	سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾	فَذَكِّرْ	اِنَّمَآ اَنْتَ	مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾	لَسْتَ	عَلَيْهِمْ
اور	زمین کی طرف	کیسے	اسے بچھایا گیا ہے	تو تم نصیحت کرو	تم تو صرف	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم نہیں ہو	ان پر

اور زمین کو، کیسے بچھائی گئی ہے ○ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو ○ تم کچھ ان پر

بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾	اِلَّا	مَنْ	تَوَلّٰى	وَ	كَفَرَ ﴿٢٣﴾	فَيُعَذِّبُهُ	اللّٰهُ	الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾
زبردستی کرنے والے	مگر	جس نے	منہ پھیرا	اور	کفر کیا	تو عذاب دے گا اسے	اللہ	بہت بڑا عذاب

زبردستی کرنے والے نہیں ہو ○ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا ○ تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ○

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

اِنَّ	اِلَيْنَآ	اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾	ثُمَّ	اِنَّ	عَلَيْنَا	حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾
بیشک	ہماری طرف (ہی)	ان کا لوٹنا (ہے)	پھر	بیشک	ہم پر (ہی)	ان کا حساب (لینا ہے)

بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے ○ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کفار چاہے قیامت کا کتنا ہی انکار کریں قیامت آکر ہی رہے گی۔

﴿2﴾... جہنمیوں کو پینے کے لیے گرم چشموں کا پانی دیا جائے گا جو ان کے اندرونی حصوں کو جلا دے گا۔

﴿3﴾... جہنمیوں کو کھانے میں کانٹوں کی خوراک دی جائے گی جو پیٹ میں آگ لگا دے گی۔

﴿4﴾... جنت میں بلند تخت ہوں گے جب جنتی ان پر چڑھنا یا اترنا چاہیں گے تو وہ تخت خود بخود اوپر یا نیچے آجائیں گے۔

﴿5﴾... جنتیوں کے گھروں میں نہایت آرام دہ اور خوشنما قالین بچھے ہوں گے اور صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوں گے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: جہنمیوں کو جہنم میں کھانے پینے کے لیے کیا دیا جائے گا؟

جواب: ____________________

سوال 2: نیک اَعمال کرنے والے مومنین قیامت کے دن کس حال میں ہوں گے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: آیت نمبر 6 میں ضَرِیۡعٍ کا معنیٰ بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 4: قیامت کے دن ہونے والے چند عذاب بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 5: جنت میں جنتیوں کے لیے کون کون سی نعمتیں ہوں گی؟

جواب: ____________________

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾... روزِ قیامت نیک اعمال کرنے والے مومنوں اور کفار کے انجام سے نتیجہ اخذ کیجیے:

کافروں کا انجام	مومنوں کا انجام
نہایت ذلیل ورسوا ہوں گے۔ چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔ اللہ پاک ان سے ناراض ہو گا۔ سورج اور زمین کی تپش ستائے گی۔ جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ جہنم میں شدید عذاب دیا جائے گا۔ جہنمیوں کو گرم چشموں کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ پانی اُن کے اندرونی حصوں کو جلا دے گا۔ پیٹ میں آگ لگانے والی کانٹوں کی خوراک دی جائے گی۔	نہایت خوش وخرم ہوں گے۔ چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے۔ اللہ پاک کی رضا حاصل ہو گی۔ سورج اور زمین کی تپش انہیں نہیں ستائے گی۔ اللہ پاک کے فضل سے جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت میں اعلیٰ نعمتیں عطا کی جائیں گی۔ دودھ، شہد اور پاکیزہ شراب پینے کو دی جائے گی۔ جنت میں ان کے لیے بلند و بالا جنتی محلات ہوں گے۔

نتیجہ:

﴿2﴾... اونٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات ٹیچر سے پوچھ کر یاد کیجیے اور گھر والوں سے شیئر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

قومِ سبا کا سیلاب

قرآنِ کریم میں کئی قوموں کا ذکر ہے، اِن قوموں کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی نعمتوں سے نوازا اس کے باوجود وہ اپنے رب کی نافرمانی میں مبتلا ہو گئے۔ انہیں نافرمانی کے دلدل سے نکالنے کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے مگر پھر بھی وہ سرکشی اور نافرمانی سے باز نہ آئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے حقدار قرار پائے۔

قومِ سبا کا تعارف:

یمن کے شہر صنعاء سے کچھ فاصلے پر عرب کا ایک قبیلہ "سبا" آباد تھا۔ یہ قبیلہ اپنے دادا سبا بن یَشْجُب بن یَعْرُب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔[1] حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا گیا: سبا کس کا نام ہے؟ کسی مرد، عورت یا پھر کسی سرزمین کا؟ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سبا ایک مرد تھا اور اس کے دس بیٹے تھے، ان میں سے چھ یمن میں آباد ہو گئے تھے اور چار شام میں چلے گئے تھے۔[2]

قومِ سبا پر انعامات:

اللہ تعالیٰ نے قومِ سبا کو بے شمار نعمتوں سے نوازا تھا۔ یہ قوم ایک خوشحال اور پُرسکون زندگی بسر کر رہی تھی۔ ان کے شہر کے دونوں طرف کثیر باغات تھے۔ ان باغوں میں پھلوں کی انتہائی کثرت تھی۔ ان لوگوں کی آسائشوں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اندازہ مختلف انبیائے کرام کی اُس بات سے لگایا جاسکتا ہے جو اُنہوں نے اِن کے سرکش ہو جانے پر ارشاد فرمائی چنانچہ

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے ان سے فرمایا: اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس نعمت پر اس کی طاعت و عبادت بجالاؤ۔ تمہارا شہر پاکیزہ شہر ہے جس میں لطیف آب و ہوا اور صاف ستھری سرزمین ہے، اس میں مچھر، مکھی، کھٹمل، سانپ اور بچھو وغیرہ کوئی چیز نہیں اور ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالَم ہے کہ اگر کہیں دوسرے علاقے کا کوئی شخص اس شہر میں سے گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں۔ اگر تم اپنے رب کی روزی پر شکر ادا کرو اور اس کی اطاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے۔[3] ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان نعمتوں کو دیکھ کر یہ قوم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی، اس کی عبادت کرتی اور رات دن اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرتی رہتی مگر یہ لوگ سرکشی میں مبتلا ہو گئے۔

قومِ سبا کی سرکشی:

حضرت وہب رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی ہدایت کے لیے یکے بعد دیگرے تیرہ (13) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھیجے جنہوں نے اُنہیں حق کی دعوتیں دیں، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا لیکن وہ ایمان نہ لائے

اور اُنہوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلا دیا اور کہا: ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی نعمت ہے۔ تم اپنے رب سے کہہ دو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے۔ (4)

قوم کا سرکش سردار:

اس قوم کے سردار کا لقب "حمار" تھا۔ وہ اتنا متکبر اور سرکش آدمی تھا کہ جب اُس کا لڑکا مر گیا تو اس نے آسمان کی طرف تھوکا اور اپنے کفر کا اعلان کر دیا۔ یہ سردار لوگوں کو اعلانیہ کفر کی دعوت دینے لگا اور جو کفر کرنے سے انکار کرتا، اُسے قتل کر دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے کہتا: آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نعمتوں کو ہم سے چھین لے۔ جب حمار اور اس کی قوم کی سرکشی بہت زیادہ بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر سیلاب کا عذاب بھیجا۔ (5)

قومِ سبا پر سیلاب:

قومِ سبا کی بستی کے کنارے پہاڑوں کے دامن میں بند باندھ کر ملکہ بلقیس نے ڈیم نما بہت بڑا تالاب بنایا تھا اور اس میں اوپر نیچے تین دروازے بنائے۔ ایک چوہے نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بند کی دیوار میں سوراخ کر دیا اور وہ بڑھتے بڑھتے بہت بڑا شگاف بن گیا یہاں تک کہ بند کی دیوار ٹوٹ گئی اور اچانک زوردار سیلاب آ گیا۔ بستی والے اس سیلاب سے غافل اپنے گھروں میں سو رہے تھے کہ اچانک سیلاب کے دھاروں نے ان کی بستی کو تباہ کر دیا۔ ان کے باغات اور اموال و مکانات سب غرق ہو کر فنا ہو گئے اور پوری بستی ریت کے تودوں میں دفن ہو گئی اور یہ قوم اس طرح تباہ ہوئی کہ ان کی بربادی عرب میں ضرب المثل بن گئی۔ عمدہ اور لذیذ پھلوں کے باغات کی جگہ جھاؤ اور جنگلی بیروں کے خار دار اور خوفناک جنگل اُگ گئے۔ (6)

واقعہ بیان کرنے کا مقصد:

علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس واقعہ کو بیان کرنے سے مقصود نبیِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو نصیحت کرنا ہے کہ وہ ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو نعمتیں عطا کی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو انہیں بھی اُن جیسے حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ (7)

ہم بھی آئے دن سمندری طوفان اور سیلاب سے ہونے والی عبرتناک تباہی کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں لیکن افسوس! اس کے باوجود بھی ہم اپنی عملی حالت درست کرنے کی بجائے اپنی سابقہ نافرمانی والی رَوِش ہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 22، سبا: 15 تا 21

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۥ

لَقَدْ	كَانَ	لِسَبَاٍ	فِيْ مَسْكَنِهِمْ	اٰيَةٌ	جَنَّتٰنِ	عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ
ضرور بیشک	تھی	(قوم) سبا کے لیے	ان کی آبادی میں	نشانی	دو باغ (تھے)	دائیں طرف اور بائیں طرف سے

بیشک قومِ سبا کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

كُلُوْا	مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ	بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ	وَّ	رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾
کھاؤ	اپنے رب کے رزق میں سے	اور	شکر ادا کرو	اس کا	پاکیزہ شہر (ہے)	اور	بخشنے والا رب

اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ○

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ

فَاَعْرَضُوْا	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	سَيْلَ الْعَرِمِ	وَ	بَدَّلْنٰهُمْ	بِجَنَّتَيْهِمْ
تو انہوں نے منہ پھیرا	تو ہم نے بھیجا	ان پر	زور کا سیلاب	اور	ہم نے بدل دیئے انہیں	ان کے دو باغوں کے بدلے

تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں

جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

جَنَّتَيْنِ	ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ	وَّ	اَثْلٍ	وَّ	شَيْءٍ	مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ
دو باغ	کڑوے پھل والے	اور	جھاؤ (والے)	اور	کچھ	تھوڑی سی بیریوں (والے)	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں

بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ تھوڑی سی بیریوں والے تھے ○ ہم نے انہیں

بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا

بِمَا	كَفَرُوْا	وَ	هَلْ	نُجٰزِيْٓ	اِلَّا	الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَعَلْنَا
(اس کے) سبب جو	انہوں نے ناشکری کی	اور	کیا (یعنی نہیں)	ہم سزا دیتے	مگر	بڑے ناشکرے (کو)	اور	ہم نے بنا دیں

ان کی ناشکری کی وجہ سے یہ بدلہ دیا اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو ○ اور ہم نے اِن (سبا والوں)

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	قُرًى ظَاهِرَةً	وَّ	قَدَّرْنَا	فِيْهَا	السَّيْرَ
ان کے اور (ان) شہروں کے درمیان	جن میں ہم نے برکت رکھی	نمایاں بستیاں	اور	ایک اندازے پر رکھا	ان میں	سفر (کو)

اور اُن شہروں کے درمیان بہت سی نمایاں بستیاں بنا دیں جن میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ان بستیوں میں سفر کو ایک اندازے پر رکھا

سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ⑱ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ

سِيْرُوْا	فِيْهَا	لَيَالِيَ	وَ	اَيَّامًا	اٰمِنِيْنَ ⑱	فَقَالُوْا	رَبَّنَا	بٰعِدْ
(اور فرمایا) چلو	ان میں	راتوں	اور	دنوں (کو)	بے خوف ہو کر	تو انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	دوری ڈال دے

(اور انہیں فرمایا:) ان میں راتوں اور دنوں کو امن وامان سے چلو○ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب!

بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ

بَيْنَ اَسْفَارِنَا	وَ	ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَجَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	وَ	مَزَّقْنٰهُمْ	كُلَّ مُمَزَّقٍ
ہمارے سفروں کے درمیان	اور	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو ہم نے بنا دیا انہیں	قصے کہانیاں	اور	جدا کر دیا انہیں	بالکل جدا جدا

ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنا دیا اور انہیں بالکل جدا جدا کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑲	وَ	لَقَدْ	صَدَّقَ	عَلَيْهِمْ	اِبْلِيْسُ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، بڑے شکر والے کے لئے	اور	ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اُن پر	ابلیس (نے)

بیشک اس میں ہر بڑے صبر والے، ہر بڑے شکر والے کے لئے ضرور نشانیاں ہیں○ اور بیشک ابلیس نے ان پر اپنا گمان

ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑳ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ

ظَنَّهٗ	فَاتَّبَعُوْهُ	اِلَّا	فَرِيْقًا	مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑳	وَ	مَا كَانَ	لَهٗ	عَلَيْهِمْ
اپنا گمان	تو انہوں نے پیروی کی اس کی	سوائے	ایک گروہ (کے)	ایمان والوں میں سے	اور	نہیں تھا	اس (شیطان) کا	ان پر

سچ کر دکھایا تو وہ لوگ شیطان کے پیروکار بن گئے سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے○ اور شیطان کا ان پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ

مِّنْ سُلْطٰنٍ	اِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	يُّؤْمِنُ	بِالْاٰخِرَةِ	مِمَّنْ	هُوَ	مِنْهَا	فِيْ شَكٍّ
کچھ قابو	مگر	اس لیے کہ ہم (جدا) کو کھادیں	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	آخرت پر	(اس) سے جو	وہ	آخرت سے (متعلق)	شک میں (ہے)

کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا اور کون اس کے بارے میں شک میں ہے

وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ㉑ ع

وَ	رَبُّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	حَفِيْظٌ ㉑
اور	تمہارا رب	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)

اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا قدرتی آفات کے نازل ہونے کا سبب ہے۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ نے قومِ سبا کی ہدایت کے لیے یکے بعد دیگرے تیرہ (13) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھیجے۔

﴿3﴾... ہمیں اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔

﴿4﴾... جس نعمت کا شکر ادا نہ کیا جائے وہ چھین لی جاتی ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: قومِ سبا کے شہر میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی کیا نشانی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قومِ سبا کی ہدایت کے لیے ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے کتنے نبی بھیجے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: قومِ سبا کے علاقے کی کچھ خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 4: قومِ سبا پر عذاب کیوں نازل ہوا؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: قومِ سبا پر سیلاب کس طرح آیا؟

جواب: ____________________

____

صحیح اور غلط پر نشانات لگائیں:

1	قوم سبا میں گیارہ نبی بھیجے گئے۔	صحیح	غلط
2	قوم سبا کے سرکش سردار کا لقب حمار تھا۔	صحیح	غلط
3	جب سیلاب آیا تو قوم سبا کے لوگ کھیل کود رہے تھے۔	صحیح	غلط
4	سبا ایک عورت کا نام تھا۔	صحیح	غلط
5	قوم سبا پر بارش کی وجہ سے سیلاب کا عذاب آیا تھا۔	صحیح	غلط

کرنے کے کام:

1 ... قوم سبا کا واقعہ ذہن نشین کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔

2 ... اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا کوئی تین باتیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

ناگہانی آفات اور مسلمانوں کی حالتِ زار

گزری ہوئی قوموں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے موجودہ حالات پر تھوڑا غور کر لیں اور اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کریں کہ ایسی کون سی مصیبت ہے جس سے ہم دوچار نہیں ہوئے، اب بھی طوفان، زلزلے، سیلاب آتے ہیں لیکن ان سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے ان کی سائنسی تحقیقات پر غور کیا جاتا ہے اور جو لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہوں ان کا تماشا دیکھا جاتا ہے۔ ان چیزوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنا، توبہ کی طرف راغب ہونا، بارگاہِ الٰہی میں رجوع کرنا، برے اعمال چھوڑ دینا، نیک اعمال میں مشغول ہو جانا، ظلم و ستم اور بددیانتی کو چھوڑ دینا یہ سب کچھ پھر بھی نہیں کیا جاتا بلکہ افسوس! ہمارے دل کی سختی کا تو یہ عالم ہے کہ طوفان کا سن کر اللہ پاک سے پناہ مانگنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی بجائے خوشی خوشی ساحلِ سمندر کی طرف طوفان کا نظارہ کرنے دوڑتے ہیں، گویا آنے والا طوفان جو ممکن تھا کہ اللہ پاک کا عذاب ہو اسے بھی اپنی تفریح کا ایک ذریعہ سمجھ لیتے ہیں اللہ پاک ہماری قوم کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ بادل، آندھی وغیرہ کو دیکھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عملِ مبارک ملاحظہ فرمائیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیز آندھی کو ملاحظہ فرماتے اور جب بادل آسمان پر چھا جاتے تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ کبھی حجرے سے باہر تشریف لے جاتے اور کبھی واپس آ جاتے، پھر جب بارش ہو جاتی تو یہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: "اے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا! مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ بادل اللہ پاک کا عذاب نہ ہو جو میری امت پر بھیجا گیا ہو۔ (شعب الایمان، 1/546، حدیث: 994)